

مدير (اعزازي) سيرغيورزيدي

ڈاکٹر علی *حسین عار*ف ڈاکٹر سید و قار حید رنقوی

محمد اسحاق نجفي

تدوین وترتیب:روح الله خجفی کمپوزنگ:علی خان علی حیدری ڈیزائنگ:عامرندیم منیر

## مجلس مشاورت

- شيخ محمه شفاء نجفی وائس يرنسيل جامع المديت اسلام آباد
- شيخانورعلى نجفي مسئول شعبه فقه واصول جامعة الكوثر اسلام آباد
  - شيخ غلام محمد ليم يرنيل مدرسه المهدي كراجي
  - محى الدين كاظم يرنسيل مدرسه ظهرالايمان چكوال
  - محمطی توحیدی محقق ومترجم جامعة النحف سكر دو

# مجلساد ارت علیمان

- احمد سين فخرالدين مسئول شعبيلوم القرآن وحديث جامعة الكوثر اسلام آباد
  - آفتاب مین جوادی مسكول شعبة تقيق جامعة الكوثر اسلام آباد
  - اشرف سين اخوندزاده مسئول شعبه تبليغات جامعة الكوثر اسلام آباد
  - ڈاکٹرشبیرسین ايسوسي ايث يروفيسرالقادريو نيورسي اسلام آباد
- ڈاکٹر ندیم عباس بلوچ اسٹنٹ پروفیسرالمصطفی انٹرنیشنل یونیورٹی اسلام آباد

محدود تعداد برائے ممبران



ادارے کامقالہ نگار کی تمام آراء مشتفق ہو ناضروری نہیں ہے مقام اشاعت: جامعة الكوثر H-8/2 اسلام آباد

http://alkauthar.edu.pk/

Contact No: 0345-5143405

# فهرست

صفحہ	مقاله نگار	موضوع	تمبرشار
7	مديراعلي	حرف آغاز ۔۔۔۔۔۔۔	<b>-</b> 1
9	ڈ اکٹر عل <sup>ے سی</sup> ن عارف	عقل بحیثیت دلیل مستقل دراستنباطِ احکام نثر عیه تحقیق و تجزیه ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ	-2
26		عقل کی خلقت،اہمیت اور مراتب قر آن وحدیث کی روشنی میں۔۔۔۔۔۔۔	-3
	• <b>0</b>	قرآن وسنت کی روشنی میں عقل کو بڑھانے کے افعال واعمال کا ایک تحقیقی جائزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	_4
45			<b>-</b> 5
58	. اکبرعلی جعفری	عاقل کو پہچاننے کے الہی معیارات قر آن وسنت کی روشنی میں۔۔۔۔۔۔۔	-3
70	مظاهر سين	مقویات عقل قرآن وسنت کی روشنی میں۔۔۔۔	<b>-</b> 6
82	ـ مهدی علی زمانی	عقل میزان قدروشاخت انسان ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ	<b>_</b> 7
95		عقل معيار ثواب وعقاب	-8
107	. محمد بشيرذاكري	عاقل کی نشانیاں قرآن وحدیث کی روشنی میں۔۔۔۔	<b>-</b> 9

#### مقالہ نگاروں کے لئے چند ضروری ہدایات

- 1. مقالے A4 سائز کے صفحہ پر M.S Word میں بھیجیں۔فونٹ ار دو زبان کے لئے جمیل یا علوی ستعلق استعال کریں۔فونٹ سائزار دومیں عناوین کلیہ 18 کریں، قرآن،احادیث اور دیگر عربی عبارات کے لئے المصحف استعال کریں۔فونٹ سائزار دومیں عناوین کلیہ 18 جزئیہ 16اور باقی عبارات 14 ہونا ضروری ہیں۔
  - 2. مقالے کے شروع میں 150سے 200 الفاظ مِشتمل خلاصہ (Abstract) انگریزی زبان میں تحریر کیجئے۔
    - 3. مقالے کے کلیدی الفاظ (Keywords) خلاصہ کے بعد تح پر کیجئے۔
- 4. مقاله نگارا پنانام، کام کی نوعیت، اداره، موبائل نمبر، Email اور این دستخط کے ساتھ تاریخ روانگی بھی تحریر کریں۔
  - 5. مقالات متعلقه مضامین کے ماہرین کی منظوری کے بعد ہی قابل اشاعت قراریائیں گ۔
    - 6. مقاله مكمل تحقيقي علمي اورغير مطبوعه هو -
  - 7. مقاله بنیادی اسلامی عقائد سے متصادم کسی موادیر شتمل نه ہواور نه ہی اس میں کوئی متنازعه موادموجو د ہو۔
    - 8. مقاله کم از کم 4000 اور زیاده سے زیادہ7000 الفاظ پرشتمل ہو۔
    - 9 کتب، تحقیقی مجلّات و دیگر رسائل کے نام Italicized شکل میں لکھے جائیں۔
- 10. مقالات کے ریفرنسس اور کتابیات کے لئے مقالہ کے آخر میں Endnotes کی صورت میں لکھے جائیں جو کہ
  Chicago Manual of References Style
  - قرآن مجید کے حوالے کے لئے: القرآن، 133،2 (ترجمہ کے ماخذ کا بھی ذکر کیا جائے)
- حدیث کے حوالے کے لئے: مثلا کلینی، محمد بن یعقوب، اصول کافی، باب خامس، (تہران، دار الکتب الاسلامیہ) حدیث نیبر، صفحہ
- - کتاب کامولف معلوم نه ہونے کی صورت میں خود کتاب کاعنوان سب سے پہلے درج ہوگا۔
- **بائيوگرافى:**مثلاشيرازى،ناصرمكارم،تفسيرنمونه،ج1،ترجمه سيرصفدر سين نجفى،مصباح القرآن ٹرست1417ھ
- علمی و حقیق مجلات سے حوالہ: مثلاً طالب علی اعوان، عصر حاضر کی اسلامی تحریبیں، مسلم امه اور عالمی منظر نامه"
   شش ماہی علمی و حقیق مجله اسوه جزئل فارسوثل سائنس اینڈ ہیو مینٹیز"، جلد 1 ثناره (2020) 16-

# حرف آغاز

اللہ تعالٰی کے بے پایاں لطف و کرم، محققین حضرات کی محنت شاقہ اور قار تین کرام کی بھر پور توجہ و حوصلہ افزائی کے طفیل بجمہ اللہ ششاہی مجلہ الکوثر اپنے تیسرے اشاعتی سال کا کامیابی سے آغاز کر رہاہے۔ یوں توششاہی مجلہ الکوثر کاہر شارہ صاحبان قلل و دانش کوشوق تحقیق و جبجو پر ابھارتا اور اہل فکر و نظر کے روبر و گیسوئے اسرار کا کنات سنوارتا دکھائی دیتا ہے تاہم اس کاموجو دہ شارہ جس خصوصی عنوان کو اپنی پیشانی پر سجائے منصر شہود پر آ رہاہے اس کی بابت قر آن مجید فر قان حمید (سورہ المؤمنون آیت 80) میں رب کا کنات بن نوع انسان سے متقاضی ہے کہ وہ اگر شکمش ہست و بود اور گر دش کیل و نہار کی اصلیت کو جانے اور ان امور پر قبضہ قدرت رکھنے والی ذات کو پہچانا چاہتے ہیں تو پھر انھیں اپنی عقل سے کام لینا چاہیے جبکہ مکتب المبدیت کے خرد میں کی بدولت انسان اشرف المخلوقات اور شیر تحقیق کو انتہائی ہنر مندی سے استعمال عبد رفتہ میں عقل کے جو ہراد راک کو نہایت عمر گرکی ساتھ ہروئے کارلانے اور نشر تحقیق کو انتہائی ہنر مندی سے استعمال کے درخشال عبد رفتہ کی متاع خاص یعنی جو ہراد راک کی دور حاضر میں کم یا بی اور نشر تحقیق کے کند ہونے کا گلہ پچھاس طرح کے درخشال عبد رفتہ کی متاع خاص یعنی جو ہراد راک کی دور حاضر میں کم یا بی اور نشر تحقیق کے کند ہونے کا گلہ پھھاس طرح کے درخشال عبد رفتہ کی متاع خاص یعنی جو ہراد راک کی دور حاضر میں کم یا بی اور نشر تحقیق کے کند ہونے کا گلہ پھھاس طرح کے درخشال عبد رفتہ کی متاع خاص یعنی جو ہراد راک کی دور حاضر میں کم یا بی اور نشر تحقیق کے کند ہونے کا گلہ پھھاس طرح کے دکھائی دیتے ہیں۔

کھویا گیاکس طرح تیراجوہرادراک ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک

آتی ہے دمِ مبیح صداعرشِ بریں سے کس طرح ہوا کند تیراجو ہر تحقیق

پس قرآن کے فرمان ذی شان اور تعلیمات اہلیت کی روشن میں جو ہرادراک کونمو بخشا اور کندنشر تحقیق کو صیفل کرنا ہیں شاہی مجلہ الکوثر کے اجراء کامقصد و حید ہے جبکہ موجو دہ شارے میں جو ہرادراک ونشر تحقیق یعنی عقل انسانی کواپنی تحقیق کاموضوع بنانے والے نو فاضل محققین کے قابل قدر مقالہ جات موجو دہ اشاعت میں شامل ہیں۔امید واثق ہے کہ موجو دہ شارہ قارئین کے ذوق مطالعہ کی تسکین اور تحقیق کے دلدادہ افراد کے لئے امور تحقیق کے مراحل میں بہترین معاون ومد دگار ثابت ہوگا۔

والسلام عليم مدير اعلى



# عقل بحيثيت دليل مستقل دراستنباط إحكام نشرعية قيق وتجزيه

ڈاکٹر علی سین عارف (استاد جامعة الکوثر)

#### چکیده

انسان کواشرف المخلوقات بناکر اللہ تعالی نے اس کی ہدایت کے لیے دو تیم کے راہنماؤں کا اہتمام کیا؛ ایک جحت ظاہر سے
اور دوسرا بجت باطنیہ ہے جت ظاہر سے کاسلسلہ جب حضرت آدم ﷺ شرع مرح کو کرتم رسل حضرت جم مصطفی ﷺ پر آکر حسن
اختتام کو پہنچا تو بشر کی ہدایت اور رہبری کی ذمہ داری ائمہ اطہار ﷺ کی طرف تنتقل ہوئی توائمہ اطہار ﷺ ہمہ وقت اس عظیم
ذمہ داری کو نبعانے کے لیے کوشال رہے ، اور تبلیغ دین اور بیانِ احکام فرماتے رہے ، لیکن جب امامت کاسلسلہ امام زمانہ
دمہدی مجلی اللہ تعالی فرجہ الشریف تک پہنچا اور آپ ﷺ مختصر عرصہ تک فیبت صغری میں رہنے کے بعد جب محم خدا
سے فیبت کہری میں چلے گئے تو مستقیما (Directly) جمت خدا سے کسبی فیش کر نااور ان سے دو رِجدید میں پیش آنے
سے فیبت کہری میں چلے گئے تو مستقیما (Directly) جمت خدا سے کسبی فیش کر نااور ان سے دو رِجدید میں پیش آنے
والے تمام مسائل بشمولِ مسائل فقہ کو حاصل کر ناممکن نہیں رہا تو ان کی اجاز ت اور حکم سے فقہاء کر ام نے دلائل شرعیہ سے
استنباط کرتے ہوئے احکام شرعیہ کو جاب مستقلات عقلیہ
استنباط کرتے ہوئے ادر عقل مقلی ہوئے ہیں ، علی ہوئے ہیں ایس جیت ہے اور اس کے ذرایعہ احکام شرعیہ کو استنباط کیا جاتا ہے ، اور اس
کی جیت پر دلائل قطعیہ دلالت کرتی ہیں ، جبکہ اس کے بر خلاف اہل سنت کہاں اشاعر مقتل کو حسن اور بھی کے اور اس کی ذرایعہ احکام شرعیہ کی جو سے دلائل احکام شرعیہ کے اور اس کے ذرایعہ احکام شرعیہ کے در اک سائل تشیخ کے ہاں دیا سے دیر نظرمقالہ میں اہل تشیخ کے ہاں دلیل معروف دلائل احکام شرعیہ کے موضوع پر گفتگو کی گئے ہے۔
علی در استنباط احکام شرعیہ کے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے۔
علی در استنباط احکام شرعیہ کے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے۔
علی در استنباط احکام شرعیہ کے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے۔

#### مقدمه

انسان تمام مخلوقات میں سے افضل مخلوق ہے اور پیخلوق دومتضاد صفات کی حامل ہے یعنی عقل اور شہوت، پس اگر انسان عقل کی اتباع کر سے تو جانوروں سے بھی بدتر قرار عقل کی اتباع کر سے تو جانوروں سے بھی بدتر قرار



پاتا ہے۔ اس عظمت اور اہمیت کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس عظیم مخلوق کو خواہشات نفسانی کے چنگل سے نجات دلانے اور اسے اسے اپنے مقصد تخلیق کی جانب گامز ن رکھنے کے لیے دوا قسام کی حجتوں سے نواز انا نبیاء بھی، رسل بھی اور ائمہ بھی گی شکل میں جت ظاہر کی، اور عقل کی صورت میں جت باطنی اور جت باطنی سے مراد عقل ہے جس کی اہمیت انسان کی شخصیت سازی، منزل کے تعیین اور منزل مقصود تک جانے والے راستوں کی شخیص میں نا قابل انکار ہے ، اسی طرح دین اور اصول اعتقادات کے اثبات میں بھی عقل کو ہی مرکزیت حاصل ہے عقل جہاں انسان کی انفراد می زندگی میں کامیا بی کے لیے ضرور کی ہے وہاں مستب اہل ہیت میں استنباط احکام شرعیہ میں بھی ایک مستقل دلیل کی حیثیت رکھتی ہے ، (۱) جو افعال میں موجود حسن اور فتح کو درک کرسکتی ہے ، اور اسی حسن و فتح ذاتی کے ادر اک کی بنیاد پر تکم عقل و شرع میں ملازمہ کا حکم لگاتی ہے ، جبکہ مکتب خلفاء میں درک کرسکتی ہے ، اور اسی حسن و فتح ذاتی کے ادر اگ سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل متنقل کی حیثیت دینے سے در کی متنا کے اس میان کی متنا کے سے در کی متنا کی متنا کی متنا کے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل مین میں میان کر دین کے سے انکار کرتا ہے ، نیز و عقل کو ایک دلیل میں میں میں میں میں میں کی حیثیت دین کی میں میں میں میں میں میں میں میں میں کی میں میں کرتا ہے کہ میں میں میں میں میں میں کی کر ان کی میں میں کر کر سے کر کر میں میں میں میں کر میں کر سے کر میں میں کر کر سے کر سے کر سے کر میں کر میں کر سے کر میں کر کر ان کر کر سے کر سے کر میں کر میں کر کر سے کر میں کر سے کر سے کر سے کر میں کر سے کر سے

عقل نہ صرف علوم اسلامیہ میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے بلکہ جدید سائنس میں قواعد ونظریات کی تطبیق (Apply) بخی بغیر عقل کے ممکن نہیں ہے کیونکہ عقل کی مددسے ہی بعض اوقات انسان جزئیات کو جان کر قواعد کلیہ (Principles کی جدید دنیا (Principles کی جدید دنیا میں دو بنیادی عقل قواعد عقلیہ اور اسی عقل کی مددسے کلیات کا جزئیات پر انطباق (Apply) کرتا ہے، یوں آج کی جدید دنیا میں دو بنیادی عقلی قواعد عقلیہ اور اسی عقل کی مددسے کلیات کا جزئیات پر انطباق (Apply) کرتا ہے، یوں آج کی جدید دنیا میں دو بنیادی عقلی قواعد عقلیہ اسی میں جا ہے اس کا تعلق نقہ سے ہویا اصول الفقہ سے، کلام سے ہو، یافلسفہ سے، منطق سے ہویا دیا تھے المحتصر تمام علوم میں عقل کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے جس کے بغیر وہ علم یاقص علم کہلائے گا۔

اگر قرآن کامطالعہ کریں تومعلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں 300سے زائد آیات میں تدبر، تفقہ، تعقل اور تفکر کرنے کا تھم دیا گیا ہے، جیسے آیت کریمہ:

إِنَّ فِي خَلْقِ الشَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلُكِ الَّتِي تَجْرِى فِي الْبَحْرِبِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَابِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمِ يَعْقِلُونَ - (سوره بقره 461:20)

یقیناً آسانوں اور زمین کی خلقت میں، رات اور دن کے آنے جانے میں، ان کشتیوں میں جو انسانوں کے لیے مفید چیزیں لیے کرسمندروں میں چاتی ہیں اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسانوں سے برسایا، پھراس پانی سے زمین کومردہ ہونے کے بعد (دوبارہ) زندگی بخشی اور اس میں ہوشم کے جاند اروں کو پھیلایا، اور ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسان اور زمین کے درمیان منخر ہیں عقل سے کام لینے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔(2)



اس طرح دیگرمتعد د آیتوں میں غور وفکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان تمام آیات کریمہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قر آن عقل وفکر کی بنیاد پر ہی انسان کے لئے اشرف المخلوقات جیسی عظیم تعبیر استعال کر تا ہے۔ جبکہ احادیث مبار کہ کو دیکھا جائے تو مکتب اہل ہیت ﷺ کو ہی تمام ادیان و مذاہب عالم میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کے پاس عقل سے تعلق نبی ﷺ اور آل نبی ﷺ سے مروی اور منقول احادیث اور روایات کی تعداد ہزار وں میں ہے ، اس دعویٰ پر شاہد بید تقیقت ہے کہ اصول الکافی جو کتب اربعہ میں اہم ترین کتاب شار ہوتی ہے اس کا آغاز ہی بابعقل سے ہوتا ہے ، اسی طرح دیگر احادیث کی کتابیں جیسے بحار الانوار و دیگر کتب میں بھی عقل سے مختص ابواب و قابل ذکر تعداد میں احادیث موجو دہیں۔

خلاصہ کلام پیکھ تقل کے بغیر نہ دین ثابت ہوسکتا ہے،اور نہ ہی دینی احکامات۔ پس عقل خو د بھی دلیل ہے اور دلائل شرعیہ کو سمجھنا بھی عقل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔اسی طرح عقل کسی بھی انسان کے مکلف بننے کے لیے بھی ضروری شرائط عامہ (وہ شرائط جن کے بغیر کس شخص کے ذمہ کوئی عکم شرعی ثابت نہیں ہوتا) میں سے ایک ہے جس کے بغیر کوئی شخص مکلف نہیں بن سکتا۔عقل دنیااور آخر ت دونوں میں انسان کی کامیا بی کی ضانت اور ذریعہ ہے۔عقل جہاں محبوب ترین مخلوق الہی ہے وہاں انسان کی بہترین دوست ہے۔عقل انسان کی بہچان بھی ہے اور انسان کا کمال بھی۔

## عقل كى تعريف

عقل کی اگرچہ مختلف علوم میں متعدد اور منفرد (Unique) تعریفیں بیان ہوئی ہیں لیکن یہاں پرصرف دواہم تعریفوں پر اکتفا کیا جائے گا: امام صادق ﷺ سے منقول ہے:

أَحْمَدُبُنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا الْعَقْلُ قالَ مَا عُبِدَ بِهِ الرَّحْمَنُ وَاكْتُسِبَ بِهِ الْجِنَانِ ۔ (3)

راوی نے جب امام ﷺ سے پوچھاعقل کیا ہے؟ توامام ﷺ نے فرمایا :عقل وہ قوت یا شکی ہے جس کے ذریعہ رب کی ہندگی کی جاتی ہے اور جنت کو حاصل کیا جاتا ہے۔

محقق ميروامارة عقل كبارك مين كهتي بين والعقل هوالسالك الى عالم القدس والصّارع بالنظى في معرفة الرّب و المعارف الرّبوبية ،المدرك للكليّات والطبايع المرسلة بذاته وللجزئيات وشخصيات الجسمانية باستخدم المشاعى و الحواس الجسمانية فلا جرم اليه الخطاب و عليه الحساب و له المثوبات و عليه العقوبات فهو القطب و المحود و الشماع - (4)

محقق میر داماد ؓ کے مطابق عقل عالم قدس کی راہی، رب اور ربوبیت کی معرفت کے حصول کے لیے انتہائی کوشال طاقت، شعور واحساسات اور حواس خمسہ کے ذریعہ ذات پر ور د گار الٰہی کی طرف سے تخلیق شدہ عالم فطرت اور طبیعت، کلیات



و جزئیات، اور جسمانی کمالات اور خصوصیات کو درک کرنے والا، قابل نفرت اور قابل مذمت عمل سے پاک، قیامت کے دن حساب و کتاب اور ثواب و عقاب کامعیار، اور انسان کی زندگی کامحور، مرکزی نقطہ اور بادن ہے۔ اس قول میں بھی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ریتعریف عقل کی تعریف تعریف کی کوشش کی گئے ہے۔

کی کوشش کی گئے ہے۔

## دليل عقلى كى تعريف

شهيد محربا قرالصدر دليل عقلي كي يون تعريف فرماتي بين:

الدليل العقلي هوكل قضية يدركها العقل ويمكن ان يستنبط منها حكم شرعي-(5)

دلیل عقلی سے مراد وہ قضایا ہیں جن کوعقل درک کرتی ہے اور ان سے کھم شرعی کو استنباط کیا جاتا ہے۔ جیسے کسی چیز کاواجب ہو نا تقاضا کرتا ہے کہ اس کامقدمہ بھی واجب ہو۔

جَبَه شَخْ مَظْفُر وليل عَقَل كى تعريف كرتے ہوئے فرماتے ہيں:الدليل العقلى هوكل حكم للعقل يوجب القطع بالحكم الشمعيّ، أو كلّ قضيّة عقليّة يتوصّل بها إلى العلم القطعيّ بالحكم الشمعيّ - (6)

ہروہ تکم عقلی جو کسی بھی تھم شرعی پرقطع (یقین) کاسب بنے، یا ہروہ قضیہ تقلیب کے ذریعہ تھم شرعی پرعلم قطعی (یقین) حاصل ہوجائے اسے دلیل شرعی کہاجا تاہے۔

## دلائل احكام شرعيه اوران كي جحيت



سے رائ معصوم شی ثابت ہوجائے تو یہ اجماع جمت ہے، اگر معصوم شی کی رائ اور نظراس میں شامل نہ ہو تو باقیوں کا اتفاق فائدہ مند نہیں ہے) جبکہ اہل سنت مستقلاً ولیل کے طور پرتسلیم کرتے ہیں، جبکہ جمیت عقل کے بارے میں اہل سنت میں سے اشاعرہ اور معتزلہ مکمل طور پر الگ الگ نظر بیر رکھتے ہیں، اور امامیہ میں سے اصولین استنباط احکام میں عقل کی جمیت کو تقریباً سبھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اخباریین اصولیین سے مکمل طور پر مختلف نظریہ رکھتے ہیں۔

#### مدركات عقليه

قرآن اورسنت کے برخلاف عقل کی جیت اور جیت کی وسعت کے بارے ہیں بہت سارے اختلافات پائے جاتے ہیں،
اہذاد کیل عقل کی جیت کے موار د کو واضح کر ناخر ور بی ہے، تا کی مور د نقذ و نظر کوشیح سے بھت ہیں اور اختلاف کو نزاع لفظی (ایسا اختلاف جس ہیں مطلب کی او ایسی اور سجھنے ہیں اشتباہ ہوتا ہے، جبکہ حقیقی صورت حال واضح ہونے کی صورت میں اختلاف ختم ہوجاتا ہے) سے نکال کر نزاع حقیقی (واقع اور حقیقت میں اختلاف پایاجا تا ہے اور ہرا یک کی نظر دو سرے کی نظر اور را اگل تعقل کو سجھنا ضرور کی ہے۔ اغراض اور سے مختلف ہوتی ہے) کی طرف لے جایا جاسکے۔ اس لیے سب سے پہلے اور اکات عقل کو سجھنا ضرور کی ہے۔ اغراض اور مقاصد کے اختلاف کی وجہ سے مدر کات اور احکام عقل کو مختلف علوم میں متعدد قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے بعض او قات اسے شہور ات، اولیات، حسیات، فطریات، تجربیات، متواتر ات اور حد سیات کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے بعض او قات اسے شہور ات، اولیات، حسیات، فطریات، تجربیات ہم تواتر ات اور حد سیات کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور مجھی اور آک کے اعتبار سے اس کی دوشمین بیان کی جاتی ہیں عقل نظری (Theoretical Wisdom) اور تقل میلی کو حقیل کے اعتبار سے اس کی دوشمین بیان کی جاتی ہیں جانا، اس تھم کے احکام عقل کے عقل نظر کی کہاجاتا ہے۔ جبایع میں مزور کی بارے میں جانا، اس تھمی کے ادان کو ترک کر ناخر ور کی ہے جیسے ظلم اور ناانصافی، عدل اور انصاف کر ناماسی طرح کی چیزوں کے بارے میں عشل کہتی ہے کہ ان کویز کر کر ناخر ور کی ہے جیسے ظلم اور ناانصافی، عمل کے اس تھمی کے احکام کو عقل کی کہا کہا جاتا ہے۔ (کا ان صور کی کے حیات کے ایک کو ترک کر ناخر ور کی ہے جیسے ظلم اور ناانصافی معلی کے احکام کو عقل کے اس کی احکام کو عقل کو کافی نہیں ہو اس کے احکام کو عقل کی کہا ہو تا ہے ہے۔

## دليل عقلى معتبر سے مراد

ان مختلف قسموں میں سے استنباط حکم شرعی کے اعتبار سے دوشمیں باقیوں کی نسبت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں اور انہی دو قسموں میں اشکالات زیادہ واقع ہوئے ہیں۔



### عقل نظری (Theoretical Wisdom)

اگر عقل سے مراد عقل نظری ہو تو چراس میں تین صور تیں بنتی ہیں:۔

الف عقل کے جانے سے مراد: دلیل شرع سے مد دلیے بغیر اور اسی طرح کسی (Correlation) کو ثابت کئے بغیر ادکام شرعیہ ادکام شرعیہ کو عقل کے ذریعے درک کر نااور جانناہو، تو بینظر بیہ غلط ہے اور عقل بیہ ادراک نہیں رکھتی کیونکہ احکام شرعیہ تو قیفیہ میں جب تک دلیل اسے روشن اور واضح تو قیفیہ میں جب تک دلیل اسے روشن اور واضح نہ کرے تب تک عقل کے لیے ان کو درک کر نااور شبح صانا عمکن ہے کیونکہ عقل تو نیا یا اولو یہ ، یا اسی طرح کی چیزوں کو جو انسانی حدی اور تجر بات میں آسکتی ہیں فقط انہیں درک کرسکتی ہے جبکہ احکام شرعیہ کو درک کر ناعقل کے لیے ممکن نہیں ہے۔ بدا دراک عقل سے مراد: دلیل شرع سے مدد لیے بغیر طلاکات احکام (Behind Orders and Rules) کو تو یہ ادراک بھی عقل کے لیے ممکن نہیں ہے کہ درک کر ناہو تو یہ ادراک بھی عقل کے لیے ممکن نہیں ہے کہ درک کر سکے کیونکہ عقل کے لیے ممکن نہیں کہ وہ تو کہ تہاں کوئی قاعدہ کلیے (General Principles) موجو دنہیں ہے کہ شرکے ذریعہ اسرار و ملاکات احکام کو عقل کے درک کر سکے کیونکہ عقل محدود (Limited) ہے اس لئے وہ ہر حکم کے پیچھے موجو درصلحت اور مفسدہ کو درک نہیں کرسکتی۔ درک کر سکے کیونکہ عقل محدود (لیا بھی مراد نہیں کی حاسکتی۔ (8)

ج۔دلیاعظی ہے مراد: عماعظی یا تھم شرع اور دوسرے تھم شرع کے درمیان موجو درابط (Correlations) ہوجس کے موجو دہونے کاعظل تھم لگاتی ہے۔ جیسے آگر ذوالمقدمہ واجب ہو تومقدمہ بھی واجب ہوگا، جیسے نماز کو ذوالمقدمہ کہاجا تا ہے کیونکہ اس کاوجوب وضو سے پہلے ہے، لیکن انجام اس وقت تک نہیں دیا جاسکتا جبکہ اس سے پہلے اس کے مقدمات ہے کیونکہ اس کاوجوب وضو سے پہلے ہیں انجام نہیں دیا جاستا، اور وضو کومقدمہ کہاجا تا ہے کیونکہ ایک تو پنو و ذا تاواجب نہیں دیا جاسکا ہوا تا ہے کیونکہ ایک تو پنو و ذا تاواجب نہیں ہے۔ بلکہ نمازیا کسی اور واجب عمل کی وجہ سے واجب ہوتا ہے اور دوسری بات یہ ہے اسے نماز سے پہلے انجام دینا ضروری ہے، کیونکہ جب تک اسے اس علی کا کہا تا گا ہو، کیونکہ بغیر بتائے سزادینا کر نے ہے اس وقت تک سزانہیں دی جاسکتی جب تک اسے اس عمل کا تھم بیان نہ کیا گیا ہو، کیونکہ بغیر بتائے سزادینا ایک ایسند بید عمل ہے۔ اور بغیر بتائے کسی کوسراد سے کواصول کی اصطلاح میں ہوتا علیہ بابیان محال کہاجا تا ہے۔ اس طرف سے کسی چند کا تھم بیان ہوئے بغیر میان تھو کی تعامل کا تعلم بیان موئے بغیر میان تھم کے ذمہ کوئی تعلم شرعی تابہ بغیر بیان تعامل کی نگاہ میں صحیح نہیں ہوئے اور اس طرح آگر کسی شخص کا کہنا عقل کی نگاہ میں صحیح نہیں ہوئے اس کے اور خواصول کی اصطلاح میں اسے تکلیف بلابیان محال کہاجا تا ہے اور اس طرح آگر کسی شخص کو ایک ہا تھوں کو ترک کیا جائے اس کوائم پر مقدم کر ناضرور کی کیا جائے اس کوائم پر مقدم کر ناضرور کی ہو بو نے وختر اُسے کہا جائے گا ترائم کی صور ت میں ہم کوئم پر مقدم کر ناضرور کی ہے۔ ان تمام موار دمیں عقل Correlations موجو دہونے کو درک کرتی ہے، اور جب میں اہم کوئم پر مقدم کر ناضرور کی ہے۔ ان تمام موار دمیں عقل Correlations موجو دہونے کو درک کرتی ہے، اور جب



عقل کو دو چیزوں میں موجو د Correlations کے بارے میں قطع حاصل ہوتا ہے توعقل ان میں سے ایک کے موجود ہونے کے ساتھ دوسرا بھی موجو د ہونے کا حکم لگاتی ہے (جسے اصول الفقہ کی تعبیرات میں یوں بیان کیا جاتا ہے اگر ملزوم کا وجو دیقینی اور قطعی ہو تو لازم بھی یقیناً اور قطعاً موجو د ہونا چاہیے، یہاں ملزوم حکم عقلی ہے تو لازم حکم شرعی ہے ) ورجب سی چیز کے بارے میں قطع حاصل ہوتا ہے تو تو حکم عقلی کے مطابق اس پر ہر حالت میں عمل ہونا چاہیے۔ (9)

## دلیل عقلی کیوں جیت ہے؟

دلیل عقلیہ کی دوبنیادی شمیں ہیں؛ عقلی قطعی اورغیر قطعی ،اگر دلیل عقلی قطعی ہو یعنی ایسی دلیل جس میں احتمال خلاف پایانہ جاتا اتو یہ جت ہے اور اگر دلیل عقلی ظنی ہو یعنی جس میں احتمال خلاف پایاجا تاہے ، تواس کی جحیت کو ثابت کرنے کے لیے دلیل تطعی جاہے ، پس اگر قطعی مل جائے تواس کی جحیت ثابت ہوگی وگر نہ یہ قابل عمل نہیں ہے۔

#### دلیل عقلی جیت کواثبات کرنے کے طریقے:



نہ ہو تو دلیل آخر کی ضرورت پڑے گی اور دلیل آخریا قطعی ہوگی یا ظنی، پس اگر قطعی ہو توسوال ہوگا پہلی دلیل اور دوسری دلیل میں کیا فرق ہے، جب ہم نے پہلی دلیل قطعی کو تسلیم نہیں کیا تو دوسری دلیل کے لیے بھی وہی تھم ہو ناچاہیے، اسی طرح اگر دوسری دلیل جے حکم الامثال فیسا یجوز وفیسا لا اگر دوسری دلیل جحت ہوئی چاہیے، کیونکہ بیدا یک سلم قاعدہ ہے حکم الامثال فیسا یجوز وفیسا لا یجیسی چیز یں تھم امکان اور عدم یہ یہ بیدوز سواء ۔ (ایک جیسی چیز وں کے لیے ایک جیسا تھم ہو ناچاہیے، یا دوسرے الفاظ میں ایک جیسی چیز یں تھم امکان اور عدم المکان کے لحاظ سے برابر ہوئی چاہیے) اور اگر کسی دلیل ظنی کے ذریعہ دلیل قطعی کو جحت قرار دے تو یہ بھی نامعقول بات ہوگی، کیونکہ خن قطع سے ممتر اور اضعف ہے تو پھر بھلا کیسے ایک کمزور دلیل سے قوی کی ججت کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ (۱۵) پس قطع اور لیک سے کے لئے جت کو کوئی آئر قرار نہیں دے سکتا۔

اسی طرح کوئی رہی نہیں کہ ہمکتا کہ آپ کو جو یقین حاصل ہواہے وہ یقین نہیں اور آپ اس یقین کے مطابق عمل نہ کریں۔ کیونکہ بید دونوں محال ہیں؛ کیونکہ ذات سے اس کے لوازم ذاتیہ کوجد انہیں کیا جاسکتا اور اگرسلب کیا جائے تو تناقض آتا ہے (یعنی ایک وقت میں کسی چیز کے ہونے ،اور کرنے کا یقین ہواور اسی وقت نہ ہونے اور نہ کرنے کا بھی یقین ہو۔اگر ایساہوا تو اسے تناقض کہا جاتا ہے) جو عقلاً محال ہے ،اور ممکن نہیں ہے۔

لیں اگر کسی بھی تھم، یا موضوع یا کسی اور شنگ کے بارے میں قطع (یقین) حاصل ہوجائے تو پھراس کی جمیت عقلاً ثابت ہوجائے گی اور کوئی اس کی جمیت کو چھین نہیں سکتا۔

ہاں اگر طن یا شک حاصل ہوجائے تو ان دونوں صور توں میں چو نکہ ان کی جیت ذاتی نہیں ہے اہذا جیت قرار دینے والے دلائل کی طرف مراجعہ کر ناضروری ہے۔ پس اس بحث مقد ماتی کے بعد سے بھیابہت آسان ہے، کہ عقل کیوں جیت ہے۔ کیو نکہ جب عقل نظری کی وجہ سے تھم شرعی کے بارے میں قطع حاصل ہوجا تا ہے، اور قطع کی جیت ذاتی ہے توا گلاسوال نہیں کیا جاسکتا ہے کہ وجہ جیت کیا ہے کیونکہ ہر جیت کی انتہا جیت ذاتیہ پر آ کر نتہی ہوتی ہے۔ (یعنی کسی کا ہاتھ گیلا ہوجائے تو کیا جب وہ بید وبارہ سوال نہیں بی چھاجا تا ہے کیوں گیلا ہو ااور جب وہ بیجو اب دے، پانی میں ہاتھ ڈبونے کی وجہ گیلا ہوا ہے تو اس سے دوبارہ سوال نہیں کیا جائے گا کہ یانی کیوں گیلا ہو تا ہے)۔

اگر قال کی جیت کو قبول نہ کیاجائے تو امور شرعی شمول توحید، نبوت، اور ان جیسے باقی اعتقادات بھی ثابت نہیں ہو سکتے، کیونکہ اگر قرآن سے قرآن کی جیت اور سنت سے سنت کی جیت کو ثابت کیا جائے تو اس پر دور لازم آئے گا(دور کا مطلب ہے اسر لال کا ایک ایک چیز کا ثابت ہو ناا پنے او پرمو قوف (Depend) ہو۔ یا تسلسل لازم آئے گا( تسلسل کا مطلب ہے استد لال کا ایک ایساطریقہ کار جہاں دلائل کا سلسلہ کہیں جا کر حم نہیں ہوتا)، مثلا باگر کوئی کے A کو اجب قرار دیا ہے، اور کوئی سوال کرے کیا ھیں اتنی صلاحیت ہیں ہے کہ A کو واجب قرار دے، تو کہنیں ھیں اتنی صلاحیت نہیں ہے بلکہ کی وجہ سے، اسی طرح کہیں سلسلہ نہ رکے تو استسلسل کہاجا تا ہے اور تسلسل بھی عقلاً غلط اور کھیں کہاں سے آئی، D کی وجہ سے، اسی طرح کہیں سلسلہ نہ رکے تو استسلسل کہاجا تا ہے اور تسلسل بھی عقلاً غلط اور



محال ہیں۔لہذا جمیت عقل کو ماننا ضروری ہے۔

ب عقل کی جیت ناصرف دلیل عقلی سے ثابت ہے بلکہ دلائل غیر عقلیہ بھی جیت عقل پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا کہ قرآن کی 300سے زائد آیات تدبر، تعقل، تفقہ اور تفکر کرنے کا حکم دیت ہیں پس اگر عقل جمیت نہ ہو تو پھر غیر ضروری بلکہ فضول کام کی طرف ترغیب دینالازم آتا ہے جو شارع حکیم کے لیے سی بھی صورت میں صحیح نہیں ہے، کیونکہ اللہ کاہر عمل مصلحت پر شتمل ہوتا ہے۔

پیں متنقلات عقلیہ میں وہ احکام عقلیہ جن کے ذریعہ احکام شرعیہ تک پہنچا جاتا ہے ان کی جمیت سلم ہے اور کسی بھی اعتبار سے قابل مناقشہ نہیں ہے، جیسے عدل حسن ہے اور ظلم فتیج ہے، اسی طرح جب مقام مل میں دلیل اجتہادی نہ ملے تو بھی عقل کی جمیت کو قبول کرناضروری ہے۔ (۱۱)

ج عقل کی جیت پرمتعد در وایات میں صریحاً ورضمناً والتزاماً بھی دلالت موجود ہے، جبیبا کہ امام موسیٰ کاظم ﷺ سے مروی وہ فرمان جس میں آپﷺ ہشام سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں:

يَا هِشَامُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَشَّمَ أَهُلَ الْعَقُلِ وَالْفَهُمِ فِي كِتَابِدِ فَقَالَ: فَبَشِّمُ عِبادِ الَّذِينَ يَسْتَبِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولبِكَ الَّذِينَ هَداهُمُ اللَّهُ وأُولبِكَ هُمْ أُولُوا الْاَلْبابِ ـ (12)

اے ہشام اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صاحبان عقل اور فہم کے لیے خوشنجری دی ہے، اور کہاہے: آپ میرے ان بندوں کو بشارت دے دیجئے، جو بات کو سنا کرتے ہیں اور اس میں سے بہتر کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی صاحبان عقل ہیں۔

عقل ہی خدا کی وہ ظیم نعمت ہے جس کے ذریعہ انسان اچھائی اور برائی ، حق وباطل ، سچا اور جھوٹ میں فرق کرتا ہے ، عقل کے ذریعہ انسان ہدائیت کی راہ کا انتخاب کرتا ہے ، اور عقل کے ذریعہ ہی وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے ، پس عقل کی بنیاد پڑسن اور فیح کو درک کیا جاتا ہے۔

اسی طرح دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

يَاهِشَامُ إِنَّ بِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجَّتَيُنِ حُجَّةً ظَاهِرَةً وَحُجَّةً بَاطِنَةً فَأَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْاَنْبِيَاءُ وَالْاَبِلَةُ عَوَأَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْاَنْبِيَاءُ وَالْاَبِلَةُ عَوَأَمَّا اللَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْاَنْبِيَاءُ وَالْاَبِلَةُ عَوَا أَمَّا اللَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْاَنْبِيَاءُ وَالْاَبِلَةُ عَوَاللَّاسِ مُ

اے ہشام لو گوں پراللہ کی دوججتیں ہیں؛ ججت ظاہر ی اور ججت باطنی ، انبیاء ﷺ، رسل ﷺاور ائمہ ﷺ ججت ظاہر ی ہیں اور عقول ججت باطنی ہیں۔

اس فرمان مبارک میں انبیاء ﷺ، رسل ﷺ، ائمہ ﷺ اور عقول تمام کے لیے ایک ہی تعبیر استعال کی گئی ہے، یعنی سب کو جحت کہاہے ، اور جحت کامعنی ہے وجو بالاطاعت اور وجو بالمتابعة ، یعنی ایسی ذوات بیاحاکم جس کی پیروی کرناضروری اور مخالفت



كرناحرام ہے۔ پس جس طرح امور شرعيه ميں ان جي ظاہر يہ كادكام پر ل كرناواجب ہے اور ان كى مخالفت موجب عذاب ہے اس طرح جست باطنى كى اطاعت كرنا بھى ضرورى ہے ، جس طرح نبى اكرم سے سے مروى ا يك فرمان ميں ارشاد ہور ہا ہے:
الْعَقُلُ مَنْ جَاةٌ لِكُلِّ عَاقِلِ وَحُجَةٌ لِكُلِّ قَامِلٍ - (14) اسى طرح بحار الانوار ميں امام رضا الله سے روايت ہے ، الإحتجاج في خَبَرِ ابْنِ السِّكِيتِ قَالَ: فَهَا الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ الْيَوْمَ فَقَالَ الرِّضَاعِ الْعَقُلُ تَعْرِفُ بِهِ الصَّادِقَ عَلَى اللَّهِ فَتُصَدِّقُهُ وَ اللَّهِ الْجَوَابُ - (15)

جب آپ (امام رضا الله الله عند الے بارے میں بوچھا گیا تو آپ الله نفر مایا عقل کے ذریعہ تجی بولنے والے اور جھوٹ بولنے والوں کی پیچان کی جائے گی۔

اسی طرح ایک روایت مستفیضه موجود ہے جس میں نبی اکرم عظامیر المومنین اللے سے ارشاد فرماتے ہیں:

يَا عَلِيُّ إِنَّ أَوَّلَ خَلْقٍ خَلَقَهُ اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ الْعَقْلُ فَقَالَ لَهُ أَقْبِلُ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرُ فَأَدْبَرَ وَقَالَ وَعِنَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقَتُ خَلْقاً هُوَ أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِي وَبِكَ أُثِيبُ وَبِكَ أُعَاقِبُ (16)

اس روایت میں چند نکات قابل توجہ ہیں:۔

الله تعالی نے سب سے پہلے عقل کو خلق فرمایا۔

پھر عقل سے امتحان لیا اور اس کو مکمل طور پر طبع پایا۔

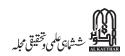
اس امتحان میں کامیاب ہونے کی وجہ سے اسے محبوب ترین مخلوق، عطاد بخشش اور ثواب وعقاب کامعیار بھی قرار دیا۔ جب اسے ثواب اور عقاب کا بھی معیار قرار دیاہے تواس کامیعتی ہوگا کہ عقل ججت ہے کیونکہ اسے بغیر ججت قرار دیئے معیار قرار دینادرست نہیں ہے، کیونکہ جو چیز وجوب المتابعت اور وجوب الاطاعت نہ ہواس کی بنیاد پر ثواب وعقاب کیسے دیا جاسکتا ہے۔ لہذا رین تیجہ اخذ کیا جائے گا کہ عقل ججت الہی ہے۔

## علماءاصولين ودليل عقل

جیت عقل کے بارے میں فقہاءاور محققین کو چارا ہم گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلاگروہ: پہلاگروہ شخ مفید سے پہلے کے علاء پر شمتل ہے،استنباط احکام (Deducing the Laws) میں جمیت عقل بحثیت دلیل ستقل کے عنوان سے ان کے نظریات مدون اور مرتب انداز میں موجود نہیں ہیں اگرچہ ان کی طرف سے عقل کی عدم جمیت بھی ثابت نہیں ہے۔

دو مراگر وہ:علامہ شخ رضاالمظفر ﷺ کے مطابق شخ مفید ًوہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مصادراحکام شرعیہ کی بحث میں دلیاعقل کواجمالاً (Unclear)مطرح کیا جبیبا کہ شخ مفید فرماتے ہیں:احکام شرعیہ کے اہم مصادر تین ہیں: قرآن،سنت اور ائمہ



اطہار ﷺ سے منقول روایات۔عقل وہ اہم ترین شکی ہے جس کے ذریعہ دلائل ثلاثہ تک پہنچاجا تا ہے اور ان کو سمجھاجا تا ہے۔ شیخ مفید " دیگر دلائل شرعیہ کی طرح عقل کو مستقل دلیل کے طور پر بیان نہیں فرہاتے، بلکہ قتل کو نہم َ دلائل کے لئے ضرور کی اور اہم ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ وہ مزید فرہاتے ہیں کہ حکم عقل سے مد دلینے کے لیے دو شرطوں کا پایاجانا ضرور کی ہے بہلی شرط ہے ہے اس مور دمیں حکم شرعی پرنص شرعی موجو دنہ ہو۔ اور ان کی مراد حکم عقلی سے فقط احکام ضرور ہیں بدیہہ ہیں، (ایسے احکام جو مسلمات میں سے ہوں اور جن کے بارے میں شک و شبہ نہ پایا جاتا ہو) اور دلیل عقل سے مراد اصالة الاباحہ ہے، جب فقیہ کے پاس احکام شرعیہ پر کوئی نص شرعی موجود نہ ہو تو اباحہ شرعیہ چاری ہوگا، یعنی وہ کام جائز ہے حرام نہیں ہے۔ (۱7)

شیخ مفید تک بعد ان کے شاگر دسید مرضی آتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ احکام شرعیہ کو نصوص معتبرہ (قرآن اور سنت متواترہ) اور اجماع دخو لی یا تضمیٰ کے ذریعہ ہی استنباط کیا جائے گا، (اجماع دخو لی کا مطلب یہ ہے اگر کہیں علاء کا ایک گروہ تشریف فرماہو، وہ تمام کسی مسکلہ شرعی میں یکسان موقف اختیار کریں، اور ان علاء میں امام بھی شامل ہو، لیکن اس اجماع اور انقاق بیان کرنے والا شخص امام کو مشخصاً نہ بچھانتا ہو)، پس اگر کوئی اجماع نہ ملے اور اسی طرح نصوص معتبرہ نہ ہوں تو تھام عقل اتفاق بیان کرنے والا شخص امام کو مشخصاً نہ بچھانتا ہو)، پس اگر کوئی اجماع نہ ملے اور اسی طرح نصوص معتبرہ نہ ہوں تو تھام عقل کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ (18) اسی طرح شیخ طوسی تھی عقل کونقل کی معرفت کا ایک اہم ترین ذریعہ قرار دیتے ہیں، لیکن ان کے برخلاف ابن زہرہ الحلی گرماتے ہیں جن احکام کود لائل نقلیہ (قرآن اور سنت کو دلائل نقلیہ کہاجا تا ہے) سے ثابت نہ کیا جاسکتا ہوان کو دلیل نقلی کو یکسال اہمیت دینے کے قائل کیا جاسکتا ہوان کو دلیل نقلی کو یکسال اہمیت دینے کے قائل نہیں ہیں۔ (19)

لیکن علماء کے ان نظریات کے باوجو دبعض محققین اس بات کوتسلیم کرتے ہیں کیشیعہ مذہب ہی وہ مذہب ہے جس نے عقل کو دلاکل شرعیہ میں سے ایک ستقل دلیل کے طور پیش کیا، حبیسا کے ظیم محقق رشدی علیّان اپنی کتاب العقل عند الشیعة الله المهمية میں لکھتے ہیں:

شیعوں کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے ہی قرآن، سنت اور اجماع کے بعد قل کو استنباط احکام شرعیہ میں متعقل دلیل اور مصدر کے طور پر متعارف کیا۔ اور فقہاء مکتب اہل بیت بھی میں ابن اور لیں حلی (الہوفی استعارف کیا۔ اور فقہاء مکتب اہل بیت بھی میں ابن اور لیں حلی (الہوفی ان علماء پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہیں جو دلیاعقلی کے مراجعہ کرنے کو فقط کتاب، سنت اور عقل کے فقد ان کی صورت میں جائز ہمجھتے ہیں۔ اسی طرح محقق حلی آبنی کتاب المعتبر فی شرح المحتصر میں پانچ دلائل شرعیہ (کتاب، سنت، اجماع، عقل اور استصحاب) کو بیان کرتے ہیں اور مزید فرماتے ہیں کہ حکم عقلی کی دو بنیادی شعبیں ہیں با۔ وہ احکام جن کو عقل دلیل لفظیہ سے استنباط کرتی ہے، جیسی دلیل اولویت، (اگر کسی حکم کے ملاک کاعلم ہوجائے، اور وہی معیار اور ملاک دوسری چیز میں پہلے سے زیادہ موجو د ہو، جیسے اگر والدین کے لیے اُف کہنا حرام ہے تو مار نابطری آپ اولی حرام ہے کیونکہ مارنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے) قیاس۔۔۔



٢ ـ وه احكام جن كوعقل مستقلاً استنباط كرتى ب جيسظ فتيح ب، عدل حسن ب \_ (20)

اسی طرح علام حلی اُ پن کتاب آجوبة المسائل النهائیة میں فرماتے ہیں ند ہب امامیه میں دلائل شرعیہ فقط ان چار دلیلوں پر مخصر ہیں؛ کتاب، سنت، اجماع اور دلیل عقلی جیسے اصالة البدائت اصالة الاحتیاط، اور اصالة الاستصحاب ((المتوفی 687ھ) کے نام سے معروف ہیں وہ بھی ان کے بعد آنے والے فقہاء میں سے محمہ بن کی العاملی، جوشہید اول (المتوفی 687ھ) کے نام سے معروف ہیں وہ بھی شیعہ فقہ کے مصادر کوچار (قرآن، سنت، اجماع، اور عقل) ہی مانتے ہیں لیکن ابن ادریس حلی کے برخلاف استصحاب کو باقی چار دلیلوں کے مقابل میں نہیں مانتے، اور دلیل عقلی کو وسعت دیتے ہوئے چند دیگر مسائل اصولیہ کو اس میں شامل کرتے ہیں جیسے اگر ذی المقدمہ واجب ہو تو مقدمہ بھی واجب ہو گاء سی طرح کسی چیز کا واجب ہو نااس کی ضد کے حرام ہونے کا نقاضا کرتا ہے، لیکن ان تمام کے باوجو دشہید اول عقل کو تشریع میں مستقل دلیل نہیں مانتے۔

اس طرح شہید ٹانی (زین الدین بن علی العاملی) اجتہاد کے لیے ضروری مقد مات کاذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ منابع احکام قر آن اور سنت پر منحصر ہیں لیکن اگر کہیں یہ دونوں فاقد ہوجائیں تو پھرعقال کی نوبت آتی ہے اور عقال کے ذریعہ سے عکم شرعی کو استنباط کیاجائے گا،لیکن شہید تانی کی طرح محقق مشرعی کو استنباط کیاجائے گا،لیکن شہید تانی کی طرح محقق کر گئی شیخ بہائی اور محقق تونی جھی عقل کو مصادر تشریع میں سے قرار دیتے ہیں۔

پس فقہاء متقد مین کی عبارات سے بینتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں عقل کی اہمیت یا متنقلاً دلیل متنقل ہونے کے اعتبار سے ہے یادلائل شرعیہ کی معرفت اور فہم کے لیے ضرور کی ہونے کی وجہ سے ہے ، لیکن ہر دوصور توں میں عقل استنباط احکام شرعیہ کے لیے ضرور کی ہے۔
شرعیہ کے لیے ضرور کی ہے۔

تیسراگروہ: فقہاء متاخرین میں سے جمیت عقل سے انکار کرنے والا شاید ہی کوئی ہو، وگرنہ نامور اور برجسة فقہاء عقل کی جمیت کو تسلیم کرتے ہیں، اور اسے ایک ستقل دلیل مانتے ہیں لیکن بعض فقہاء نے مکمل طور پر الگ عناوین کے ساتھ عقل کی جمیت، دائرہ کار، عقل اور شرع میں ملازمہ اور دیگر مسائل عقلیہ کے بارے میں تفصیلی بحث کی ہے، جیسے شخ محمد تقی اصفہانی ہمجمسین اصفہانی (صاحب الفصول)، میرز افتی ہاور سیمجسن اعرجی شھید محمد باقر الصدر ''شخ رضا المظفر ''

چوتھا گروہ: متاخرین میں سے بعض فقہاء کرام نے مختلف مباحث کے ضمن میں احکام شرعیہ کے ثبوت کے لیے دلیل عقل کو ذکر کیا ہے اور اسے دلیل متقل کے طور پیش کیا ہے ، لیکن کمل طور پر دلیل عقل بماھو دلیل عقل عنوان قرار دیکر بحث نہیں کی ہے جیسے شیخ مرتضی الانصاری اُ، اور شیخ محمد کاظم الخراسائی اُ، ان دونوں فقہاء نے اصالۃ البرائت، اصالۃ الاحتیاط، اصالۃ التخییر، اصالۃ الاستصحاب، خبر واحد، اجماع، اور اسی طرح دیگر اہم مسائل میں ان کی جیت پر بحث کرتے ہوئے دلیل عقلی کوقر آن، سنت ، اور اجماع کی طرح مستقل دلیل قرار دیا ہے۔ بہت سارے اہم قواعدِ اصولیہ کی جیت کو دلیل عقلی سے ثابت کیا ہے۔



### جیت عقل کےموار د

قضایا عقلیہ (وہ موار دجن کے بارے میں عقل حکم لگاتی ہے) کو استنباط اور حکم شرعی پر دلالت کے اعتبار سے دواہم قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے؛ مستقلات عقلیہ اور غیر مستقلات عقلیہ۔

#### الف مشتقلات عقليه

ایسے قضایا عقلیہ جن سے متنقلاً تھم شرعی کو استنباط کیا جا تا ہے۔اس کے لیے کسی قضیہ شرعیہ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اسی قشم کے بارے میں بیہ کہا جا تا ہے:

كل ماحكم بدالعقل بحسنه او قبحه حكم الشارع بوجوبه او حمامتة

ہروہ شئی جس کے اچھا یا براہونے کاعقل حکم کرتی ہے شارع اس کے واجب یا حرام ہونے کا حکم لگا تاہے۔ اور اس قاعد ہ سے عدل کے حسن اور ظلم کے فتیج ہونے کو استنباط کرنے کے لیے کسی قضیہ شرعیہ کا پہلے موجو د ہوناضروری نہیں ہے بلکہ یہی قاعدہ کافی ہے۔(23)

### ب غير مستقلات عقليه

ایسے قضایا عقلیہ جن سے احکام شرعیہ کو استنباط کرنے کے لیے کسی قضیہ شرعیہ سے مدولینا ضروری ہے اور حکم شرعی کی مدو

کے بغیر عقال اپن مدد آپ کے تحت استنباط نہیں کر سکتی۔ جیسے ان وجوب الشئی یستدان مروجوب مقدمته، یعنی کسی چیز کا
واجب ہونا تقاضا کرتا ہے اس کا مقدمہ بھی واجب ہو۔ اس قاعدہ عقلیہ سے وضو کے واجب ہونے کو ثابت کرنے کے لیے
ضروری ہے کہ کوئی قضیہ شرعیہ پہلے سے موجو دہو جیسے نماز کا واجب ہونا۔ اگر وجوب نماز پہلے سے دلیل شرعی سے ثابت نہ ہوتو وضو کے واجب ہونے کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ (24)

## جيت على يرمترتب مونے والے آثار

عقل کی جیت پر بہت سارے آثار متر تب ہوتے ہیں ان میں سے بعض اہم آثار کوذکر کیاجا تا ہے، تا کہ جیتے قال کے فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔

### التكليف مالايطاق محالب

مولی حکیم سے عالم تشریع میں کسی ایسے کام کے انجام دینے یانہ دینے کا حکم صادر نہیں ہوسکتا، جس کے انجام دینے یاترک



کرنے پرمکاف قدرت اورطاقت نہ رکھتاہو۔ کیو تک عقل انسان سے ہمتی ہے کہ براءاور جزاء کے متر ب کرنے کے لیے مکلف مختار ہو،اور مختار ہوناور محتار ہونا ور مختار ہوناور محتار ہونا ور مختار ہونا ور مختار ہونا ور مختار ہونا ور مختار ہونا ہونے کا مطلب سے ہے کہ مکلف چاہے تواسے انجام دینے کی قدرت رکھتاہو اور اگر حرام ہو تو ترک کرنے کی قدرت رکھتاہو اس کے انجام دینے پر قدرت نہ رکھتاہواس کے انجام کے لیے برا پھیختہ اور ورغلایا نہیں جاسکتا، اسی طرح جس کام کو ترک کرنے کا تھم دیا جارہا ہے اسے انجام دینے کی قدرت نہ رکھتاہو تواس سے پرسش نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ پہلے سے ہی متروک ہے۔ پس تکلیف مالا ایطاق کے محال ہونے کی دلیل عقل ہے۔ (25)

## ۲۔ قید وجوب کی تحصیل ضروری نہیں ہے

واجبات شرعیہ میں دوسم کی قیود مصور ہیں، بعض وہ قیود ہیں جن کا حاصل کر نامکلف پر قفل کے اعتبار سے فرض ہے اور اگران کو حاصل نہ کیا جائے تواسے عقاب کیا جائے گا۔ دوسری وہ قیود ہیں جن کو حاصل کر نامکلف کے لیے ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر وہ اتفا قاً حاصل ہو جائے تو پھراس ممل کو انجام دینا ضروری ہے۔ لیکن سوال ہیہ ہے کہ ان دونوں میں فرق کیسے کیا جائے ؟ تو علماء نے اس حوالے سے ایک قاعدہ کلیہ وضع کیا ہے کہ وہ قید جو قید وجو بہواسے حاصل کر ناضروری نہیں ہے (قید وجو بہواسے حاصل کر ناضروری نہیں ہے (قید وجو ب سے مراد مثلاج کے واجب ہونے کے لیے ضروری ہے باقی شرائط کے ساتھ مالی طور پر استطاعت رکھنا ضروری ہے، لیکن استطاعت مالی کی خاطر پیسے جمع کر ناواجب نہیں ہے، اگر تو فیق خد اوندی شے تنظیع ہوجائے تو پھر جے واجب ہو موری ہے کہ اگر انجام نہ دینے سے مکلف کو عقاب نہیں کیا جائے گا، اس کے برخلاف جو قید ، قید واجب ہو اسے انجام دینا ضروری ہے کہ اگر انجام نہ دیا جائے گا تو عقاب نہیں کیا جائے گا، اس کے برخلاف جو قید ، قید واجب ہو اسے انجام دینا ضروری ہے کہ اگر انجام نہ دیا جائے گا تو عقاب نہیں کیا جائے گا، اس کے برخلاف جو قید ، قید واجب ہو قید ہو پین اور پر یا سیوٹرٹ بنوانا، جج کے درخواست دینا ، اور اخراجات تیار کر ناواجب ہیں )۔ (26)

## سااہم کومہم پرمقدم کرناواجبہے

جب بھی مکلف کو ایک ہی وقت میں دو کاموں کو انجام دیناضروری ہو جبکہ قدرت نہ رکھنے کی وجہ سے دونوں کو انجام نہ دے سکتا ہو تو اس صورت میں عقل کہتی ہے اگر کوئی ایک اہم ہواور دوسرامہم، تو اہم (جوزیادہ ضروری ہے اسے اہم کہا جاتا ہے) کو انجام دیا جائے اور مہم کو چھوڑ دیا جائے،اور اگرسب بر ابر ہوں تو تخییر عقلی ہوگی، یعنی عقل کہتی ہے جس کو چاہے انجام دے۔



## ٧- مخدورين كي صورت ميس عقلاً تخيير ب

جب شک درمکلف بہ ہو (وہ شئی جس کے بارے میں شارع مقدس کی طرف سے تھم آیا ہوا ہوا سے مکلف بہ کہاجا تا ہے)اور احتیاط کر ناممکن نہ ہو، یعنی شک ہو یہ واجب ہے یا حرام ، کسی ایک طرف کو ترجیح دینے کے لیے کوئی دلیل بھی موجود نہ ہو تواس صورت میں عقل کہتی ہے کہ مکلف کی مرضی ہے کہ وہ جس طرف کو اخذ کرناچاہے تو کرسکتا ہے۔ (27)

## ۵۔ امرونہی کا جماع محال ہے

کسی موضوع خاص کے بارے میں ایک ہی وقت میں ،اور ایک ہی شخص کی طرف امرونہی دونوں آ جائیں پی تقلاً ممکن نہیں ہے، کیونکہ مکلف اسے یا توواجب سمجھ کر انجام دے گایا حرام قرار دیکر ترک کرے گا۔امراور نہی دونوں کا متثال کرنا عقلاً ممکن نہیں ہے۔

## ٢- سى چيز كاواجب بونااس كى ضدكى حرمت كاتقاضاكر تاب

جب سی چیز کے بارے میں امر آ جائے اور اسے انجام دینا ضروری ہو تو عقلاً اس کی ضد حرام ہوجائے گی، ور نہ اجتماع ضدین (ایک ہی وقت میں کوئی چیزاور اس کی ضد دونوں کو انجام دینا ممکن نہیں ہے،اگرید دونوں جع ہوجائیں تو اسے ضدین کہاجا تاہے) لازم آئے گا،اور اجتماع ضدین عقلاً محال ہے۔

## 2۔ کسی چیز کاحرام ہونااس کے باطل ہونے کا تقاضا کر تاہے

جب سی عبادت کے بارے میں نہی آجائے تو وہ نہی تقاضا کرتی ہے کہ اس کمل کو اللہ تعالیٰ کی قربت اور خوشنو دی کی نیت کے ساتھ انجام نہیں دیا جاسکا،اگر و کمل انجام دے تو بھی و کمل باطل ہوگا، کیونکہ عبادت کے سیح انجام دینے کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مامور بہ واقع ہو (یعنی اس کے انجام دینے کے بارے میں خدا کی طرف سے کم آیا ہو اہو )، یہال پریہ منہی عنہ (وہ چیز جس کو انجام دینے سے رو کا گیا ہے ) واقع ہو رہا ہے تو شئی منہی عنہ مامور بہ واقع نہیں ہوسکتا، اس لئے جو چیز انسان کو اپنے رب سے دور کرتی ہے اس شئی کو انجام دیر اللہ تعالیٰ سے قریب نہیں ہوسکتا۔ پس عقل تقاضا کرتی ہے کہ نہی کمل کو باطل کرنے کا سبب بنتی ہے۔



#### غلاصيه

اسلام ایک ایسادین ہے جوخاتم الادیان ہے ،اور اس میں ہرزمانہ میں پیش آنے والے مسائل کاعل فقہی موجود ہے ،اور یہ کی فقیہ و مجتهد دلائل اربعہ ؛ قر آن ،سنت ،اجماع اور عقل سے استنباط کر کے ہی پیش کرسکتا ہے ۔ ان میں سے قر آن اور سنت کی جیت میں کوئی اختلاف موجو دنہیں ہے دونوں کو مصادر تشر لیج اور منابع احکام شار کیاجا تا ہے ، لیکن باقی دودلیلوں کی جیت میں اختلاف موجو د ہے ،اجماع کو علماء اہلسنت جت مانتے ہیں لیکن علماء شیخ قر آن اور سنت کے مقابل میں ایک ستقل دلیل میں اختلاف نظر موجو د ہے ۔ اہل سنت میں سے اشاعرہ اسے ایک دلیام ستقل کے نہیں مانتے ،اسی طرح عقل کی جیت میں بھی اختلاف نظر موجو د ہے ۔ اہل سنت میں سے اشاعرہ استا بلو کیا جا سکتا ہے ۔ عقل طور پر قبول نہیں کرتا ، جبکہ امامیہ کے ہاں عقل دلیل ہے ، اور اس کے ذریعہ تھم شرعی کا استنباط کیا جا سکتا ہے ۔ عقل کی جیت دونوں دلائل عقلیہ اور شرعیہ سے ثابت ہے ۔ امامیہ کے ہاں استنباط احکام شرعیہ کی طرح باب اعتقادات میں عقل کی اہمیت سلم اور نا قابل انکار ہے ، پس پی تھل ہی ہے کہ شرکی کو ثابت کیا جا تا ہے ۔ امامیہ کے ہاں استنباط احکام شرعیہ کی طرح باب اعتقادات میں عقل ہی ہے ، اور عقل کے ذریعہ توحید ، عد الت ، نبوت ، امامت ، اور معاد کو ثابت کیا جا تا ہے ، اور عقل کے ذریعہ ہی وجو ہِ معرفت ، وجو ہو اطاعت ، وجو بشکر منعم کو ثابت کیا جا تا ہے ۔ اور عقل کے ذریعہ ہی وجو ہم مورف تا ہوں کیا جا تا ہے ۔

#### حوالهجات

- (1) السيرم يسعيد الطباطبائي الحكيم، اصول العقيدة ، دار الهلال 2006، النحف الاشرف.
- (2) اِنتَجْفَى مُحْتِنَ عَلَى الكُورْ فِي تَفْسِر القران البِلاغ المبين 2014 اسلام آباد ، 15م 454-
- (3) كليني، محمد بن يعقوب، الكافي، كتاب العقل والجهل، دار الكتب الأسلامية تهران، ط الإسلامية، 10،10-
- (4) مير داماد ، محمد باقر بن محمد ، الرواشح الساوية في شرح الأحاديث إلامامية ، دار الخلافة ، قم، سأل چاپ 1311 ق ، ص 39 -
  - (5) الصدر، مجمد باقر، دروس في علم الاصول، مركز المصطفى العالمية للترجمة والنشر، يا كتأن \_
    - (6) المظفر، محمد رضا، اصول الفقه، مكتبة العزيزي 1427هـ، ج2، ص125-
    - (7) ميرزاعلى المشكيني، اصطلاحات الاصول، دفتر نشرالهادي 1413هـ، قم ص170-
      - (8) المظفّر، محمد رضا، اصول الفقه، مكتبة العزيزي 1427ه، قم، 25، ص 125-
        - (9) الضأ
        - (10) الضأر
    - (11) ميرزاعلى المشكيني، اصطلاحات الاصول، دفتر نشرالهادي 1413هـ، قمص، 117-
  - (12) النَّجْفَى مُحْن على الكوثر في تفسير القران البلاغ المبين 2014 اسلام آبادج7، ص407-
  - (13) كليني، الى جعفر محمر بن يعقوب بن اسحاق، الكافي، دار الكتب الاسلامية، طهران، ج1، ص16-
    - (14) عيون الحكم والمواعظ (لليثي) \_
    - (15) المجلسي، محمد باقر، بحار الانوار، داراحياء التراث العربي بيروت، 10، ص106-
      - (16) الضأ
      - (17) المظفر، محمد رضا، اصول الفقه، مكتبة العزيزي 1426هـ، قم، 25، ص 125-
      - (18) السيد الرتضي، جواب المسائل الموصليات الثالثة ، الرسائل، ج1 ، ص 210 ـ
    - (19) رشدىم مرعرسان عليّان، العقل عند الشبعة إلامامية ، دار السلام بغد اد 1973، ص 90 \_



- 1409، 1409
  - (23) الصدر، مجمد باقر، دروس في علم الاصول، مركز المصطفى العالمية للترجمة والنشر، پاكستان ـ
  - (24) اليفناً ... (25) الخراساني، محمد كاظم، كفاية الاصول، مؤسسة آل بيت، 1409هـ، قم ... (26) الصدر، محمد باقر، دروس في علم الاصول، مركز المصطفى العالمية للترجية والنشر، پاكستان ... (27) الخراساني، محمد كاظم، كفاية الاصول، مؤسسة آل بيت، 1409هـ، قم .



## عقل کی خلقت،اہمیت اور مراتب قر آن وحدیث کی روشنی میں

### محرحسنین امام (جامعة الکوثر اسلام آباد)

#### چکیده

عقل انسان کے پاس وہ نعت الہی ہے جس کابشریت کی تاریخ میں بہترین نظام زندگی اور معاشرہ سازی میں کلیدی کر دار ہے۔ خد او ندعالم نے اس کی جبلت میں حیاء، عظمت، شرافت، اطاعت اور تسلیم ورضا کو و دیعت کیا اور اسے انسان کے لیے دلیل، ججت، نجات دہندہ اور را ہنما کے طور پر پیش کیا جس کاہم روز مرہ زندگی کے مختلف امور میں بغور مشاہدہ کرتے ہیں محققین نے اس کے بارے میں مختلف موضوعات اور نئے نئے پہلوؤں سے خامہ فرسائی کی ہے بقدر امکان اس مقالہ میں کتاب اللہ اور اخبار معصومین کی گئی ہے۔ کی روشی میں عقل کی خلقت، اہمیت اور مراتب پر چندگز ارشات قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

**کلیدیالفاظ**:عقل، تخلیق،اہمیت،مراتب۔

#### مقدمه

عقل کی خلقت تاریخ کائنات کاوعظیم ترین اعزاز ہے جس کی اہمیت خود خلقت انسان سے بھی کہیں زیادہ ہے ہے اسی نعمت ہے جس کے بغیرہ یگرنعمات و فیوضات الہیہ کاادراک و شعور ممکن نہیں۔ یعقل ہی کا کمال ہے جو اس مشت خاک کوسرا پا نور خلقت کے ہم پلہ بناتی ہے جبکہ اس کی مخالفت کر نے والے پستیوں کی دلدل میں دھنسے چلے جاتے ہیں اور اسفل سافلین کامصداق تھہرتے ہیں۔ بشراس دنیا میں واحد مخلوق ہے جس کو خداوند عالم نے عقل اور خواہش جیسی کئی متضاد صفات سے مرکب کیا اور اسے کر دارض پرسب سے بڑا مجوبہ اور خدا کی نشانی تھہرایا۔ لیکن اس کی ارزش عقل کے مطابق قرار دی کیونکہ میخود آگاہی اور خداشات کا منبع ہے اس کے ذریعے انسان مخلوق خداسے معلق اور خالق سے ارتباط مضبوط کرتا ہے اسی سے بیخود آگاہی اور خداشات کا منبع ہے اس کے ذریعے انسان مخلوق خداسے معلق اور خالق سے ارتباط مضبوط کرتا ہے اسی سے دین خداوندی کی پہچان، حق و باطل میں تمیز، رہن ہن ہن کے آداب، بود و باش کے سلیقے، دوست اور دشمن میں فرق، مشکلات دین خداوندی کی پہچان، حق و باطل میں تمیز، رہن تیں نور کا اجالا تلاش کرتا ہے خدا کی طرف سے بر ہان قاطع بھی بہی ہے۔ اور اندھیمروں میں راہنمائی اور گراہی کی تیر گیوں میں نور کا اجالا تلاش کرتا ہے خدا کی طرف سے بر ہان قاطع بھی بہی ہے۔ آذو بنش عقل کے بعد آز ماکش میں فرق قرار دینے کی نوید سنائی گئی۔ اس پہتزاد یہ کہ اسے فقط معصوم ملا تکہ اور انشرف، بلندم می تبزیز پر اور محبوب ترین مخلوق قرار دینے کی نوید سنائی گئی۔ اس پہتزاد یہ کہ اسے فقط معصوم ملا تکہ اور انشرف



المخلوقات کے لیے خاص کیااس کے مختلف درجات بنائے اور سب سے اعلیٰ مرتبہ اپنی پسندیدہ ترین مخلوق انبیاء ﷺ اور ائمہ ﷺ کے لیے چنا۔ پس اتنی عظیم مخلوق کا فہم انسان کی فکری بساط سے باہر ہے لہذا عقل کی حقیقت اور اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہم خالق عقل اور معصومین ﷺ کے کلام کاسہار الیتے ہوئے کچھ معروضات سپر دقلم کریں گے۔

### عقل کے لغوی معنیٰ

لفظ عقل اپنے مشتقات اور مختلف تعبیرات جیسے اولو الباب، اولو النهی، افسارہ قلب، فؤاد کے ساتھ کئی بارقر آن مجید میں استعال ہوا ہے اگر چہ ابو ہلال عسکری نے اپنی لغت میں ان الفاظ کے درمیان دقیق فرق بھی بیان کیے ہیں۔ چنانچہ لغت میں اس کے چار معانی بیان کیے گئے ہیں۔

عقل کی جمع عقول ہے جس کے معنیٰ منع کرنے اور رو کئے کے ہیں اس کی ضدحت ہے۔ (۱)

حدیث نبوی ﷺ ہے:إِنَّ الْعَقْلَ عِقَالٌ مِنَ الْجَهْلِ - (2) بِشَكَعْقَل جَهالت و ناد انی سے بچاتی ہے۔

دیت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (3) امام جعفر صادق اللہ کی حدیث مبارکہ ہے:

إِنَّ ٱلْمَرُأَةَ لَعُاقِلُ ٱلرَّجُلَ إِلَى ثُلُثِ ٱلدِّيَةِ ( ( ) عورت، مرد كى ديت كايك تهائى حصے تك ديت ميں ساتھ رہتی ہے۔ جوہرى كہتے ہيں: العقل العصن وجمعد العقول ( ( 5 ) جس كے معنی قلعہ كے ہيں اس كى جمع عقول ہے۔ اور جہل كى ضد

علامہ راغب اصفہانی مفردات میں دومعنیٰ بیان کرتے ہیں بعثل وہ قوت ہے جوعلم کو قبول کرنے کے لیے آماد ہ رہتی ہے۔ (6) دوسرامعنیٰ خو در کنااور دوسرے کو روکے رکھنا ، بازر کھنا کے ہیں جیسے عقل البعید بالعقال۔ <sup>(7)</sup>اونٹ کو رسی باندھ کر روکے رکھنا۔

بظاہران تمام معانی کی بازگشت رو کئے اور منع کرنے کی طرف معلوم ہوتی ہے چو نکھ تل انسان کو خواہ ثنات نفسانی اور ہوا وہوں سے روکتی ہے اس طرح دیت بھی مزید خونریزی اور قتل وغارت سے محفوظ رکھتی ہے قلعہ دشمنوں سے حفاظت کے لیے بہترین پناہ گاہ ہے۔ اگر چیقل ہلاکت وسرگر دانی سے بچاتی ہے لیکن اس کے لغوی معانی ، اصطلاحی اور عرفی مفہوم کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ اس لیے مفسرین حضرات بھی جب قرآن وحدیث میں عقل کی بات کرتے ہیں تو لغوی معنی کے دریے نہیں ہوتے بلکہ عرفی اور اصطلاحی معنی شمجھ ، فہم ، شعور اور خرد وغیرہ کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔

#### اصطلاحي تعريف

ائمہ ﷺ نے عقل کی تعریف کرتے ہوئے اسے عبادت الہی کاذریعہ اور خزائن جنت کی کلید قرار دیاا یک اور جگہ امام علی



#### علي نے فرمایا:

قَالَ اَلسَّابِلُ يَا مَولَاىَ وَمَا اَلْعَقْلَ ؟ قَالَ الْعَقْلَ جَوهَر دَرَّاكَ مُحِيطٌ بِالْأَشْيَاءِمَن جَمَيعَ جَهَاتِهَا عَارِتَّ بَالشَّيِّ قَبِلَ كُونِه فَهِ عِلة الهَوجودَاتِ وَنِهَايَة الهَطَالِبِ (8)

سائل نے عرض کی: مولاعقل کیاہے؟ فرمایا: عقل درک کرنے والاوہ جوہرہے جو تمام ترجہات سے احاطہ کرتا ہے اور چیزوں کو ان کی آفرینش سے پہلے پیچان لیتا ہے۔ بیمو جو د ات کے وجو د کاسبب اور امید وں کی اِنتہاء ہے۔

عقل کاکر دارچو نکہ تمام علوم وفنون میں ناگزیر ہے لہذاان کے ماہرین نے اپنے فن کے مطابق اس کی تعریفات کی ہیں چند ایک درج ذیل ہیں:۔

ان العقل الذي هومناط التكليف هوالعلم بوجوب الواجبات واستحالة المستحلات $^{(9)}$ 

عقل تکلیف کامعیارہے جو واجبات کے وجوب اور ناممکنات کے محال ہونے کاعلم ہے۔

خواج نصير الدين طوسي عقل كي تعريف يون بيان كرتے ہيں:

الشی الذی وجود لامدرکا۔(10) وہ شے جس کے ذریعے چیزوں کو درک کیاجا تاہے اور بیادراک ذاتی ہوتا ہے۔ والعقل هو ما افاد العلم بیوجباته۔(11) جس کے ذریعے حاصل ہونے والے علم کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ هو العلم بخفیات الامور التی لایوصل الیها الابالاست لال والنظم۔(12) وہ اشیاء جنہیں استدلال اور فکر کے بغیر حاصل نہیں کیاجا سکتان مخفی چیزوں کا علم حاصل کرنے والی قوت عقل کہلاتی ہے۔

مٰہ کورہبالا تعریفات میں سے خواج نصیر الدین طوس کی تعریف زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابتداء میں مذکورامام ﷺک فرمان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

#### خلقت عقل

عقل کی خلقت کے بارے میں درج ذیل نکات قابل توجہ ہیں۔

### عقل مخلوق اول

روایات معصومین کی میں روحانی مخلوقات میں سے سب سے پہلے جسے خلعت آفرینش بہنائی گئی و عقل ہے اس بارے میں متعدد احادیث ہیں جن میں سے بیہ قابل ملاحظہ ہیں۔ایک طولانی حدیث کی ابتداء میں رسول اکرم کے فرمایا:

اِنَّ اَملَا اَ عَنَّ وَ جَلَّ خَلَقَ اَلْعَقُلَ مِنْ نُودِ مَخْنُونِ مَكْنُونِ - (13)

الله تعالى نے عقل كو چھيے ہوئے اور پوشيره نورسے پيداكيا جو پہلے سے خداوند عالم كے علم ميں تفاجس كاكسى جي مرسل اور نہ



#### ہی مقرب فرشتے کوعلم تھا۔

ساعة بن مهران كى امام جعفر صادق الله سے روایت ہے جس میں آپ نے عقل وجہل كے شكر ول كوبيان كرتے ہوئے فرمايا: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْعَقْلَ وَهُوَ أَوَّلُ خَلْق خَلَقَهُ مِنَ الرُّو حَانِيّينَ عَنْ يَهِينِ الْعَرْشِ مِنْ نُودِيد (14)

الله تعالی نے عقل کو پیدا کیااور عقل ً و و و انی مخلوقات میں سے سب سے پہلی مخلوق تھی جسے خدانے اپنے نور سے عرش کے دائیں جانب پیدا کیا۔

علامہ مجلسی پہلی حدیث کے بارے میں رقم طراز ہیں: یہاں نورسے مراد شاید کمالات اور اخلاق الٰہی کاظہور ہو یعنی اللہ تعالیٰ نے عقل میں ان چیزوں کو ودیعت کر دیا ہے جہاں بھی عقل ہوگی اس میں بیدازی ہو نگی بید پھر حدیث میں من علت بیان کرنے کے لیے ہدا کیا ہے تا کہ انسان عقل کے استعمال سے یہ چیزیں حاصل کرلے ہے ایمان عقل کو ان اشیاء کے ادر اک کے لیے پیدا کیا ہے تا کہ انسان عقل کے استعمال سے یہ چیزیں حاصل کرلے ہے اور (15)

لیکن یہاں نور سے مرادخو دنورخدا ہونازیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ روایت کا آخری جملہ بھی اس پر دلیل ہے کہ اللہ نے عقل کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ پس عقل ہی خداوند عالم کی پہلی مخلوق تھہری۔ رسول اکرم ﷺ کی حدیث مبار کہ ہے: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اَللَّهُ ٱلْعَقُلُ۔ (16) الله تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کوخلق فرمایا۔

نیزاس حدیث کا، کہب سے پہلے اللہ نے میرے نور کوخلق کیا، کے ساتھ بھی اس کا کوئی تضاد نہیں۔

#### محبوب پرور د گار

خداوندعالم نے اس کا ئنات میں انواع واقسام کی مرئی (Visible) اورغیر مرئی Invisible مخلوقات پیداکیں مگر عقل اور انسان کو امتیازی اور بلندر تبه عطا کیا۔ انسان کی خلقت پر ذات باری تعالی نے خود کو احسن الخالفین اور بابر کت قرار دیا جبکہ عقل کی خلقت پر اسے تمام ترمخلوقات میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ قرار دیا۔ صاحبان عقل کی اپنی خاص نگاہ رحمت سے تائید فرمائی اور اپنے محبوبوں میں اس کی تعمیل کا وعدہ فرمایا۔ محمد بن سلم امام محمد باقر محمد الشیاسے روایت کرتے ہیں: وَعِنَّ تِنِی وَ جَلالِی مَا خَلَقُتُ شَیْمًا أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْكَ ولا أَکْمَلُتُكَ إِلاَّ فِیمَنْ أَحْبَبُتُ۔ (17)

مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم!میں نے کسی مخلوق کو پیدانہیں کیا جو تجھ سے زیادہ میرے نزدیک پیندیدہ ہو تجھے کامل طور پر فقط اسے عطاکر وں گاجو مجھ سے محبت کرتا ہوگا۔

کسی بھی چیز سے محبت کے پچھ تقاضے ہوتے ہیں جب وہ تقاضے اور تو قعات پوری نہ ہوں تواس سے محبت ممکن نہیں لہذا اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عقل نے ذات کر دگار کے ان تمام تقاضوں کو پورا کیا جن کی عقل سے توقع کی گئ تھی تب محبوبیت کے درجے پر فائز ہوئی۔



بعض دیگر احادیث میں میطلب مختلف عبارت اور الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیاہے کہ عقل نے جب خداوند عالم کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کیا تواللہ نے اسے انعام سے نواز ااور محبوب کبریا قرار دیا۔

## آزمائش اور میثاق

ساعہ بن مہران ایک طویل حدیث کے شمن میں امام جعفر صادق اللہ سے اگر تے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عقل خلق کی اور اطاعت کے ذریعے اس کا امتحان لیا تو وہ کامیاب ہوگئی خداوند عالم نے فرمایا:

خَلَقُتُكَ خَلُقاً عَظِيماً - (18) بِشُك مِين نِهُم بين سب عظيم بيداكيا-

پروردگارعالم نے تمام چیزوں کو یکسال مقام نہیں دیا،ان میں رہے اور مقام کے لحاظ سے فرق ضرور رکھاحتی کہ تمام انبیاء ﷺ کو بھی ایک جیسار تبہ عطانہیں فرمایا: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا اَبْعَضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ـ (سورہ بقرہ 2352) کے تحت فوقیت وبرتری بخشی۔اس طرح عقل کو بھی پیدائش کے وقت ہی عظیم مرتبے کی نوید سنائی۔

رسول اکرم علی سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے عقل کوخطاب کیا:

وَعِنَّاتِي وَجَلاَلِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً أَحْسَنَ مِنْكَ وَلاَ أَطُوعَ لِي مِنْكَ وَلاَ أَرْفَعَ مِنْكَ وَلاَ أَشْرَكَ مِنْكَ وَلاَ أَعْنَّ مِنْكَ \_ (19)

میں نے عقل سے زیادہ بہترین،اطاعت گزار،بلندمرتبہ،صاحب شرف اورعزیزترین مخلوق پیدانہیں گی۔ درج بالااحادیث میں عقل سے وقت خلقت اہم ترین پیان کا تذکرہ ہور ہاہے جس کی بنیاؤظیم،باشرف،باکرامت اور اعلی وار فع قرار دینے پر استوار ہے۔ کیونکہ عقل ہی وہ مخلوق ہے جسے پیداکرتے ہی فورا آزمایا گیااور وہ اپنی آزمائش میں مکمل کامیاب ہوئی۔

#### عزت اور کر امت

الله تعالی نے عقل کوعزت و کر امت کا تاج پہنایا اور اسے اپنے مکرم اور محترم بندوں میں کامل کرنے کاوعدہ فر مایا کیونکہ عقل خود بھی سب سے زیادہ محترم مخلوق تھی۔ جیسے امام جعفر صادق مطیع سے مروی ہے:

وَعِنَّ تِي وَجَلاَلِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً أَعَنَّ عَلَيَّ مِنْكَ، أُوَيِّدُ مَنْ أَحْبَبْتُهُ بِكَ (20)

خداوندعالم نے عقل سے ارشاد فرمایا: میں نے تجھ سے زیادہ عزیز ترین کوئی مخلوق پیدانہیں کی پس جو تجھ سے محبت کر سے گامیں بھی اس کی تائید کروں گا۔

حدیث قدی میں وار دہے کہ اللہ تعالٰی نے عقل کاامتحان لینے کے بعد فر مایا:



مَا خَلَقْتُ خَلْقاً هُوَ أَكْمَ مُ عَلَى مِنْكَ - (21)

میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدانہیں کی جومیرے نز دیک تجھ سے زیادہ ہا کرامت ہو۔

عزت وتکریم کوئی ایسی چیز نہیں جسے زبر دسی ممکن بنایا جاسکے بلکہ یہ ایک وجدانی کیفیت کانام اور ایک معیار کا تصور ہے پس جن میں وہ معیار اور کیفیت ہوں گی اس کی عزت واحترام کرنے پر مجبور کریں گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے عقل میں بھی وہ انگیزہ پایا جو قابل احترام و تحسین تھا توقسمیں اٹھا کہ ہا کہ میں نے عقل کو اپنی باقی تمام ترمخلو قات پر کر امت بخشی اور عزو شرف کا تاج پہنایا ہے۔ کیونکہ بید شکلات میں ہمنوا، راہنما اور حکم پر طبع و فرما نبر دار ہے سی تسم کا تر دد کرنے والی نہیں پس اللہ تعالیٰ نے آنے ماکش اور اس میں کام یائی کی وجہ سے اسے یہ کمال بخشا۔

### اطاعت وفرمانبر داري

جليل القدر راويوں پر شتمل حديث امام محمد باقر الطِّ سے منقول ہے:

لَبَّا خَلَقَ اللَّهُ ٱلْعَقْلِ اِسْتَنْطَقَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ، فَأَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَدْبِرْ، فَأَذْبَرِ (<sup>22)</sup>

اللہ تعالیٰ نے جب عقل کوخلق کیا تواسے قوت گویائی عطاکی اور فرمایا کہ آگے جگی جا تو وہ آگے آگئ پھر حکم دیا کہ ہیجھے چلی جا تو وہ پیچھے جلی گئ تب اللہ تعالی نے فرمایا مجھے اپنے عز وجال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز پیدائہیں گ۔ عقل میں ایک اہم ترین عضر اطاعت اور فرما نبر داری کا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے عقل کو باقی تمام تر کمالات اور نعمتوں سے نواز اکیو نکھ تھی ہی ہے ، وات احدیت کی معرفت اور وق سے نواز اکیو نکھ تھی ہی ہے ، وات احدیت کی معرفت اور وق وہالی کے مابین تمیز کر ناسمجھاتی ہے۔ اس عنوان پر گئی ایک اخبار موجو دہیں جن میں عقل کو اطوع یعنی خدا کی سب سے زیادہ تابع اور فرما نبر دار مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ عقل سے بیم مجبت در حقیقت اس کی اطاعت اور فرما نبر داری کے سبب تھی جبکہ مقابل تابع اور فرما نبر دار مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ عقل سے بیم مجبت در حقیقت اس کی اطاعت اور فرما نبر داری کے سبب تھی جبکہ مقابل میں جہل کوخلاق کیا اور ان کا اس بیان سے ان کے پس پر دہ یہی عامل کا فرما تھا۔

### عقل کی اہمیت

قرآن مجید میں افلا تعقلون ، نقوم یعقلون ، لاولی الباب ، اولی النظی جیسے الفاظ کے ساتھ بارہا خطاب ہواہے اور تواتر معنوی کی حد تک اخبار ائمہ علی عقل کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ نظام زندگی کا دار و مدار انسان کی عقل پر ہے جس کے ذریعے اپنے امور کی تدبیر ، لوگوں سے میل جول کے آ داب اور صانع حقیقی کی معرفت حاصل ہوتی ہے عقل حقائق تک رسائی ، معارف اور احکام کے ادر اک کا سرچشمہ اور پر ور دگار عالم کی نعمت عظمی ہے۔ امام جعفر صادق بھے سے روایت ہے:

إِذَا أَرَا دَاللَّهُ أَنْ يُزِيلَ عَنْ عَبْدٍ نِعْمَةً كَانَ أَوَّلُ مَا يُغَيِّرُ مِنْهُ عَقْلَهُ (23)

جب الله تعالیٰ اینے بندے سے سی نعمت کو جھیننے کاار ادہ کر تاہے توسب سے پہلے اس کی عقل زائل کر دیتا ہے۔

کلام الہی میں عقل کے بارے میں دوسم کی آیات ہیں ایک وہ جن میں صاحبان عقل کی مدح وستائش کی گئی ہے جبکہ کافی ساری آیات میں بےعقلوں کی مذمت موجود ہے عقل کی عظمت کے لیے اتنا کافی ہے کہ جب سی کی طرف اس کی نسبت دی جائے تو وہ خوش ہوجا تا ہے اور اس کے عدم کی نسبت سے ناراحتی کا احساس کرتا ہے۔

وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُونَ - (سوره يونس100:100)

جولو عقل سے کام نہیں لیتے اللہ انہیں پلیدگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

مفسرین نے یہاں پلیدگی سے مرادشک و تر دولیا ہے جس کے سبب انسان تو ہمات اور خیالات کی دنیا میں سرگر داں رہتا ہے اور کوئی محکم فیصلہ کرسکتانہ ہی کوئی کام پایتہ کی انجیاں تک انجام دے سکتا ہے۔ گویاد نیوی واخر وی زندگی میں کامیابی و کامرانی میں عقل کامرکزی کر دار ہے۔ اگر چیقل کی اہمیت و ضرورت زندگی کے ہر شعبے میں روز روشن کی طرح عیاں ہے مگر ہم چند ایک پہلوؤں کوسپر دفلم کریں گے۔

## نجات اور كاميابي كى ضامن

ارشاد ربانی ہے:

وَقَالُوْالُوْكُنَّانَسْمَعُ أَوْنَعْقِلُ مَاكُنَّا فِي آصُحْبِ السَّعِيْرِ - (سوره ملك 67:10)

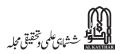
اور وہ کہیں گے:اگر ہم سنتے یاعقل سے کام لیتے تو ہم جہنمیوں میں نہ ہوتے۔

کرہ ارض پر انسان کسی بھی خطے یا فد ہب نے علق رکھتاہوتی کہ وہ لادین ہی کیوں نہ ہوسب کا پنی کامیا بی کے لئے دن رات کوشاں رہنا مشترک ہے۔ مگر اپنے مقاصد میں کامران وہی ہوسکتا ہے جو ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ سوچ سکتا ہو ہوقوت نظر انسان کو عقل عطاکرتی ہے۔ آبہ مجیدہ میں بھی نا کام اور نامرادلوگوں کی آخری خواہش کو بیان کیا گیا ہے جنہوں نے ضرورت کے وقت نجات دہندہ عقل کو لیس پشت ڈال دیا اور اس کی مخالفت پر بعد میں پچھتا رہے ہیں جیسا کہ حدیث نبوی بھی میں ہے:

السَّتَرْشُدُوا اَلْعَقُلَ تُرْشَدُوا وَلاَ تَعْصُوهُ فَتَنْدَهُوا -(24)

عقل سے راہنمائی طلب کرو تو تمہیں ہدایت دے گیاس کی نافر مانی نہ کر ناوگر نہ پشیمان رہوگے۔

ا یک شہرہ آفاق مقولہ ہے "جس کے پاس خو دیجھ نہ ہووہ دوسروں کو کیسے عطا کرسکتا ہے "حدیث میں عقل سے راہنمائی اور اس کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے گویا کہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عقل پہلے سے امتحان سے گزر کر کامیاب ہوچکی ہے لہذا



اب جو بھی اس کومرشد وہادی بنائے گابیہ اسے نجات اور فلاح دے گی۔ پیغیبر اکرم ﷺ کی حدیث مبار کہ ہے: مَا اِسْتَوْدَعَ اَللَّهُ عَبْداً عَقْلاً إِلاَّ اِسْتَنْقَذَهُ وَبِهِ يَوْماً۔ (25) الله تعالیٰ نے کسی بندے کو عقل عطانہیں کی حتی کہ اسے ایک دن نجات دلادے گی۔

#### ربان قاطع (Authentic Evidence)

امام موسیٰ کاظم اللہ سے روایت ہے:

يَا هِشَامُ إِنَّ بِلَّهِ عَلَى اَنَّاسِ حُجَّتَيْنِ حُجَّةً ظَاهِرَةً وَ حُجَّةً بَاطِنَةً، فَأَمَّا اَنظَّاهِرَةٌ فَالرُّسُلُ وَ اَلْاَنْبِيَاءُ وَ اَلْاَبِتَّةُ عَلَيْهِمُ اَلسَّلَامُ ، وَ أَمَّا اَثْبَاطِنَةُ فَالْعُقُولُ ـ (26)

اے ہشام!لوگوں پرخدا کی طرف سے دوشم کی ججت ہیں ایک ظاہری اور دوسری باطنی انبیاء ﷺ، رسول ﷺاور ائمہ ﷺ جت ظاہری ہیں جبکہ عقل جت باطنی ہے۔

دلیل وبر ہان کی اہمیت کسی زمانے میں کم نہیں ہوئی بلکہ روز بروزعیاں ہوتی جارہی ہے جدید کملی اور سائنسی پیشرفت کے دور میں دلیل و خطق کی ضرورت اور زیادہ آشکار ہوگئی ہے۔انسان تمام تر دلائل کی توجیہ کرسکتاہے مگر عقل کے سامنے بے بس نظر آتا ہے شاید اسی وجہ سے خداوند عالم نے عقل کو انسان کے لیے ججت اور دلیل قرار دیا ہے قرآن مجید میں متعد دبار توحید کے متعلق فرمایا: کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟ یعنی عقل ہی خدا کے راستے کی طرف ہماری را ہنمائی کرتی ہے۔

اس کے علاوہ بھی روایات ہیں جن میں عقل کو انبیاء ورسل کے ہمراہ جحت قرار دیا ہے۔ ہردور میں لوگوں پر خدا کی طرف سے جست اسساج کی تہذیب، ثقافت اور تدن کے مطابق رہی ہے جس معاشر نے میں لوگوں کے اذہان میں غالبی عضر موجود تقاللہ تعالی نے اسی کو درجہ کمال کے ساتھ ان پر ججت قرار دیا جیسا کہ هزیت موسی اللہ تعالی نے اسی کو درجہ کمال کے ساتھ ان پر ججت قرار دیا جیسا کہ هزیت موسی اللہ تعالی نے دور میں سر تی آئی ہے علی وشعور کے زمانے میں طب اور آپ سے کے عصر میں بلاغت تھی جبکہ دور حاضر میں جہاں علم کی قدر وقیت میں ترقی آئی ہے علی وشعور کی منزلت بڑھنے لگی توخد انے اس کو راہنما بنادیا۔ ابن سکیت کی امام علی رضا لیا سے جابن سکیت نے سوال کیا کہ آج کل پھر مخلوق پر ججت کیا ہے؟ تو امام اللہ نے فرمایا:

ٱلْعَقْلُ يُعْرَفُ بِهِ ٱلصَّادِقُ عَلَى ٱللَّهِ فَيُصَدِّقُهُ لِـ (27)

اس زمانے میں عقل ججت ہے جس کے ذریعے اللہ کی طرف سے پچ گوئی کرنے والا پیچاناجا تاہے اور عقل اس کی تصدیق کرتی ہے۔

دوسرے مقام پرامام جعفر صادق اللہ سے مروی ہے:

حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ النَّبِيُّ وَالْحُجَّةُ فِيمَا بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَيْنَ اللَّهِ الْعَقْلُ (<sup>(28)</sup>

نبی خدا کی طرف سے بندول پر جحت ہیں اور اللہ اور بندول کے درمیان جحت عقل ہے۔

انبیاء ﷺ انسانوں کو خداشاسی اور اعتقاد کے بعد ہدایت اور نجات کی طرف لے جاتے ہیں لیکن خود خداشاسی اور انبیاء کی معرفت اور برحق ہونے کے لیے سی ایسے ہادی اور دلیل کی ضرورت ہے جوہمیں خداشاسی اور اس کے انبیاء کی صداقت کی طرف را ہنمائی کرے اور وہ ہادی و دلیل عقل ہے اسی لیے اللہ نے بندوں اور خدا کے مابین عقل کو جحت قرار دیا ہے اور یہی عقل قیامت کے روز خدا کی بندوں پر جحت ہوگی جس کے ذریعے ایمان وعقیدے کی بازیرس ہوگی۔

## جزاءاورسزاكي كسوثي

عقل وہ نعمت ہے جس کے سبب دوسری مخلو قات سے انسان کی حیثیت ممتاز اور جدا گانہ ہوجاتی ہے۔ چونکہ احکام و دساتیرالہیہ کامکلف صاحب عقل کو قرار دیا گیااور بے عقل کومر فوع القلم شار کیا گیا ہے لہذائیکی اور معصیت کی انجام دہی پر ثواب و عقاب کامعیار بھی عقل ہی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ سے روایت ہے:

إِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَجُل حُسْنُ حَالِيهِ فَانْظُرُوا فِي حُسْنِ عَقْلِهِ فَإِنَّمَا يُجَازَى بِعَقْلِه - (29)

۔ جب تمہارے پاس سی شخص کے اجھے حال کی خبر پہنچ تواس کی عقل کو دیکھو کیونکہ لوگوں کوان کے عقلوں کے مطابق جزاء وسزادی جائے گی۔

دوسرى روايت ميس امام محمر باقر الطيلات منقول ہے:

انسان کو ثواب وعقاب اس کے عقید ہے اور نیت کے حساب سے ملے گااور اعمال کی کثرت و قلت کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں جیسا کہ قصد تخلیق انسان میں عبادت یعنی معرفت قرار دی گئی ہے جس کا منبع اور ذریعی قل وخر دہے کیونکہ ہر شخص اپنی عقل کے مطابق تعقل و تدبر کر تااور عرفان حاصل کر تاہے بغیر علم و شعور کے انجام دیا جانے والاعمل انسان کے لیے وبال جان بھی بن سکتاہے جبکہ ہو ش وخر د کے فیصلے تقدیر ساز ہوتے ہیں بہی وجہ ہے کہ اعمال کا تراز وانسان کی عقل کو قرار دیا ہے اور قرآن حکیم میں بار بارغور و فکر کی دعوت دی گئی ہے آخرت میں ثواب و عقاب میں اس عقل کا اہم اور مرکزی کر دار ہونا فقط دین احکام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ بیر و بیمیں ساج میں بھی یہ دیکھنے کو ماتا ہے۔

### راہنمائے زندگی

امام على عليِّ نے فرمايا:



ٱلْعَقْلُ أَقْوَى أَسَاس-(31)سبسے مضبوط بنیاد عقل ہے۔

نشیب و فراز ہماری زندگیوں کا حصہ ہیں کامیا بی ملی ہے تو نا کا می بھی مقدر ہن کتی ہے ، بیاری ہے تو تندرست بھی ہوسکتا ہے ، آج حاکم ہیں تو کل محکوم بھی بنیں گے غرض ہر طرح کی تبدیلیاں رونم ہوسکتی ہیں مگر ان دگر گوں حالات و واقعات میں انسان کو صبر واستقامت اور استقلال و پامر دی کے ساتھ کھڑے ہو ناعقل سکھاتی ہے کیونکے قلی جتنی مضبوط ہوگی قوت فیصلہ اتن ہی محکم ہوگی اور حالات سے مقابلہ کر نااتناہی آسان گا۔ خداوند عالم نے اپنی نعمات کا شار کیا اور انسان کوغور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں اس سے بیتی ماتا ہے کہ فقط نظر اور دیکھنا کافی نہیں بلکہ ان نشانیوں سے خدااور اس کی باقی مخلوق کی حقیقت تک رسائی ناگزیر ہے اور رہیاریا بی کر انے والا جو ہر عقل ہے۔ جبیسا کہ قر آن کر کم میں ارشاد خداوندی ہے:

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْأَيْتِ لِقَوْمِ يَعْقِلُونَ \_ (سورهروم 30:32)

عقل رکھنے والوں کے لیے ہم اسی طرح نشانیاں کھول کھول کربیان کرتے ہیں۔

مزیدوضاحت کے لیے امام جعفر صادق ﷺ کی اس حدیث کاذ کر بھی فائدہ سے خالی نہیں جس میں آپ نے فرمایا: اَلْعَقُلُ دَلِیلُ ٱلْمُؤْمِن \_ (32)عقل مؤن کی راہنما ہے۔

راہنما کا کام فقط راستہ بتانا نہیں ہو تابلکہ وہ انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں یعنی کامیابی سے ہمکنار کراتے ہیں پھر عقل کومؤن کی راہنما قرار دیا ہے جن کو قرآن میں فتح یاب کہا گیا ہے یعنی عقل بامراد اور فتح مندلوگوں کی پیشر و ہے۔ جبکہ بعض احادیث میں ہے کہ مؤن کی فراست سے بچو کیونکہ بینورخد اسے مراد بعض احادیث میں ہے کہ مؤن کی فراست سے بچو کیونکہ بینورخد اسے مراد وہی عقل ہے کے دنیل میں بیان گزر چکا ہے کہ اللہ نے عقل کو اپنے نور سے بیدا کیا پھراس کومؤن کے لیے راہنما قرار دیا تا کہ وہ الٰہی نظرر کھے یعنی دور اندیثی اور بصیرت کی نگاہ سے دیکھے جو کہ حقیقی راہنما ہوتی ہے۔

## سرچشمه فيوضات الهي

امام على الطِّلاِ سے روایت ہے:

ھَبَطَ جَبُرَبِيلُ عَلَى آدَمَ فَقَالَ يَا آدَمُ إِنِّى أُمِرْتُ أَنُ أُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلاَثِ فَاخْتَرُها (33) جبرائيل امين، حضرت آدم ليلا كي پاس آئے اور عرض كى! مجھے هم ديا گيا كه آپ كوتين چيزوں ميں سے سى ايك كے لينے كا اختيار دوں پس اپنے ليے كوئى ايك چن ليجي آدم ليلا نے پوچھاوہ تين كيا ہيں؟ جبرائيل نے كہا عقل حياء اور دين حضرت آدم ليلانے كہا ميں نے عقل كو لے ليا تو جبرائيل نے حياء اور دين سے كہا كتم دونوں عقل كوچھوڑ كر واپس جاؤانہوں نے كہا: اے جبرائيل ہمارے ليے تكم ہے كہ عقل كے ہمراہ رہيں وہ جہاں بھى ہو پھر جبرائيل نے كہا: تمہار امقام ومرتبہ يہى ہے اور

#### آسان کی طرف چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم پر ان گنت احسانات کیے جہاں اس کی مادی ضروریات کو پور اگر نے کے لیے محبت کے ساتھ رشتہ بنائے وہاں اس کی سابھی ومعنوی ضرور توں کے بیش نظر آئین زندگی اور دستور بندگی عطا کیا اور اسے اپنالیہ ندیدہ دین قرار دیا جس کی اساس شرم وحیاء پر رکھی۔ روایات معصومین کی کامستفاد ہے کہ شس کے پاس حیاء نہیں اس کادین بھی نہیں۔ لیکن ان نعمتوں کا منبع عقل کو قرار دیا کیونک عقل کے بغیر ان کا حصول ممکن نہیں تھا اس لیے کہ عقل بی دین بین کی طرف رشد وہدایت کرتی ہے شرم حیاء کا احساس دلاتی ہے جبکہ بے حیاء اور لاابالی قسم کے شخص کو کوئی پر وانہیں ہوتی کہ اسے کیا کہا جارہا ہے یا وہ کیا کہد رہا ہے کیونکہ اسے برائی اور اچھائی کا شعور نہیں رہتا نعمات خداوندی چاہے دین ہو، احکام ہوں یا معرفت سے کیا جاسکتا ہے:

أَسَاسُ اَلدِّينِ بُنِيَ عَلَى اَلْعَقْلِ وَ فُرِضَتِ اَلْفَرَابِضُ عَلَى اَلْعَقْلِ وَرَبُّنَا يُعْرَفُ بِالْعَقْلِ وَ يُتَوَسَّلُ إِلَيْهِ بِالْعَقْلِ وَ اللهِ الْعَقْلِ وَرَبُّنَا يُعْرَفُ بِالْعَقْلِ وَيُتَوَسَّلُ إِلَيْهِ بِالْعَقْلِ (34) اَلْعَاقِلُ أَقْرَبُ مِنْ رَبِّهِ مِنْ جَبِيعِ الْمُجْتَهِدِينَ بِالْعَقْلِ (34)

دین کی بنیادعثل پر قائم ہے، فرائض کو بھی عقل کی بناء پر واجب کیا گیاہے،صانع حقیقی کی معرفت اور اس تک پہنچنے کاوسیلہ بھی عقل ہے نیز عقلند دیگر کوشش کرنے والوں کی نسبت عقل کی وجہ سے خدا کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

دین کی ابتداءاس کی معرفت ہے اس کابنیادی سرچشمة قل ہے کیونکہ خداوند عالم نے اکثر قر آن مجید میں جہال اپنے وجود ووحد انیت کی بات ہے وہال صاحبان عقل کو مخاطب کیا ہے جب کہ اس کا انکار کرنے والوں کے ضمیر کو جھنچھوڑا ہے اور انہیں بے عقل قرار دیا ہے۔ پس جس دین کی ابتداءاور اساس کا ہجھنا بھی عقل پرمو قوف ہو تو اس کی عمارت بغیر عقل کے بھلاکیسے قائم رہ سکتی ہے۔

### انسان کی قدروقیت

#### امام جعفر صادق الله ارشاد فرماتے ہیں:

سَيِّدُ ٱلْاَعْمَالِ فِي ٱلدَّارَيْنِ ٱلْعَقُلُ وَلِكُلِّ شَيْءِ دِعَامَةٌ وَدِعَامَةٌ ٱلْمُؤْمِنِ عَقُلُهُ فَبِقَدُرِ عَقْلِهِ تَكُونُ عِبَادَتُهُ وَ(35) دونوں جہانوں میں بہترین ملطل کا ہے ہر چیز کا کوئی ستون ہوتا ہے مؤن کا ستون اس کی عقل ہے اور اپنی عقل کی مطابق ہی اس کی عبادت ہوتی ہے۔

روایات میں اہل کا ورعقل دونوں کے بارے سید وسر دار کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں یعنی ذوات مقدسہ میں جیسے اہل بیت ک بیت کا کوسیادت وسر داری کی حیثیت حاصل ہے اسی طرح اعمال میں سے قتل کے ذریعے انجام دیے جانے والے عمل کو برتری حاصل ہے۔



دوسرایی کہ امام ﷺ نے انسان کی و قعت میں عقل کو مرکزی حیثیت دی ہے جس طرح ستون کے بغیر عمارت منہدم اور بے قیمت ہوجاتی ہے اس طرح بغیر عمال کے انسان کی بھی کوئی ارزش نہیں رہتی۔بشر کی و قعت اس میں پائے جانے والے کمال سے عیاں ہوتی ہے پس انسان جتنابا ہنراور باصلاحیت ہوگا مستقبل کے لیے اتنے حوالے رقم کرے گااور بہترین آثار جھوڑے گاجواس کے مقام ومنزلت کے عکاس ہوں گے جبکہ شت خاکی میں پایا جانے والا یہ کمال اور ہنر عقل ہے جبیسا کہ امیر المومنین ﷺ کا فرمان ہے:

ٱلْعُقُولُ أَيِدَةُ ٱلْأَفْكَادِ ـ (36) عقليس فكرول كي امام ﷺ اور را بنما ہوتی ہیں۔

تمام کاموں کے پس منظر میں فکر کارفر ماہوتی ہے جس کی نگر انی عقل کرتی ہے پس عقل جتنی اعلیٰ اور بلند ہوگی وہ فکر اور اس سے انجام پانے والا کام بھی اتناہی عالی اور ممتاز ہوگا۔ جبکہ بے عقل کی ہلاکت پہل انگیز ہے۔

### خداشاس مين عقل كاكر دار

ارشاد باری تعالی ہے:

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَابَيْنَهُمَا لِإِن كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ \_ (سوره شعراء26:26)

حضرت موکی کے نہا: مشرق و مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کارب ہے اگرتم عقل رکھتے ہو۔
قرآن کریم میں خدا کی شاخت کے لیے ہمیشہ صاحبان عقل کو خطاب کیا گیا ہے اور عقل بر اہین بیان پیش کیے گئے ہیں۔ آبیہ مجیدہ میں عقل کو خدا شاہی کے لیے لابد اور ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یہ خدا کی معرفت کاذریعہ اور اس تک رسائی کاوسیلہ مجیدہ میں عقل کو خدا شاہی کے لیے لابد اور ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یہ خدا کی معرفت کاذریعہ اور اس تک رسائی کاوسیلہ کے انسان جب انفس و آفاق پر نگاہ کرتا ہے تو ہزار و ل عجائبات کامشاہدہ کرتا ہے ، عقل ان میں غور و فکر کرتی ہے ان اشیاء کی علت اور سبب تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے اور بالآخر اس کی تمام خوبیوں ، خامیوں حتی کہ صالغ کو بچپان لیتی ہے۔

لیس زمین و آسمان کے مابین تمام موجو دات ، نہروں اور دریا و ک کا مخصوص سمت میں بہنا، سمند رمیں کشتیوں کا چلنا، موسموں کا وقت پر بد لتے رہنا، چاند اور سورج کا مقررہ وقت پر طلوع و غروب ہو ناجب اسے شخطم نظام کو آئکوہ دیکھتی ہے تو عقل اس کے ناظم کی طرف سے کھکاضر و رمحسوس کرتی ہے بینی اور اضطراب محسوس کرتی ہے اس کی حقیقت معلوم کر کے عقل اس کے ناظم کی طرف سے کھکاضر و رمحسوس کرتی ہے اس کی حقیقت معلوم کر کے سکون اور اطمینان کرتی ہے۔ اس بابت محدث نوری نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ اہل نجران میں سے ایک نصرانی مدیش میں موجاؤ ، عقل مند وہ ہے جو اللہ کی وحد انیت کالقرار کر سے اور اس کی خاطر میں ہے تو اللہ کی وحد انیت کا قرار کر سے اور اس کی طاعت کر ہے۔ آپ پھٹے نے اس کی ملامت کی اور فر مایا : خاموش ہوجاؤ ، عقل مند وہ ہے جو اللہ کی وحد انیت کا قرار کر سے اور اس کی کا طاعت کر ہے۔



### شفاعت كرنے والا

جس طرح عقل کو انبیاء ﷺ کے ساتھ جمت باطنی قرار دیا تھا بعینہ اسے حق شفاعت کی اجازت دی گئی ہے حضور اکرم ﷺ سے ایک طولانی حدیث میں ذکر ہے کہ عقل نے جب ایک ہزار سال سجدہ کیا تواللہ تعالی نے فر مایا اپناسراو پر کرواور جو مانگوعطا کروں گااور جس کی سفارش کرو گے قبول کروں گالپس عقل نے سراٹھایا اور کہا: معبود! مجھے جس کے لیے پیدا کیا ہے اس کی شفاعت کا سوال کرتی ہوں:

قَالَ اَللَّهُ جَلَّ جَلاَلُهُ لِيلاَ مِكَتِهِ أُشُهِدُكُمُ أَنِّى قَدْ شَفَّعْتُهُ فِيبَنْ خَلَقْتُهُ فِيهِ - (38) خداوندعالم نے ملائکہ سے کہا:تم گواہ رہناجس مخلوق میں جوعقل بناؤں گااس کااسے حق شفاعت دیا ہے۔

## مراتب عقل

پروردگارعالم نے کر دارض پرگونا گوں مخلوقات کولباس آفرینش پہنایاان میں سے انسان کواشرف المخلوقات قراردیااس کی ہدایت کے لیے بند وبست کیا انہیں میں سے رسول مبعوث کیے اور باطن میں عقل جیسی نعمت بخشی جو ہمیشہ انسان کو صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی ہدایت کرتی رہتی ہے جس طرح ان رسولوں میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور مختلف درجات پر فائز کیااس طرح عقل کے بھی مرا تب و درجات تشکیل دیے اور مخلوقات کی حیثیت اور بساط کے لحاظ سے ان میں تقسیم کی حتی کہ خو د انبیاء بھی میں بھی عقل کے مرا تب ہیں اور ان میں سب سے اشرف اور عقل کل کا درجہ حضرت محمل کو عطا کیا ۔ جبکہ دیگر لوگوں میں بھی عقل تھاوت کی رتبہ بندی موجو دہے جس پر دلیل اسحاق ابن عمار کی بیر روایت ہے۔ جبکہ دیگر لوگوں میں بھی عقلی تفاوت کی رتبہ بندی موجو دہے جس پر دلیل اسحاق ابن عمار کی بیر روایت ہے۔ مملل راوی نے امام جعفر صادق بھی سے عرض کی میرے پاس ایک شخص آ یا میں نے اس سے تصور ٹی تی بات کی جبکہ اس نے محمل کی ہو ایک اور سے میں نے کہا ہو کی جبکہ اس نے محمل کی جبکہ دور سے جس کی میں بید اہو کی تیسر اوہ ہے جے بڑا ہونے کے بعد عمل اس کی نظف کے ساتھ خلق ہو کی جبکہ دوسر ہے خص کی عقل اس کی عقل اس کی شعل میں بید اہو کی تیسر اوہ ہے جے بڑا ہونے کے بعد عقل میں بید اہو کی تیسر اوہ ہے جے بڑا ہونے کے بعد عقل ملی۔ (39) ساتھ خلق ہو کی جبکہ دوسر ہے خص کی عقل اس کی مال کے شکم میں بید اہو کی تیسر اوہ ہے جے بڑا ہونے کے بعد عقل ملی۔ وقت کے بعد عقل ملی۔ وقت کی بعد عقل میں بید اہو کی تیسر اوہ ہے جے بڑا ہونے کے بعد عقل ملی۔ وقت کی بعد عقل میں بید اہو کی تیسر اوہ ہیں جب بڑا ہونے کے بعد عقل ملی۔ وقت کی بعد عقل میں بید اہو کی تیسر اوہ ہیں جب بڑا ہونے کے بعد عقل میں بید اہو کی تیسر اوہ ہی جب بڑا ہونے کے بعد عقل میں بید اہو کی تیسر اوہ ہی جب بڑا ہونے کے بعد عقل میں بید اہو کی تیسر اوہ ہے جب بڑا ہونے کے بعد عقل میں بید اہونی تیسر کی تیسر کی میں بید اہونی تیسر کی تعلی اس کی میں بید اہونی تیسر کی تیسر کی سازی کیا کو تعلی اس کی تعلی اس کی

# فلسفى مراتب

علامہ الطباطبائی رقم طراز ہیں کفلسفیوں نے عقل کو چار مراتب میں تقسیم کیا ہے: عقل ھیولانی، عقل بالملکہ ، عقل بالفعل اور عقل مستفاد جبکہ علامہ مازند رانی مزید دو کااضافہ کرتے ہیں عقل فعال اور عقل مجرد (40) انسان کا نفس تمام معقولات سے خالی ہوتا ہے بیقل کا پہلامرتبہ ہے اور اسٹے علی ھیولانی کہتے ہیں ، پھرنفس بدیبی تصورات اور تصدیقات کاادراک کرتا ہے



اسے قتل بالملکہ کانام دیا ہے اور بید دوسرامرتبہ ہے تیسرے میں عقل بالفعل ہے جس میں بدیہات سے نظریات میں غور وفکر کرتا ہے اور نتیجہ نکالتا ہے پھر بدیہی اور استنباطی طریقوں سے حاصل ہونے والے نتائج کو عالم وارض وساء کے حقائق کے ساتھ ملا تاہے بیہ چوتھامرتبہ ہے جیے قتل مستفاد کہتے ہیں۔(41)

# قرآن وسنت كى روشنى ميں

انسان پھر کی طرح نہیں ہے کہ جیسے پیدا ہوااس حالت میں ہی فناہو گابلکہ نشوہ نما پر ورش کی استعداد رکھتا ہے وہ اپنی زندگی کے مراحل گزار تاہے بچپین، لڑکین، جو انی، بوڑھا پااور ازل عمر تک کاسفر طے کرتا ہے۔ ان تمام تبدیلیوں میں اس کا عقلی رشد و بلوغ بھی یکسال نہیں رہتا بلکہ بڑھوتری اور فرسودگی کی زدمیں رہتا ہے۔ اگر چیمرا تب عقل مختلف پہلوؤں سے بیان کیے گئے ہیں تاہم ان سب کاذکر اس مختصر مقالے میں ممکن نہیں لہذا ادوار حیات کے لحاظ سے قتل کے مدارج کاذکر کیا جاتا ہے۔

### سمجھ پوچھ

ارشادباری تعالی ہے:

وَ الَّذِيْنَ لَمُ يَبُلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ۔ (سورہ نور 24:84)وہ بچے جو ابھی تک بلوغ کی حد کونہیں پہنچ۔
یعقل کا پہلا مرتبہ ہے مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت میں حلم سے مراد ایسے بچے ہیں جو بالغ تو نہ ہوئے ہوں مگر اچھے برے
کی تمیز کر ناجانتے ہوں یعنی ممیز ہو۔ بچے کا ذہن پہلے خالی البال ہوتا ہے وقت گزر نے کے ساتھ ساتھ وہ مختلف لوگوں کی
باتیں سنتا ہے ان کے بارے میں سوچتا ہے اس طرح غیرار ادی اور لا شعوری طور پر اس کی ذہنی تربیت ہوتی رہتی ہے جس
سے اچھائیوں اور برائیوں کی سمجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے اور اپنے نقع و نقصان کو پہچا نے لگتا ہے۔ بیمرحل تقریبا چو دہ سال کی عمر
تک مکمل ہوجاتا ہے۔

### رشدعقلي

خداوندعالم نے پتیموں کے اموال کا تھم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنْ اَنَسْتُهُمْ مِّنْهُمْ رُشْدَا فَادْفَعُوۤ الِکَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ۔ (سورہ نساء4:6) اگرتم ان میں رشدعقلی پاؤتو ان کے اموال ان کے حوالے کر دو۔ ادوارعقل میں سے بیاہم ترین اور تقدیر سازم حلہ ہے اس مرحلے میں انسان پر بہت ی ذمہ داریاں عائد ہوجاتی ہیں وہ بچپن کی آزادی سے نکل کر بچھ احساسات کا بوجھ محسوس کرنے لگتاہے تکالیف شرعیہ اور مالی معاملات اس کے حوالے ہوجاتے ہیں اس لیے قرآن مجید نے بھی پہلے آزمانے کی بات ہے اور بلوغ کے ساتھ عقل کی پختگی کو شرط قرار دیا ہے کیونکہ یہ انسان کے رشد کی اساس ہے جس پر عقلی ارتقاء استوار ہوتا ہے بعض روایات میں اٹھارہ برس کی عمر بیان ہوئی ہے کہ بیمرحلہ اٹھارہ برس کی عمر میں ہوتا ہے جس میں جسم تنومند اور عقل بالغ ہونے لگتی ہے۔ سورہ قصص میں بیمرحلہ حضرت موسی کے بارے میں بھی ذکر ہوا ہے۔

### عقل كارتقاء (Evolution)

عقلی نشو ونما کا آغاز اگرچہ بچپن سے ہی ہو تاہے مگر اس کااستحکام شباب کے زمانے میں ہو تاہے جبیبا کہ امیر المؤمنین ملطلانے فرمایا:

> يُسْتَكُمَلُ عَقْلُهُ فِي ثَمَانٍ وَعِشْمِينَ سَنَةً فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَبِالتَّجَارُبِ - (42) مردى عقل الهائيس سال كى عمر ميس كامل موتى ہے اور اس كے بعد وہ تجر بات حاصل كرتا ہے۔

جوانی زندگی کاسنہ کی ترین وقت شار کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں انسان جسمانی اور اعصابی طور پرمضبوط ہوتا ہے کام کی سکین کے باوجو دکم تھکتا ہے سوچ و بچار کی صلاحیت بھی اس کے بدن کی طرح راسخ ہوتی ہے۔ عقل کے اس مرہے کی اہمیت اس وجہ سے بھی زیادہ ہے کیونکہ انسان کی فکر کے ساتھ اس کے تجر بات بھی ساتھ دینا شروع کر دیتے ہیں یوں وہ الن دونوں قوتوں کے گھر جوڑ ہے محکم فیصلے کرتا ہے بعض روایات میں اٹھائیس کی بجائے پینیتیس سال کی عمر بیان کی گئے ہے یعنی اٹھائیس یا پینیتیس سال کی عمر بیان کی گئے ہے یعنی اٹھائیس یا پینیتیس سال کی عمر تک انسان عقل کے بل ہوتے پر فیصلے کرتا ہے اور نظام زندگی چلاتا ہے اس کے بعد اس کار شرعملی تکامل سے کام لینا شروع کر دیتا ہے اور تجر بات کی دنیا میں وار د ہوجاتا ہے پھر وہ اپنی عقل کے ذریعے حاصل شدہ تجر بات کی روشنی میں اینے امور کی تدبیر کرتا ہے۔

# عقل كاشباب

مخلوقات میں سے انسان ویسے بھی سب سے الگ مقام کا حامل ہے پھر عقل اس سے بھی جداحیثیت رکھتی ہے انسان کے تمام اعضاء وجوارح عمر کے ساتھ ساتھ کمزور اور نا تواں ہو ناشروع ہوجاتے ہیں جی کہ ساٹھ سال تک سہارے کی ضرورت بھی پڑتی ہے مگر عقل اس عمر میں شباب کو پہنچتی ہے اٹھا کیس یا پینیتیس سالہ تحمیل کے بعد جب سلسل تجر بات سے گزرتی ہے تو وہ اپنے جو بن اور عروح پر نظر آتی ہے۔ امام جعفر صادق بھے سے مروی ہے:

یزید کو عقل کا الدَّ جُلِ بَعْدَ اَلْاَ دُبَعِینَ إِلَی خَنْسِینَ وَ سِتَّینَ ثُمَّ یَنْقُصُ عَقْلُهُ بَعْدَ ذَلِكَ۔ (43)



مرد کی عقل چالیس سال کے بعد بچپاس، ساٹھ سال کی عمر تک زیادہ ہوتی ہے اس کے بعد کم ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ مشاہدات و تجربات ہماری زندگیوں میں نہایت اہم کر داراد کرتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں اس بیس سال کی عمر میں بڑی کاریگر ثابت ہوتی ہیں اس لیے انسان خود جب بڑھا ہے کی حالت میں پہنچتا ہے تو اس کی عقل جو ان اور مضبوط ہوتی ہے اسی لیے امام علی ملیلانے فرمایا:

رَأْىُ ٱلشَّيْخِ أَحَبُّ إِلَىّٰ مِنْ جَلَدِ ٱلْغُلاَمِ - (44)

بوڑھے کی رائے مجھے جوان کی ہمت سے زیادہ پیند ہے۔اس وجہ سے کہ اس عمر میں عقول کامل اور جوانی کی حالت میں ہوتی ہیں۔

# عقلی فرسود گی

عقلی فرسود گی کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَنْ نَّعِيِّرُ لاَنْنَكِّسُهُ فِي الْخَلْقِ أَلَا يَعْقِلُونَ ـ (لي 36:88)

اور جے ہم کمبی زندگی دیتے ہیں اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں، کیاو عقل سے کام نہیں لیتے؟

عمر کے ڈھلنے سے جس طرح جسمانی طور پر کمزوری کے غلبے کے ساتھ ساتھ روحانی اورعقلی طور پر بھی نسیان اور بھول چوک کے پر دےعقل پر پڑنے لگتے ہیں اور اپنے بچپن کی ہی حرکتیں آ جاتی ہیں ایسے میں انسان معمولی با توں پرخوش اور ناراض ہونے لگتاہے تھوڑی ہی تکلیف پہنچے توکر اہتاہے گویا کہ بچوں کی سی عادات واطوار کو اپنالیتاہے۔جیسا کہ سورہ جج میں پرور دگار عالم کاار شاد ہے:

وَمِنْكُمُ مَّنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِلِكَيْلا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِعِلْمٍ شَيْئًا ـ (سوره ﴿5:22)

اورتم میں سے کوئی نکمی عمر کو پہنچادیا جاتا ہے تا کہ وہ جاننے کے بعد بھی پچھ نہ جانے۔

یه انسانی زندگی کامشکل ترین مرحله هو تا ہے جس میں جو انی کی طاقت کے بعد عاجزی و نا تو انی کامشاہدہ کرتا ہے اس میں انسان کاد ماغ کمزوریا د داشت کم اور حافظ محوم ہو جاتا ہے۔ امین الاسلام علام طبرسی اُس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

میم حلہ انتہائی د شوار گزار اور پست ہوتا ہے بلکہ تقیر گھٹیا اورخوف میں گھراہوتا ہے کیونکہ اس عمر کو پہنچنے والا کسی صحت اور قوت کا مید وار نہیں ہوتا بلکہ موت کا انتظار کر رہا ہوتا ہے جبکہ عہد طفولیت میں انسان عقلی طور پر اوج کمال کی امید لگائے بیٹھا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بڑھا ہے میں عقل کی حالت میہ ہوتی ہے کہ نہ مزید کچھام سکھ سکتا ہے اور نہ ہی سکتھے ہوئے کی حفاظت کر سکتا ہے اس کاخر د اور شعور معدوم ہوجاتا ہے یا اس سے علم آ ہستہ آ ہستہ تم ہوجاتا ہے پس جو کچھا اس کے علم میں تھا پچھ باقی نہیں رہتا ہے (45)



### مقل كامل

ریسب سے جدا اور عقل کا کامل ترین مرتبہ ہے جس کواللہ تعالٰی نے اپنے چنے ہوئے بندگان کے لیے خاص کیا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم ﷺ کے بارے میں ہے کہ:

وَلَقَكُ التَيْنَا آابُرْهِيْمَ رُشُدَهُ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّابِهِ عليينن - (سوره انبياء 51:21)

اور بتحقیق ہم نے ابر اہیم اللہ کو پہلے ہی ہے قل کامل عطاکی۔

حضرت ابراہیم ﷺ کو حقائق تک رسائی، حقیقت بینی اور فہم دیا یعنی ان کے بعد بھی کچھ انبیاءﷺ کو عقل کامل بخشی ۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے:

وَلاَ بَعَثَ اللَّهُ نَبِيّاً وَلاَ رَسُولاً حَتَّى يَسْتَكُمِلَ الْعَقْلَ، وَيَكُونَ عَقْلُهُ أَفْضَلَ مِنْ عُقُولِ جَبِيعِ أُمَّتِهِ - (46) الله تعالى نے سی نبی ورسول کو کامل عقل دیے بغیر مبعوث نہیں کیا اور نبی یارسول کی عقل باقی تمام امت کی عقلوں سے افضل ہوتی ہے۔

دیگر بعض روایات سے بھی پیر ظاہر ہے کہ عقل کا پیر تبہ فقط انبیاءاور خصوصاً پینیمبراکرم بھے کے لیے مخصوص تھا جیسے احادیث میں ہے کہ رسول اکرم بھالو گوں کی عقل کے مطابق ان سے ہے کہ رسول اکرم بھالو گوں کی عقل کے مطابق ان سے بات چیت کرتے تھے یالو گوں میں جس کا اخلاق سب سے زیادہ پسندیدہ ہووہ کامل ترین عقل والا ہے بید انبیاء وائمہ بھی ہیں جو کامل عقل رکھتے تھے اور اخلاق کے اعلیٰ ترین مراتب پر فائز تھے جن کی زندگی اسوہ حسنہ اور باعث تھیل مکارم اخلاق سے مقی جس کے سبب عقل کا درجہ کمال عطام وا۔

### خلاصه

در جالامباحث سے بہتیجہ نکاتا ہے کہ عقل ایک ایساسر مایہ حیات انسان ہے جس کی ضرورت تمام شعبہ ہائے زندگی میں عیاں ہے دنیا میں خوشحالی اور نجات اخروی اس کی مرہون منت ہے۔ اسی سے مشکلات کی گر ہ تھاتی ہے، علم ومل کے در سیح واہوتے ہیں، یہی انسان کی عظمت اور وقعت کامیزان اور تقرب الہی کاذریعہ اور وسیلہ ہے نیز عقل کی کمی وزیادتی کے حیات بشر پر دوررس اثرات مرتب ہوتے ہیں اور دنیوی واخروی کامیا بی میں اس کا وافر حصہ ہے۔



#### حوالهجات

- (1) ابن منظور ، مجمد بن مکرم ، لسان العرب ، بیروت ، داراحیاء التراث ، طاول ، ح9و، ص 326۔
- (2) نورى،ميرزاسين،متٰدرك الوسائل، باب وجوب طاعة العقل و مخالفة الحجمل، قم،موسسه آل البيت لاحياء التراث، ط ثالث، ن11، 127622-
- (3) جزرى،مبارك بن مجمد ابن اثير ،النهاية في غريب الحديث والاثر ، بيروت ، دار الكتب العلميه ،طثاني ، ج35، ص252 ابن فارس ،احمد بن فارس زكريا ، مجم مقل بيس اللغة ، دار الفكر ، طاول ، ج4، ص69 -
  - (4) صدوق، محمد بن على بابويد ، من لا يحضر والفقيد ، موسسه اعلمي مطبوعات ، طاول ، ح 4 ، ح 5239-
  - (5) فراہ پدی،عبدالرص خلیل بن احمد ، کتاب لعین ، ہیروت ، موسستانی مطبوعات ،طاول ، ج1 ،ص159،160۔ ابن فارس ، احمد بن فارس زکر یا ، مجم مقالمیس اللغة ، ہیروت ، دار الفکر ،طاول ، ج4 ،ص70۔
    - (6) اصفهانی،علامه راغب،مفردات الفاظ القرآن، دشق، دارالقلم، طاول، ص578 -
      - (7) الضأر
    - (8) شَیم کی، محمد کارے، عقل وجہالت قرآن وحدیث کی روثنی میں، لاہور ،معراج کمپنی، طاول، ص27۔
  - (9) رازی، فخرالدین محمد بن عمر ،محصل افکار المتقدیمین والمتاخرین من الفلاسفة والمتکلمین ،مطبعه حسینیمصریه ،طاول،ص،72-
    - (10) طوى،خواجْ نِصِيرالدين، تلخيص المحصل معروف به نقد المحصل، تهران، موسسه مطالعات اسلامي د انشگاه، ص522 -
      - (11) ماور دی، علی بن محمد ،اغلام النبو ق، بیروت، دارالکت العلمیة ،طاولی، ص7-
        - (12) الضأر
  - ت. (13) نورى، ميرزاسين، مشدرك الوسائل، باب وجوب طاعة العقل ومخالفة الحبيل، قم، موسسه آل البيت لاحياء التراث، طاثاث، ج11، 12745-
    - (14) رےشہری مجمد ،میزان الحکمت ،بیروت ،دار احیاء التراث العربی ،طاول ، ج1، 13306۔
      - (15) مجلسي، څمه باقر، بحار الانوار، بيروت، موسسه الوفا،ط ثاني، ج1 ، ص98 -
    - (16) احسائي، محمد بن على عوالى الئالى العزيه ، باب في الاحاديث المتعلقة بالعلم، قم، مطبعه سيد الشهداء، 1412-
      - (17) كليني، مُحربن يعقوب، اصول الكافي، كتاب عقل وجهل، قم، دار لعرفان مط اول، 15، 1-
        - (18) الضأ، 142\_
  - (19) حرعاملي، محمد بن جسن، فصول المهممه في اصول الائمية، باب ان الله ماخلق خلقا، موسسه معارف اسلامي امام رضا، طاول، ج1، ح11-
    - (20) مفيد ، محمد بن محمد ، الاختصاص ، بأب العقل والجهل ، منشورات جماعة المدرسين ، ص 244 \_
    - (21) مجلسي، څمه باقر، بحار الانوار، باب حقيقة العقل و کيفينة وبډوخلقه، بيروت، موسسه الوفاءط ثاني، ج10، ح9-
      - (22) كليني، محمد بن يعقوب،اصول الكافي، كتاب العقل والحبيل، قم، دار العرفان، طاول، ج1، 14-
  - (23) نورى، ميرزاشين، متدرك الوسائل، باب وجوب طاعة العقل ومخالفة الحجمل، قم، موسسه آل البيت لاحياء التراث، ط ثالث، طالت دي. 127577-
- (24) نوري، ميرزاسين، متدرك الوسائل، باب وجوب طاعة العقل ومخالفة الحجل، قم، موسسه آل البيت لاحياء التراث، ج11، ح12752-
  - (25) حلواني، حسين بن مجمه ، نزهة الناظر وتنبية الخاطر ، باب كالم رسول الله ، قم ، مدرسه امام مهدى ، طاول ، 577 -
- (26) حِرعالمي، محمد بن حن وسائل الشيعيه ،باب وجوب طاعة العقل والجبل ،قم، موسسه آل البيت لاحياء التراث، طرا الع، 11، 20291-
  - (27) كليني، محمر بن يعقوب، اصول الكافي، كتاب عشل ويجهل، قم دار لعرفان، ط اول، 15، 200-
    - (28) كاشاني، مجمحت فيض،الوافي،باب العقل والجبل، فم عطرعترت،طاولي، 100، 24-
      - (29) الضاً، ج13\_
      - (30) برقى،احد بن محمد خالد ،المحاس، مجمع عالمي الل بيت،ط ثالث، ح614-
  - (31) مفيد، محمد بن محمد بن محمد بالخصاص، باب العقل والجهل منشورات جماعة المدرسين، ص 244\_



- (32) كليني، محمد بن يعقوب، اصول الكافي، كتاب عقل وجهل، قم، دارلعرفان، طاول، 12، 247-
  - (33) الضاً، ح2
- ردى الصاب 2 (34) نورى، ميرزاحسين،متدرك الوسائل، باب وجوب طاعة العقل ومخالفة الجهل، قم، موسسه آل البيت لاحياء التراث، طاثالث، -127562-112
  - (35) مجلسي، محمد ماقر، بحار الانوار، بيروت، موسسه الو فا،ط ثاني، ج1، ص52-
- . (36) كرانكي، مجد بن على، كنزالفوا كد، بيروت، دارالضواء، 15، ص200-(37) نوري، ميرزامسين، مشدرك الوسائل، باب وجوب طاعة العقل ومخالفة الحجل، قم، موسسه آل البيت لاحياءالتراث، ط ثالث 127642,112,
- ريد ميرزاسين، متدرك الوسائل، باب وجوب طاعة العقل ومخالفة الحبيل، قم، موسسه آل البيت لاحياء التراث، ط ثالث، (38) -127452-112
  - (39) كليني، محربن يعقوب، اصول الكافي، كتاعقل جهل قم، دارلعرفان، ج10، 27-
  - (40) مازندرانی، محمصالح، شرح اصول الکافی، بیروت، داراحیاء التراث العربی، طاول، ب500، ص66\_
    - (41) طباطبائي،علامه سيرمجم سين، نهاية الحكمة ، قم،موسسينشراسلامي،طاول،ص306-307-
    - (42) رئے شہری، محمد، میزان الحکمة ، میروت، دارا حیاء التراث العربی، طاول، چ07، 13611۔
  - . (43) مفيد، محمد بن محمد ،الاختصاص، باك تعقل والحبل، قم، مَنْشورات جماعة المدرسين، قديمي ط ، ص 244-
  - (44) سيدرضي، محمد بن سين نهج البلاغه، مترجم علامه فتى جعفر حسين، اسلام آباد، مر كزافكار اسلامي، حكمت 86\_
    - (45) طبرسی، فضل بن سن، مجمع البیان فی تفسیرالقر آن، بیروت، دارالمر تضی، طاول، 75، ص94\_
      - (46) كليني مجمر بن يعقوب،اصول الكافي، كتاعقل وجهل قم، دارلعرفان، طاول، ج1، ح11-



# قرآن وسنت کی روشنی میں عقل کو برط صانے کے افعال واعمال کاایک تحقیقی جائزہ

## محم<sup>ح</sup>سن نصرالله (جامعة الكوثر اسلام آباد)

### چکیده

عقل بنی نوعِ انسان کوعطاکر دہ نعمات الہی میں سے سب سے بڑی نعمت ہے اسی کی وجہ سے انسان باقی حیوانوں سے جدا ہوجاتا ہے اور اس نعت ِ ظلی کو احادیث میں جت باطنی سے تعبیر کیا گیا ہے لہذا انسان کوچا ہیئے کہ وہ اس عظیم نعت سے بھر پور استفادہ کرنے کے ساتھ اس عظیم نعت کا خاص خیال بھی رکھے اور اس میں کی آنے نہ دے کیونکہ ہر چیز کو قوی اور کمزور کرنے والے پچھا فعال واعمال ہوتے ہیں اسی طرح عقل انسانی کو بھی قوی اور کمزور کرنے والے پچھا فعال وافعال موجود ہیں، اگر چپطول تاریخ میں محققین کے درمیان اس میں اختلاف نظر رہا ہے کہ عقل کو بڑھایا جا سکتا ہے یا نہیں، اسی اہمیت کے پیش نظر زیرِ نظر مقالے میں بھی کوشش کی گئے ہے کہ قر آن وسنت کی روشنی میں ان افعال اور اعمال کا مطالعہ کیا جائے جن کی وجہ پیش نظر زیرِ نظر مقالے میں بھی کوشش کی گئے ہے کہ قر آن اور سنت کا مطالعہ بتا تا ہے کہ اللہ نے عقل کو جود کا شکار نہیں بنایا، بلکہ اس میں بھی صلاحیت کی مرک ہے کہ نیک اور انجھا ممال کے نتیجہ میں بڑھے اور اوج کمال کی طرف سفر کرے۔

کلیدی الفاظ عقل بعت ، مقویات ، افعال واعمال ۔

#### مقدمه

عقل خدا کی طرف سے عطاہ و نے والی نعمتوں میں سے ایک ظیم نعمت ہے، جس کا جتنا بھی شکر اداکریں کم ہے، اس نعمت کا ندازہ اس کی اہمیت کے ذریعہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ یہ خدا کی محبوب ترین مخلوق ہونے کے ساتھ انسان کے اعمال کی قبولیت اور روزِ جزا اُتواب و عقاب کا معیار بھی ہے۔ یہ ایک ایسی عطاء ہے جس میں اضافہ کے ساتھ انجام دیئے جانے والے ہم عمل کی قیمت بھی بڑھتی ہے۔ اور اگریہ نعمت چھن جائے تو انسان حیوانوں میں شار ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اس کوخلق کرنے قیمت بھی بڑھتی ہے۔ اور اگریہ نعمت اُسے افعال اور اعمال کی نشاند ہی کر ائی جن کو بجالا کر انسان اس نعمت الہی میں اضافہ کرسکتا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اس مقالے میں دواہم مصادرِ تشریع؛ قرآن وسنت میں عقل کو بڑھانے والے اعمال کے بارے میں حقیق کی گئی ہے۔ یوں توقر آن وسنت کا مطالعہ بتاتا ہے کہ ایسے بے شارعوا مل ہیں جن کے ذریعہ انسان اپنی عقل کو تقویت دیکر قرب الٰہی اور فیض الٰہی حاصل کرسکتا ہے ، لیکن یہاں پر چندا یک کو بیان کرنے پر اکتفاء کیا جائے گا۔



# عقل کے عنی

لغت میں عقل کے معنی منع کر نا، بازر کھنااور رو کئے کے ہیں۔ (۱) جبکہ عقل انسان کے اندر موجوداس قوت کو کہاجا تا ہے جو اسے فکری جہالت سے بچاتی ہے اور عملی لغزش سے باز رکھتی ہے جیسے رسول خداﷺ فرماتے ہیں: إِنَّ ٱلْعَقُل عِقَالٌ مِنَ ٱلْجَهْلِ۔ (2) عقل جہالت سے بازر کھتی ہے۔

# عقل اسلامی روایات میں

جبنى اكرم على بي وچما كيا، كوقل كياب، توآب كان فرمايا:

لَبَّا سُئِلَ عَنِ العَقلِ: العَمَلُ بِطاعَةِ اللَّهِ، وإنَّ العُبَّالَ بِطاعَةِ اللَّهِ هُمُ العُقَلاءُ (3)

اطاعت الہی میں عمل کرنا، بتحقیق جولوگ اطاعت الہی میں عمل کرتے ہیں وہ عاقل کہلاتے ہیں۔

العَقلُ نورٌ خَلَقَهُ اللهُ لِلإِنسانِ ، وجَعَلَهُ يُضىءُ عَلَى القَلبِ لِيَعدِ فَ بِهِ الفَى قَ بَينَ المُشاهَداتِ مِنَ المُغَيَّباتِ (4) فرمان رسول الله ﷺ : عقل نور ہے جسے اللہ نے انسانوں کے لیخلق فرمایا ہے اور اسے دلوں کی نور انیت قرار دیا ہے تا کہ اس سے غیب اور حاضر کافرق جانجا جا سکے۔

جَبَه امام على الله معنقول مع: العَقلُ حِفظُ التَّجارِبِ، وخَيرُ ما جَرَّبتَ ما وَعَظَكَ (5)

عقل تجربات کی حفاظت کانام ہے اور بہترین تجربہ وہ ہے جس سے مجھے پند وضیحت حاصل ہو۔

جبامام سن الله سے بوچھا گیا، کعقل کیا ہے، توآپ الله نے ارشاد فرمایا:

التَّجَرُّعُ لِلغُصَّةِ حَتَّى تَنالَ الفُّرَصَةَ ـ (6)

عقل کیا چیزہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ کو (گھونٹ گھونٹ کرکے) پی جانا، یہاں تک کہ فرصت حاصل ہوجائے۔

لَبَّاسَأَلَهُ أَبِولاً عَنِ العَقلِ: حِفظُ قَلبِكَ ما استَودَعتَهُ ـ (7)

جب امام حسن الله سے آپ الله کے والد نے سوال کیا کے قتل کیا ہے؟ فرمایا: جو کچھ دل کے سپر د کیا ہے اسے یا در کھنا۔

جبامام صادق الله سے بوجھا گیا، کعقل کیاہے، توآپ الله نے ارشاد فرمایا:

مَاعُبِدَ بِهِ اَلرَّحْبَنُ وَ اُكْتُسِبَ بِهِ اَلْجِنَان (<sup>(8)</sup>

آپ اللے نے فرمایا: جس سے رحمٰن کی عبادت کی جائے اور جنت کو حاصل کیا جائے۔

نتیجہ:ان احادیث سے پتہ جلتا ہے کہ عقل انسان کے اندرموجو داس قوت کانام ہے جو انسان کو ہمیشہ اطاعت الہی کے قریب اور معصیت الہی سے دور کرنے کے ساتھ پر ور دگار عالم کی طرف سے وعدہ شدہ نعمات کے حصول کا ذریعہ اور اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کی صلاحیت عطاکرتی ہے لہذاانسان کو چاہئے کہ وہ اس قوت سے استفادہ کرے۔



# وه چيزيں جوعقل کو تقویت دیتی ہیں

# اقرآن مين غور وفكر كرنا

إِنَّا جَعَلْنَا لَا قُوْا آنَا عَرَبِيَّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ - (سوره زخرف 3:43)

ہم نے اس (قرآن) کوعر بی قرآن بنایا ہے تا کتم سمجھ لو۔
اِنَّا اَنْوَلْنَا اُو قُوْا اَنَا عَرَبِيَّا لَّعَلَّمُ تَعْقِلُونَ - (سوره يوسف 2:12)

ہم نے اسے عربی قرآن بنا کر نازل کیا تا کتم سمجھ سکو۔
لَقَدُ اَنْوَلْنَا اِلَیْکُمُ کُوْتُبًا فِیْدِ فِکُمُ کُمْ اَفَلا تَعْقِلُون - (سوره انبیاء 2:10)

بتحقیق ہم نے تمہاری طرف ایک ایس کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیت؟ یَا یُّھَا النَّاسُ قَدُ جَاءَکُمُ بُرُهَانٌ مِّنْ دَّبِّکُمُ وَاکْزَلْنَا اِلدُکُمُ نُورًا مُّبِیْنَا۔ (سورہ نساء471:47)

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آگئ ہے اور ہم نے تمہاری طرف دوثن نور نازل کیا ہے۔ اس آیت میں لفظ برہان سے مراد رسولﷺ کی ذات ہے اور لفظ نور امبینا سے مراد قر آن مجید ہے۔ (9)

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمِ يعْقِلُونَ ـ (سورهروم 42:03)

عقل سے کام لینے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔

ان آیات سے بیٹیجہ اخذ کیاجاتا ہے کہ اللہ تعالی نے دستورِ حیات پرشمل قرآنِ مجید کو آسان فہم بناکر نازل کیا تا کہ انسان اس میں غور وفکر کرے، ان میں بیان ہونے والی خدا کی اس میں غور وفکر کرے، ان میں بیان ہونے والی خدا کی اشانیوں کو سمجھے، زندگی گزار نے کے قرآنی طریقوں کے مطابق زندگی گزارے، اور ان آیات سے تھیجت حاصل کرے۔ پس پہلاعمل جس کی وجہ سے قل بڑھ کتی ہے وہ قرآن میں غور وفکر کرنا ہے۔

## ٧\_ تواضع اختيار كرنا

کمال العقل فی ثلاث: التواضع مله ، وحسن الیقین ، والصنت إلّا من خیر - (10)
حضرت امام علی ﷺ : عقل کا کمال تین چیزوں میں ہے ؛ اللّه کیلئے تواضع کرنا، حسنِ یقین اور اچھائی کے علاوہ کچھ نہ بولنا۔
ھہ ؓ آفاتِ العقلِ الكِبُرُ - (11) حضرت امام علی ﷺ : عقل کی بدترین آفت تکبر ہے۔
ما ذَخَل قَلبَ امْدِي شَمَى عُرِنَ الكِبدِ إلاّ نَقَصَ مِن عَقلِهِ - (12)
حضرت امام باقر ﷺ : تكبر كس تخص كے دل ميں پيدانهيں ہوسكتا مگريد كہ تكبر كے تناسب سے اسكى عقل كھ باتى ہو اتى ہے۔



عُجُبُ الْمَرْءِ بِنَفْسِه أَحَدُ حُسَّادِ عَقْلِه ـ

حضرت امام علی ﷺ: انسان کاخو دبیندی میں مبتلا ہوجاناخو داپنی عقل سے حسد کرناہے۔

إعجابُ المَرءِ بِنَفْسِهِ دَليلٌ عَلى ضَعفِ عَقْلِهِ ـ (13)

حضرت امام علی ﷺ :انسان کی خو دیسندی اس کی عقل کی کمزوری کی دلیل ہے۔

دوسرااہم عمل جس کی وجہ سے قل بڑھتی ہے وہ اللہ کیلئے انسان کامتواضع ہو ناہے۔اس کے برخلاف جو انسان خو دیپندی اور اس جیسی منفی صفات کو اپنا تاہے اس کے نتیجے میں اس کی عقل گھٹنا شروع ہو جاتی ہے۔

### ساغصه يرقابور كهنا

الغَضَبُ يُفسِدُ الالبابَ ،ويُبعِدُ مِن الصَّواب (14)

امام على ﷺ :غيظ وغضب عقل كوتباه كرتااور حقيقت سے دور كرتا ہے۔

مَن لَم يَملِكُ غَضَبَهُ لَم يَملِكُ عَقلَهُ ـ (15)

حضرت امام صادق ﷺ: جو شخص اینے غیظ وغضب پر قابونہیں رکھتاوہ اپنی عقل کامالک نہیں ہے۔

تیسرااہم عمل جس کی وجہ سے قل بڑھتی ہے وہ انسان کا اپنے غصہ پر کنٹرول کرنا ہے، غصہ آنااگر چپعض او قات غیر اختیاری عمل ہو تا ہے لیکن غصہ کا ظہار کرنا مکمل طور پر انسان کے اختیار میں ہے اہذاانسان کو چاہیے غیر ضروری طور پر غصہ کر کے اپنی عقل کو کم نہ کرے بلکہ کنٹرول کر کے اسے بڑھائے۔

# سم صاحبانِ عقل كى باتول كوسننا

چوتھااہم عمل جس سے قل بڑھتی ہے وہ صاحبانِ عقل کی با توں کو سننا ہے ، مَن تَرَكَ الاستِماءَ مِن ذَوى العُقولِ ماتَ عَقلُه۔ (16)

حضرت امام علی ﷺ: جو شخص صاحبان عقل کی باتیں نہیں سنتا اسکی عقل مردہ ہوجاتی ہے۔

چوتھااہم ذریعہ صاحبان عقل کی باتوں کو سننا ہے، کیونکہ عقل کی زندگی صاحبانِ عقل کی باتوں کو سننے میں ہے، اہذا جوشخص صاحبان عقل کی باتوں کو سنتا ہے، اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے، وہ در حقیقت اپنی عقل کو زندہ کر رہا ہوتا ہے، اس کا مفہوم مخالف بید نکلتا ہے کہ اگر صاحبان عقل سے دوری اختیار کی جائے اور ان کی باتوں کو نہ سناجائے تو اس کا حتی نتیج عقل کی موت شکل میں نکلے گا۔



# ۵ علم حاصل کرنا

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْهِ بُهَالِلنَّاسِ وَمَا يَغْقِلُهَ آلِلَّا الْعَالِمُوْنَ۔(سورہ عَنكبوت 43:29) اور ہم پیمثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں مگر ان کوعلم رکھنے والے لوگ ہی ہجھ سکتے ہیں۔ اُلعلم یہ لِنَّ علی العقل فہن علم عقل۔(17) حضرت امام علی ﷺ:علم عقل پر دلالت کرتاہے لہذا جس نے علم حاصل کیا

ألعلم يدل على العقل فهن علم عقل - (17) حضرت امام على اللهذا علم على پر دلالت لرتا ہے لہذا ہم فی ماصل کیا وه عاقل ہو گیا۔

اَلْعِلْمُ مِصْبَاحُ اَلْعَقْلِ وَيَنْبُوعُ اَلْفَضُلِ - (18) حضرت امام على الله علم عقل كاچراغ اور فضل كامر چشمه ہے۔ كَثْرَةُ النَّظَي في العِلمِ يَفتَحُ العَقلَ - (19) امام صادق الله علم كل موشكافياں كرنے سيقل كے در يج كھلتے ہيں خَلَقَ اللهُ تَعالى العَقلَ مِن أَدبعةِ أَشياءٍ: مِنَ العِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّورِ ، والبَشيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّورِ ، والبَشيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّورِ ، والبَشيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّورِ ، والبَشيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّورِ ، والبَشيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّدِ ، والمَدرِ ، والبَشيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّورِ ، والبَشيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّدِ ، والمُنْسِيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّد و البَشيئَةِ بِالامرِ ، فجَعَلَهُ قائما بِالعِلمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّلُورِ ، والبَسُونُ و اللهِ العَلَمُ و اللهُ اللهِ العَلَمُ مِنْ أَلَقُونُ وَالْمُ الْمِنْ اللهُ اللهِ الْمُؤْمِنِ وَلَهُ اللهُ الْعَلَمُ وَالْمُ الْعِلْمِ ، والقُدرَةِ ، والنَّدِ والمَدرِ و المُلَامِينَ وَلَمُ اللهُ الْمُؤْمِنِ وَاللّهُ الْعَلَمُ وَ وَالْمُؤْمِنِ وَالْعُلَقِ اللّهُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِ وَالْمُ

امام صادق ﷺ:الله تعالى نے عقل كوچار چيزول سي خلق فرمايا ہے: 1 علم 2 - قدرت 3 - نور 4 مشيت ِامر - پھر أسي علم ك ساتھ قائم كيا جواس ملكوت ميں قائم و دائم ہے -

پانچواں عمل جس کی وجہ سے قتل بڑھتی ہے وہ حصول علم ہے، چیزوں کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے انسان کاعالم ہو نابھی ضروری ہے کیو نکہ عالم ہی قال کا ستعال کرتے ہیں جیسا کہ آیت میں فرمایا: چیزوں کی حقیقت کوعلم والے ہی سمجھ سکتے ہیں اسی طرح احادیث میں مختلف تعبیرات استعال ہوئی ہیں کہ قتل ایسی فطرت ہے جوعلم سے بڑھتی ہے اسی طرح علم عقل کیلئے چراغ ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ وہ علم و حکمت میں زیادہ سے زیادہ غور و فکر کرے تا کہ اس کی عقل مزید پختہ ہوجائے۔

## ۲\_ادبكرنا

وَحُسْنُ الادَبِ زِینَدُ الْعَقْلِ وَالْعَقْلِ وَ(2) امام علی اللهٔ جسن او بقل کی زینت ہے۔ کُلُّ شَیْ ءِ یَحتاجُ اِلَی الْعَقْلِ وَالْعَقْلُ یَحْتاجُ اِلَی الاَدِبِ یَ حِتاجَ اِلَی الاَدِبِ کی حِتاج ہے۔ امام علی اللهٰ جبر چیز علل کی حِتاج ہے لیکن عقل اوب کی حِتاج ہے۔ لاَ عَقْلَ لِبَنُ لاَ أَدَبَ لَهُ وَ(23) امام علی اللهٰ جس کے پاس اوب نہیں اس کے پاس عقل نہیں۔ الاَدَبُ صُورَةُ اَلْعَقْلِ فَحَسِّنْ عَقْلَكَ كَیْفَ شِئْتَ وَ (24) امام علی اللهٰ اور بعقل کی صورت ہے لہذا جس طرح چاہیں اوب سے اپنی عقل کو خوبصورت بنائیں۔ چھٹا عمل جس کی وجہ سے قل ہڑھتی ہے ، وہ اوب ہے جس طرح کائنات میں موجو دہر چیزد وسری چیز کی محتاج ہے اسی طرح کا سیاد میں موجو دہر چیزد وسری چیز کی محتاج ہے اسی طرح کا ہوں سے قبل کی ضرورت اور ایک زینت ہوا کرتی ہے اور حدیث کی روسے قبل کی ضرورت، صورت اور زینت اوب ہے



لہذاادب سے ہی عقل بڑھے گی۔ادب جہاں انسانی تعلقات کو استوار کرنے میں نہایت مفید ہے،وہاں خو دانسان کی عقل کو بڑھانے کے لیے بھی مؤثر ہے۔

# 2-تجربه حاصل كرنا

العَقلُ غَى يزَقَّ تَزيدُ بِالعِلمِ والتَّجارِبِ (25) امام على اللهِ عقل الين فطرت ہے جوعلم اور تجر بات سے بڑھتی ہے۔ أَرْبَعَةٌ تَحْتَا جُ إِلَى أَرْبَعَةٍ: ٱلْعِلْمُ إِلَى ٱلْعَمَلِ، وَٱلْحَسَبُ إِلَى ٱلْأَدَبِ، وَٱلْقَرَابَةُ إِلَى ٱلْمَوَدَّةِ، وَٱلْعَقَلُ إِلَى ٱلتَّجْرِبَةِ (26) بَغِيمِ الرم اللهِ عَلَى خَرِول كو عِبْد ورت ہے علم كوعمل، حسب كوادب، رشته دارى كو محبت اور عقل كو تجربه كى ضرورت ہے۔

سا توان مل جوعقل کوبڑھا تاہے وہ تجربہ نہ تجربہ زندگی کے ہرموڑ پر انسان کی سبسے زیادہ ضرورت کی چیزہے جوعقل انسان کوہرموڑ پر پھسلنے سے بچا تاہے لہذاعقل کو تجربہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے چونکہ انسان جتنا تجربہ کر تاجائے گا تناہی اس کی عقل بڑھتی جائے گی حتی کہ گزرے ہوئے واقعات سے تجربہ حاصل کر کے زمان حال اوم ستقبل کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

## ۸\_زمین پرسیر کرنا

اَفَكَم يَسِيرُوا فِي الاَرضِ فَتَكُونَ لَهُم قُلُوبٌ يَّعقِلُونَ بِهَا اَو اذَانٌ يَّسبَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعمَى الاَبصَارُ وَلاَين تَعمَى القُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ - (سوره حِج 64:22)

کیایہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں ہیں کہ ان کے دل سجھنے والے یاان کے کان سننے والے ہوجاتے؟ حقیقاً آئکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جوسینوں میں ہوتے ہیں۔

قُل سِيرُوا فِي الأَرضِ فَانْظُرُوا كَيفَ بَدَاَ الخَلقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشَاَةَ الأَخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ ـ (سوره عَنكبوت 20:29)

کہدیجئے: تم زمین میں چل پھر کر دیکھوکہ (اللہ نے)خلقت کی ابتد اکسے کی پھر اللہ دوسر ی خلقت پید اکرے گا، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَلَقَل تَّرَكنَا مِنهَا ايَةً بِيِّنَةً لِقَومِ يَّعقِلُونَ (سوره عَكبوت 35:29)

اور بتحقیق ہم نے عقل سے کام لینے والوں کے لیے اس بستی میں ایک واضح نشانی چھوڑی ہے۔

فَاليَومَ نُنَجِّيكَ بِبَكَنِكَ لِتَكُونَ لِبَن خَلفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا هِنَ النَّاسِ عَن اليَّتِنَالَغُفِلُونَ۔(سورہ يونس92:10) پس آج ہم تیری لاش کو بچائیں گے تا کہ تو بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کی نشانی ہے، اگرچہ بہت سے لوگ ہماری



نشانيوں سے غافل رہتے ہیں۔

آٹھوال عمل جوعقل کے بڑھنے کے لیے مؤثر ہے وہ زمین پرسیر کرناہے ، زمین پرسیر کرنے کے جسمانی فوائد سے کہیں زیادہ روحانی فوائد ہیں البتہ بیدان لوگوں کیلئے ہیں جو زمین پرسیر کر کے اللہ تعالٰی کی مختلف نشانیوں میں غور وفکر کرتے ہیں کیونکہ آیاتے الہی میں غور وفکر سے انسان کی عقل بڑھتی ہے اور عقائد مضبوط ہوتے ہیں معرفت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ نے قرآنِ مجید کے مختلف مقامات پر زمین پرسیر کرنے اور آیاتے الہی میں غور وفکر کرنے کا حکم دیا ہے۔

#### ومشورهلينا

وَ اَمرُهُم شُورُی بَینَهُم ۔ (سورہ شوری 24:38) اور اپنے معاملات باہمی مشاورت سے انجام دیتے ہیں۔
اجتماعی امور میں دوسروں کے تجر بات اور بہت معاملوں سے فائدہ اٹھانے کانام مشورہ ہے۔ (27)
قالت یا نُٹھا الہَلَوُّا اَفتُونِی فِی اَمرِی مَا کُنتُ قَاطِعَةَ اَمرًا حَتَّی تَشهَدُونِ۔ (سورہُ مل 32:27)
ملکہ نے کہا: اے اہل دربار! میرے اس معاملے میں مجھے رائے دو، میں تمہاری غیرموجود گیمیں کسی معاملے کافیصلہ نہیں کیا
کرتی۔

ملکہ کیا سبات سے کہ میں تمہاری غیرموجو دگی میں کسی معاملے کافیصلہ نہیں کیا کرتی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی کام میں اہل لوگوں سے مشور ہ لینا پہ ہرعاقل کے نز دیک بہترین کام ہے چونکہ ایک تو کام اچھا ہوتا ہے۔

ثانيااس عقل بھي كام كرنے لگ جاتى ہے۔ لاَ يَسْتَغُنِي ٱلْعَاقِلُ عَنِ ٱلْمُشَاوَرَةِ۔ (28)

حضرت امام على الله : عاقل مشوره سے بناز نہیں ہوتا۔

نوال عمل جس سے قل بڑھتی ہے وہ انسان کی باہمی مشاورت ہے۔ باہمی مشاورت سے انسان کی عقل کے بند دروازے کھل جاتے ہیں چو نکہ قر آنی آیت اور حدیث سے بیٹا میت ہوجا تاہے کہ ہر عاقل شخص کسی بھی کام کے کرنے سے پہلے مشورہ ضرور کرتا ہے کیونکہ جب مختلف عقول مل جاتی ہیں تواس سے کام میں نقصان کا ندیشہ کم ہونے کے ساتھ سے کام نتیجہ خیز ہوتا ہے۔

# +ا تقوى الهى اختيار كرنا

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ النَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَاخَلَقَ اللَّهُ فِي السَّهٰوْتِ وَالاَرْضِ لَأَيْتِ لِقَوْمِ يَّتَّ قُونَ۔ (سورہ يونس 6:10) بے شک رات اور دن کی آمد ورفت میں اور جو پچھ اللہ نے آسانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو (ہلاکت سے) بچنا چاہتے ہیں تقویٰ آیات الٰہی کے ادر اک کا ذریعہ ہے۔ (29) دسوان عمل جوعفل کو بڑھا تاہے تقویٰ الٰہی ہے تقوی سے انسان آیات الٰہی کو درک کرنے کے ساتھ قرب الٰہی اور عزت و تکریم



حاصل کرسکتاہے لہذاز ہدو تقوی سے انسان کی عقل بڑھتی ہے۔

### اا\_فق کی پیروی کرنا

الإمامُ الحسينُ ع لَبّا تَذَاكَرُوا الْعَقُلَ عِنْدَ مُعَاوِيَة : لَا يَكُمُلُ العَقلُ إِلاَّبِاتِّباعِ الحَقِّ، فقالَ فلال : مافي صُدورِكُم إِلاَّ شَيءٌ واحِدٌ ـ (30)

جب فلال کے سامنے عقل کا تذکرہ آیا تو امام میں ﷺ نے فرمایا: عقل اتباع حق کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی، فلال نے کہا: آپ حضرات کے سینوں میں صرف ایک چیزہے:

إِنَّ لُقُمَانَ قَالَ لِإِبْنِهِ تَوَاضَعُ لِلْحَقِّ تَكُنْ أَعْقَلَ ٱلنَّاسِ (31)

امام کاظم ﷺ : جناب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: حق کے سامنے جھک جاؤتا کہ لو گوں میں سب سے بڑے عقلمند قرار پاؤ۔ گیار ہوال عمل حق کی پیروی ہے حق شناسی اور حق کی پیروی کر ناانسان کی عقل کو بڑھادیتا ہے جیسا کہ امام سین ﷺ نے بھی فرمایا: اتباعِ حق کے بغیر عقل کامل نہیں ہو سکتی اور حضر تِ لقمان نے بھی اپنے بیٹے کو کہا: حق کے سامنے جھک جاؤتا کے عقلمند قراریاؤ۔ حق کی پیروی دنیا میں عزت و تکریم اور آخرت میں نجات کاذر بعہ ہے۔

## اخوابشات نفساني كى مخالفت كرنا

ٱفۡمَٱلۡيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اللهَه هَوَاهُ وَٱضَلَّهُ اللّهُ عَلَى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلَى سَمْعِه وَقَلْبِه وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِه غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْديْهِ مِنْ بَعْد اللّهِ ـ (سوره جاثيه 32:45)

مجھے بتلاؤجس نے اپنی خواہش نفس کو اپنامعبود بنار کھاہے اور اللہ نے (اپنے) علم کی بنیاد پراسے گمراہ کر دیاہے اور اس کے کان اور دل پر مہرلگادی ہے اور اس کی آئھ پر پر دہ ڈال دیاہے؟ پس اللہ کے بعد اب اسے کو ن ہدایت دے گا؟ ذَها بُ العَقلِ بَینَ الهَوی والشَّهوَةِ۔ (32) امام علی ﷺ :خواہشات کے درمیان عقلیں ضائع ہوجاتی ہیں۔

العقل حسام قاطع قاتل هواك بعقلك (33)

امام علی ﷺ:عقل (خواہشات کو) کاٹ دینے والی تیزشمشیرہے اپنی عقل کے ذریعہ اپنی خواہشات سے جنگ کرو۔

كم من عقل اسير تحت هوى امير ـ (34)

امام علی الطبیع: بہت سی غلام عقلیں امیروں کی ہواو ہوس کے بار میں دبی ہوئی ہیں۔

العقل و الشهوة ضدان ومؤيد العقل العلم ومؤيّن الشهوة الهوى والنفس متنازعة بينهما فايهما قهركانت في جانبه-(35)



حضرت امام على الله :عقل اور شهوت ايك دوسرے كى ضدىيں،عقل كى حمايت كرنے والا علم ہے شهوت كوآراسته كرنے والى مواو ہوس ہے نسس ان دونوں كے درميان شكش كے عالم بيس ہوتا ہے لہذا جو بھى غالب ہو گاوہ اسى كى طرف مائل ہو جائيگا۔ من لم يملك شهوته لم يملك عقله \_ (36) قول امام على الله :جواپئى شہوت كامالك نہيں ہے وہ اپنى عقل كا بھى مالك نہيں ہے ۔

الإمامُ الكاظمُ عليه السلام: مَن سَلَّطَ ثَلاثاً عَلى ثَلاثٍ فَكَأنَّما أعانَ هَواهُ عَلى هَدمِ عَقلِهِ: مَن أظلَمَ نورَ فِكَيهِ بِطولِ أمَلِهِ، ومَحاطَ، ائفُ حِكمَتِهِ بِفُضولِ كَلامِهِ، وأطفاً نورَ عِبرَتِهِ بِشَهَواتِ نَفسِهِ، فَكَأنَّما أعانَ هَواهُ عَلى هَدمِ بِطولِ أمَلِهِ، ومَحاطَ، ائفُ حِكمَتِهِ بِفُضولِ كَلامِهِ، وأطفاً نورَ عِبرَتِهِ بِشَهَواتِ نَفسِهِ، فَكَأنَّما أعانَ هَواهُ عَلى هَدمِ عَقلِهِ (37)

حضرت امام موسی کاظم اللیج: جس نے تین چیزوں کو تین چیزوں پر مسلط کیا تو گویا اس نے اپنی عقل کوخر اب کرنے میں مدد کی، 1۔ جس نے کمی آرزو سے اپنی فکر کو تاریک کیا۔ 2جس نے فضول گفتگو سے اپنی حکمت کے نوادر کوخو دسے الگ کیا۔ 3جس نے خواہشات نفسانی سے عبرت کے نور کو بجھادیا، گویا اس نے اپنی عقل کو خر اب کرنے میں اپنی خواہشات کی مدد کی۔ بار ہوال عمل جوعقل کو بڑھا تا ہے وہ خواہشات کی بیر وی مقل کو بر بادو کمزور کردیتی ہے اس کی بار ہوال خرکر کردہ آیت واحادیث ہیں جن میں خواہشات کی بیر وی کر نے سے منع فرمایا ہے کیو نکہ بید و نوں ایک دوسر سے کی ضد ہیں اہذا جو کوئی عقل کو چھوڑ کرخواہشات کی بیر وی کر بے گا تو اس کی عقل ضائع ہوجاتی ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ جتنا کی ضد ہیں اہذا جو کوئی عقل کو کاٹ کر جھینک دیں۔

### السار گناه سے دوری اختیار کرنا

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي ايْتِ اللَّهِ بِغَيرِسُلطِنِ اَتْهُم كَبُرَمَقتَا عِندَاللَّهِ وَعِندَ الَّذِينَ امَنُواكَذٰلِكَ يَطبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلبِ مُتَكَبِّرِ جَبَّادٍ ـ (سوره غافر 40:53)

جواللہ کی آیات میں جھگڑ اگرتے ہیں بغیر الی دلیل کے جواللہ کی طرف سے ان کے پاس آئی ہو (ان کی ) یہ بات اللہ اورایمان لانے والوں کے نز دیک نہایت نالپندیدہ ہے۔اسی طرح ہرتنکبر ،سرکش کے دل پر اللہ مہر لگادیتا ہے۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعدِهٖ دُسُلَا اِلٰي قَومِهِم فَجَآءُوهُم بِالبَيِّنْتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبلُ كَذَٰلِكَ نَطبَعُ عَلَى قُلُوبِ النُعتَدِينِ ـ (سوره يوس 74:10)

پھرنوح کے بعد ہم نے بہت سے پیغیروں کو اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا پس وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ جس چیز کی پہلے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لانے والے نہ تھے ،اس طرح ہم حدسے تجاوز کرنے والوں کے دلوں پرمہرلگادیتے ہیں۔



كَذَٰلِكَ يَطِبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لا يَعلَمُونَ (سورهروم: 59:30)

اس طرح الله ان لو گوں کے دلوں پرمہر لگادیتا ہے جوعلم نہیں رکھتے۔

ٱولىّبِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِم وَسَمِعِهِم وَ اَبصَادِهِم وَ اُولَيْكَ هُمُ الغُفِلُونَ (سورهُ لَحَل 108:10) يه وبى لوگ بين جن كے دلوں اور كانوں اور آئى صول ير الله نے مهر لگادى ہے اور يہى لوگ غافل ہيں۔

تِلكَ القُهٰى نَقُصُّ عَلَيكَ مِن اَنبَآبِهَا وَلَقَى جَآءَتهُم رُسُلُهم بِالبَيِّنْتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبلُ كَذٰلِكَ يَطبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الكُفِي يِنَ \_ (سوره اعراف 7:101)

یہ وہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سنار ہے ہیں اور ان کے پیغمبر واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے لیکن جس چیز کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے وہ اس پر ایمان لانے کے لیے آمادہ نہ تھے، اللہ اس طرح کافروں کے دلوں پر مہرلگادیتا ہے۔ رَضُوا بِاَن یَّکُونُوا مَعَ الخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِم فَهُم لاَ يَفقَهُونَ۔ (سورہ تو بہ 87:9)

انہوں نے گھر بیٹھنے والی عور توں میں شامل رہنا پیند کیااور ان کے دلوں پرمہر لگادی گئی پس وہ کچھ بھی نہیں۔

لها عباً عبر بن سعداً أصحابه لهحاربته (عليه السلام) وأحاطوا به من كل جانب حتى جعلود في مثل الحلقة فخرج (عليه السلام) حتى أتى الناس فاستنصتهم فأبوا أن ينصتوا حتى قال لهمويلكم ما عليكم أن تنصتوا إلى فتسبعوا قولى، وإنها أدعوكم إلى سبيل الرشاد وكلكم عاص لامرى غير مستمع قولى فقد ملئت بطونكم من الحرام وطبع على قلوبكم (38)

فرمان امام سین ﷺ : جبعمرابن سعد نے اپنے سپاہیوں کو امام سین ﷺ سے جنگ کے لئے آمادہ کیا اور حضرت کو ہر جانب سے حلقہ کی صورت میں گھیر لیا! تو امام سین ﷺ خیمہ سے برآمد ہوئے اور لوگوں کے سامنے آئے، انہیں خاموش ہونے کو کہالیکن وہ چپ نہ ہوئے تو فرمایا: وائے ہوتم پر!اگرتم خاموش ہوکر میری باتوں کو سنو تو تمہار اکیا نقصان ہے! میں تمہیں راہ ہدایت کی دعوت دیتا ہوں تم سب میری نافر مانی کر رہے ہو اور میری بات نہیں سنتے؛ یقیناً تمہارے پیٹ حرام سے پر ہیں اور تمہارے دلوں پر مہرلگادی گئی ہے۔

تیر ہوال عمل گناہ سے دوری ہے کہ جوعقل کو بڑھادیتی ہے کیونکہ گناہ کے مرتکب ہونے والوں کے دلوں پر اللہ مہر لگادیتا ہے جبیبا کہ آیات سے بیبات واضح ہے اسی طرح احادیث سے بھی بیبات واضح ہوجاتی ہے جبیبا کہ امام سین ﷺ نے اشقیا عسے فرمایا کہ حرام سے تمہارے پیٹ پُر ہیں لہذا اللہ نے تمہارے دلوں پر مہر لگادی ہے یعنی جب انسان کے دل پر مہر لگ جائے تو پھراس کی عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے اور وہ لوگ حیوانوں سے بھی گئے گزرے کام کرنا شروع کر دیتے ہیں اس کی واضح مثال ہمیں کر بلامیں نظر آتی ہے۔



### سماله بنی آرزون کوترک کرنا

كَثْرَةُ الامانى مِن فَسادِ العَقلِ - (39) حضرت امام على الله: كشت آرزوعقل كى خرابى كى دليل ہے۔ أَنَّ اَلاَ مَل يُذُهِبُ الْعَقْلَ وَيُكَذِّبُ الْوَعْدَ وَيَحُثُّ عَلَى الْغَفْلَةِ وَيُورِثُ الْحَسُمَ قَلَ (40) امام على الله : آرزوانسان كى عقل كو تباه، وعدول كى تكذيب، غفلت پروادار اور پشيمانى كاسبب بنتا ہے۔ مَا عَقَلَ مَنْ طَالَ أَمَلُهُ - (41) امام على الله : جس كى آرزوطولانى ہے وہ عقلمند نہيں۔

مَن سَلَّطَ ثَلاثاً عَلى ثَلاثٍ فَكَأَنَّما أعانَ هَواهُ عَلى هَدهِ عَقلِهِ: مَن أظلَمَ نورَ فِكمِ لِإَبِطولِ أمَلِهِ فَكَأَنَّما أعانَ هَواهُ عَلى هَدهِ عَقلِهِ ـ (42)

امام کاظم ﷺ : نے ہشام بن علم سے فرمایا: اے ہشام! جو شخص تین چیزوں کو تین چیزوں پرمسلط کر یگا، گویااس نے اپنی عقل کی پامالی میں مد د کی ہے: جس نے طولانی آرز و کے سبب اپنے چراغ فکر کو بجھادیا تو گویااس نے اپنی عقل کی تباہی میں اپنی ہواو ہوس کی مد د کی۔

چود هوال عمل جوعقل کوبڑھا تاہے کمبی آرزوں کوترک کرناہے۔انسان ہمیشہ کمال کاخواہاں ہوتاہے اہذااسے چاہئے کھرف کمبی آرزوں کوبروئے کارلاتے ہوئے کمال تک جانے کی کوشش کرے کیونکہ احادیث سے واضح ہوجاتاہے کہ کمبی آرزوانسان کی عقل کو خراب و کمزور کردیتی ہے۔ کمبی آرزو پریشانی کاسب بنتی ہے، کیونکہ شرتوں کی کوئی حد نہیں ہے جبکہ انسان کے یاس وسائل محدود ہوتے ہیں جبکہ اس کا نتیجہ پریشانی اور ناکامی کی صورت میں نکلتاہے۔

#### خلاصه

اس بحث میں پیش کر دہ آیات وروایات سے بینتیجہ نکاتا ہے کہ عقل انسان ایک ایسی خداد ادطاقت و قوت کانام ہے جس کا کام انسان کو ہمیشہ کمال کی طرف لے جانا ہے اور اگر انسان تعلیمات قر آنی اور مجمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی روشنی میں زندگی گزر اناشروع کر دے ، تواس کے نتیج میں اس کی قوتِ عقل بڑھ کتی ہے ، پس عقل کے بڑھنے سے انسان اور اس کے اعمال کی قیمت اللّٰہ رب العزت کی نگاہ میں بڑھ جاتی ہے اور بالآخر وہ سعادت الدارین کا حقد اربتا ہے۔



#### حوالهجات

- (1) ابن منظور ، محمد بن مکرم ، لسان العرب ، دار صادر ، بیروت ، ج11، ص458 ۔
- (2) ابن شعبه، حسن بن علي، تحف العقول، مؤسسة النشر الاسلامي قم، 1363هـ ، 15، ص 15-
  - (3) رئے شہری، شیخ محر محمدی، میزان الحکمہ، دار الحدیث قم، 1391ھ، جہوں 257۔
- (4) ابن ابي جمهور ، محمد بن زين الدين ، عوالى اللئالى ، مؤسسه سيد الشهداء ، قم 1403هـ ، ج1، ص 248
  - (5) شريف الرضي، مُحمد بن سين نهج البلاغه، مؤسسة دار الصجرة قم، 1414، ج1، ص 402-
  - (6) مجلسي، محمد باقربن محمد تقي بحار الأنوار ، دار إحياء التراث العربي بيروت، 1368 ، 15، ص 116-
    - (7) رئشخ محرم کرمین میزان الحکمه ، دار الحدیث قم،س: 1391، ج، ص 510 ـ
    - (8) كليني، محمد بن يعقوب، اصول كافي، دارالتعارف للمطبوعات بيروت 1411ق، ج1، ص11\_
      - (9) خجفي، شيخ محسن على، الكوثر في تفسير القرآن، بلاغ القرآن، ج2، ص453-
      - (10) مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحار الأنوار ، دار احیاء التراث العربی بیروت ، ج1، ص131 -
        - (11) تشميمي آمدي،عبدالواحد بن محمد ،غررالحكم ،دارالكتاب إلاسلامي، ج1،ص412-
  - (12) مجلسي، څمه باقر بن څه تقي، بحار الأنوار ، دار إحياءالتراثُ العربي بيروت لبنان ، ج75، ص 186 ـ
    - (13) شريف الرضي، محمد بن سين، نيج البلاغه، حكمت 212، ص692 -
    - (14) كليئني، څمه بن يعقوب،اصول كافي، دارالتعارف للمطبوعات بيروت، ج1ص 27-
    - (15) رئے شہری، شیخ محمری، میزان الحکمہ ، دار الحدیث قم، میزان الحکمہ ، ج8م 446۔
      - (16) الضأر
      - (17) كراكلي، محد بن علي، كنزالفوا كد، دارالذخائر قم إيران، ج1 م 199 [17]
      - (18) تتميمي آمدي عبد الواحد بن څحه ،غرر الحكم ،ار الكتاب إلاسلامي ، 15، ص92-
        - (19) الضاً،ص85\_
    - (20) مجلسي، محمد باقرين محرتقي، بحار الأنوار ، دار إحباءالتراث العربي بيروت، 15ص159-
      - (21) مفيد، محمد بن محمد ، الاختصاص، مؤسسة النشر الاسلامي قم، ج1، ص244\_
      - (22) اربلي، على بن عيسي، كشف الغمه، بني اشي، تبريزايران، 25، ص 347-
      - (23) تتيمي آمدي، عبدالواحد بن محمد ، غرر الحكم ، ار الكتابِ الإسلامي ، 10 ص 510
      - (24) ليثي وأسطى على بن محمد ،عيون الحكم ،مؤسسه لم فرينكي دار الحديث. ج1،ص 539-
        - (25) كُرِّ الْحَكِي، محمد بن علي، كنزالفوا ئد ٰ دارالذخائر قم ايران، ج1، ص88\_
        - (26) تميني آمدي،عبد الواحد بن محمد ،غرر الحكم ،ار الكتاب إلا سلامي، 15،ص 91-
      - (27) شبهيد إول، محمد بن مكى، الدرة الباهرة ، آستانه مقدسة م. انتشارات زائر، ج1، ص16-
    - (28) نَجْفِي، شَيْخ مُحن على، الكوثر في تفسيرالقران، بلاغ القر آن الكوثر اسلام آباد، ج8، ص94-
      - (29) تتميمي آمدي،عبدالواحد بن محمد ،غررالحكم ، دارالكتاب إلاسلام قم خ1 ،ص778 ـ
    - رو2) (30) تجبي شيخ محن على الكوثر في تفسير لقران بلاغ القر آن الكوثر اسلام آباد ، 45- ص16-
  - (31) دىلىمى، حسن بن محمد ،اعلام الدين، مؤسسة آل البيت (عليهم السلام) لإحياء التراث قم، ص 298 \_\_\_\_
    - (32) كليني، محربن يعقوب،الكافي، دارالكتب إلاسلامية تهران، ج1،ص13-
- (33) محد في نوري شيخ حسين نوري طبرسي، متدرك الوسائل، مؤسسة آل البيت (عليهم السلام) لاحياء التراث، ج11، ص 211-
  - (34) فَالْ نيشابوري، مُحمَّه بن احمه، روضة الواعظين، نشر في تهران ايران، 25، ص420 \_ أ
    - (35) شريف الرضي، محمد بن سين، نهج البلاغه، حكمت 211 \_
    - (36) تتميمُي آمدي،عبدالواحد بن محمد ،غررالحكم ، دارالكتاب إلاسلامي قم ، 15،ص 119-

### قرآن وسنت کی روشنی میں عقل کو بڑھانے کے افعال واعمال کاایک تحقیقی جائزہ



- (37) الضاً من 653\_

- (/ 3) ایفنا، شردین بیقوب، اصولِ کافی، دارالتعارف للمطبوعات بیروت، ن15، ش17-(38) کلینی، مجمد باقرین مجمد قتی، بحار الانوار، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، ن52، ش8-(40) لیثی واسطی، علی بن مجمد عیون الحکم، مؤسستانمی فربنگی دار الحدیث قم ایران، ن1، ش988-(41) مجلسی، مجمد باقرین مجمد قتی، بحار الانوار، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، ن747، ش289 (42) متمیمی آمدی، عبد الواحد بن مجمد غرر الحکم، دار الکتاب الاسلامی قم، ن1، ش686



# عاقل کو پہچاننے کے الہی معیارات قرآن وسنت کی روشنی میں

## اکبرعلی جعفری (جامعة الکوثر اسلام آباد)

### چکیده

عقل الله کی عطاکر دہ افضل ترین نعمت ہے اس کے ذریعے انسان بلندیوں کے اعلی درجات پر فائز ہوتا ہے،اور اسی سے فرشتوں سے بھی نہ برتر بن جاتا ہے۔ عقل کو الله سے فرشتوں سے بھی نہ برتر بن جاتا ہے۔ عقل کو الله نے مختلف مراتب اور درجات کے لحاظ سے قسیم کیااور اپنے محبوب ترین افراد میں کامل قرار دیا قر آن اور سنت سے مد دلئے بغیر عاقل کو غیر عاقل کو بیجا ننا کیک شکل امر ہے لہذا اس مقالہ میں قر آن اور احادیث کی روشنی میں عاقل کو بیجا ننا کی بقدرِ امکان کوشش کی گئی ہے۔

**کلیدی الفاظ**:عاقل، نشانیاں، قرآن، حدیث

# مقدمه

الله تبارك و تعالى نے قرآن مجيد ميں بار ہاار شاد فر مايا ہے: افَلاَ تَعُقِدُونَ۔ (سور ہ بقرہ 44:2) كياتم عقل سے كام نہيں ليتے۔

تواس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کواللہ نے عقل جیسی نعت سے نواز اتو ہے کیکن وہ عقل کو استعال میں نہیں لاتے ، کیونکہ عاقل اور غیر عاقل کے درمیان بہت ہی صفات اور نشانیوں کافرق ہے جن نشانیوں کے ذریعے عاقل اینے غیر سے امتیاز رکھتا ہے۔ یہ نشانیاں جن میں موجود ہوں گی اسے عاقل گر دانا جائے گا بعض او قات معاشرہ جس انسان کو عاقل کہہ رہا ہوتا ہے وہ اصل میں عاقل نہیں ہوتا اس کے لئے وہ ضیلتیں نہیں ہوتی جو عاقل کی ہوتی ہیں بلکہ اس میں چالا کی ہوتی ہے۔

# عقل كى فضيلت

عقل الله کی عطاکر دہ بہترین نعمت ہے،اسی کے ذریعے انسان کو فضیلت حاصل ہے۔جہال عقل ہو وہاں باقی ساری خوبیاں بھی ہوں گی جیسا کہ حدیث میں ہے:عَنِ ٱلاَصْبَغِ بْنِن نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيّ عَلَيْدِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: هَبَطَ جَبْرَبِيلُ عَلَى

آذم عَكَيْهِ السَّلاَمُ فَقَال يَا آذمُ إِنِّى أُمِرْتُ أَنْ أُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلاَثِ فَاحَتَرُهَا وَدَعِ اِثْنَتَيْنِ فَقَال اَدُمُ إِنِّى قَدِ اِخْتَرُتُ اَلْعَقُلُ وَالْعَيْدِ عِلْ اِلْحَيْدِ عِلْ اِلْحَيْدِ عِلْ اِلْحَيْدِ عِلْ الْحَيْدِ عَلَى الْحَيْدِ عِلْ الْحَيْدِ عِلْ الْحَيْدِ عِلْ الْحَيْدِ عَلَى اللَّهِ عَلَى الْحَيْدِ عَلَى الْحَيْدُ عَلَى الْحَيْدِ عَلَى اللّهِ اللّهِ عَلَى اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ الْحَيْدِ عَلَى اللّهُ الْحَيْدِ عَلَى اللّهُ الْحَيْدِ عَلَى اللّهُ اللّهُ الْحَيْدِ اللّهُ الْحَيْدُ عَلَى اللّهُ الْحَيْدِ اللّهُ الْحَيْدِ اللّهُ الْحَيْدُ وَالْمَالِلَا عَلَى اللّهُ الْحَيْدُ وَالْمَالِ اللّهُ الْحَيْدُ الْحَيْدُ اللّهُ الْحَيْدُ الْحَيْدُ اللّهُ الْحَيْدُ اللّهُ الْحَيْدُ الْحَيْدُ الْحَيْدُ الْحَيْدُ الْحَيْدُ الْحَيْدُ الْحَيْدُ الْحَ

جہاں عقل کو فضیلت ہے وہاں صاحب عقل کو بھی باقی تمام لو گوں پرفضیلت ہے۔رسول خدا کافرمان ہے:

مَا قَسَمَ اللَّهُ لِلْعِبَادِ شَيْعًا أَفْضَلَ مِنَ الْعَقُلِ فَنَوْمُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ سَهَرِ الْجَاهِلِ وَإِفْطَادُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ صَوْمِ الْجَاهِلِ وَإِقَامَةُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ شُخُوصِ الْجَاهِلِ -(2)

خدانے اپنے بند وُں میں عقل سے زیادہ کوئی افضل اور بہترین چیز تقسیم نہیں کی۔عاقل کاسونا جاہل کے جاگنے سے افضل ہے۔ عاقل کاافطار کرنا جاہل کے روزہ رکھنے سے افضل ہے۔ عاقل کا اپنے گھر میں رہنا جاہل کے جج وعمرہ کے سفر سے افضل ہے۔

# عاقل کو پہچانے کے معیارات

قر آن اور احادیث میں جہاں عقل و عاقل کی فضیلت بیان کی گئے ہے وہاں عاقل کو پہچاننے کے معیارات کو بھی بیان کیا گیا ہے ، ان معیارات میں سے بعض مند رجہ ذیل ہیں:۔

# الفيحت قبول كرتاب

معاشرے میں دوطرح کے لوگ نظر آتے ہیں،ان میں سے کچھ لوگ اچھی ہا توں اور نصیحتوں کو سنتے ہیں پھراس کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں جبابعض لوگ ایسے بھی ہیں جواچھی ہا توں کو سننا تک گوار انہیں کرتے ہیں۔عاقل کو پہچا ننے کا پہلامعیاریہ ہے کہ عاقل اچھی ہا توں کو لے لیتا ہے اور ان پڑمل کرتا ہے،جو کوئی بھی کلام کر رہا ہویا نصیحت کر رہا ہو تو



اس کی با توں کوغور سے سنتا ہے اور ان میں جو جو باتیں اچھی ہوتی ہیں، قابل عمل ہوتی ہیں ان کو اپنالیتا ہے قر آن اور احادیث معصومین کی میں اس پہلو کی طرف کثرت سے اشارہ کیا گیا ہے۔اللّٰہ تبارک و تعالٰی اپنی لاریب کتاب میں متعد دمقامات پر فرما تا ہے:

يُّوُتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَمَنْ يُّوُتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۚ وَمَا يَذَّكُمُ إِلَّا اُولُوا الْأَلْبَابِ ـ (سوره بقره 269: 269)

وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطافر ما تا ہے اور جسے حکمت دی جائے گویا اسے خیر کثیر دیا گیا ہے اور صاحبان عقل ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

قُل تَعَالَوْا اَتُلُ مَا حَمَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمُ الَّا تُشْمِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرُزُقُكُمْ وَا لِثَاهُمُ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَمَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ نَحْنُ نَرُزُقُكُمْ وَاللَّهُ مَا لَيْعُ مَلَالُهُ وَاللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَعَنْ مُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَمَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَعُنْ مُوا اللَّهُ اللَّ

کہدیجیے میں تمہیں وہ چیزیں بتادوں جو تمہارے رب نے تم پرحرام کر دی ہیں، (وہ بیر کہ) تم لوگسی کواس کاشریک نہ بناؤ اور والدین پر احسان کر واور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کر و، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی اور علانیہ اور پوشیدہ (کسی طور پر بھی) بے حیائی کے قریب نہ جاؤاور جس جان کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قبل نہ کر وہاں مگر حق کے ساتھ ، بیدوہ باتیں ہیں جن کی وہ تمہیں نصیحت فرما تاہے تا کتم عقل سے کام لو۔

ھنَا ابَلاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْنَدُوُ ابِهِ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّهَا هُوَاللهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَنَّكَّمَ اُولُوا الْاَلْبَابِ - (سورہ ابراہیم 52:14) یہ (قرآن) لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کی تنبیہ کی جائے اور وہ جان لیس کہ عبود توبس وہ ایک ہی ہے نیز عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

لَقَكُ اَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتْبًا فِيهِ ذِكُوكُمْ أَفَلا تَعْقِدُونَ (سوره انبياء 10:21)

بتحقیق ہم نے تمہاری طرف ایک الی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہاری نصیحت ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

ان آیات میں سے پہلی آیت میں حکمت کی نصیحت کی گئی اور پھر فر مایا کہ نصیحت صاحب قل حاصل کرتا ہے ، دوسری آیت میں بعض حرام اعمال سے بچنے کی نصیحت کی گئی اور فر مایا کہ عقل سے کام لیتے ہوئے نصیحت حاصل کرو، تیسری اور چوشی آیت میں قرآن کو نصیحت قرار دیا اور فر مایا کہ عاقل نصیحت حاصل کرتا ہے۔ تو ان تمام آیات سے بیٹا بت ہوتا ہے کہ عاقل ہی بھی احکام سے اور بھی ائمہ بھے کے فر مان سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔ اور نصیحت حاصل کرتا ہے۔ اور نصیحت حاصل کرنا ہے۔ کہ اس کلام بیٹل کرنا۔

اور احادیث میں بھی عاقل کے بہترین پیرو کار ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے:



قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ: يَا هِشَامُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَشَّىَ أَهُلَ الْعَقْلِ وَ الْفَهُم فِى كِتَابِهِ فَقَالَ: فَبَشِّمْ عِبَادِ ٱلَّذِينَ يَسْتَبِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَبٍكَ اللَّذِينَ هَذَاهُمُ اللَّهُ وَأُولُوا كِتَابِهِ فَقَالَ: فَبَشِّمْ عِبَادِ ٱلَّذِينَ يَسْتَبِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولُوا (لَا يَكُلُبُونَ اللَّهُ وَأُولُوا (لَا يَكُولُونَ اللَّهُ وَالْمُولُونَ الْعَرْفُ الْمُعُلُونَ أَحْسَنَهُ أُولُوا (لَا يَعْفُى عَلَيْهِ اللَّهُ وَأُولُوا (لَا يَعْفُلُ عَلَيْهِ اللَّهُ وَالْمُولُونَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنَ أَنْ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنَ اللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُؤْمِنَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ وَالْمِنْ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُ الللهُ وَالْمُؤْمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مُ الللللَّهُ وَالْمِلْدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ اللِهُ اللَّهُ اللَ

امام موسی کاظم اللہ نے فرمایا: اے ہشام، اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب میں صاحبان عقل و حکمت فہم کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:
اے رسول ﷺ آپ ان بندوں کو بشارت دے دیں جو بات غور سے سنتے ہیں اور اس میں سے جو اچھی و خوبصورت بات
ہوتی ہے اس کی اتباع کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کو خد انے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ صاحبان عقل ہیں۔
اس حدیث میں امام موسی کاظم ﷺ نے اللہ کی کتاب کیم کاحوالہ دیتے ہوئے واضح طور پر بیان کر دیا کہ عاقل وہی ہوتا ہے
جو با توں کوغور سے سنے اور ان میں سے اچھی با توں کی پیروی کرے۔ پس معلوم ہوا کہ جو بھی شخص اچھی ضیحتوں پڑل کر تا ہے اور حق کی پیروی کرتا ہے وہی اس کے عاقل ہونے کی نشانی ہے۔

# ٢ ـ آخرت كى طرف رغبت ركھتا ہے

عاقل کی نشانیوں میں سے ایک بیہ ہے کہ عاقل دنیا کی بنسبت آخرت کی طرف راغب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ دیھتا ہے کہ دنیا کے حصول کے لئے بھی محنت در کار ہے۔ اب اس میں سے ایک فانی ہے اور ایک دائی ہے توعاقل فانی کے بجائے دائی (یعنی آخرت) کے لئے محنت کرتا ہے۔ قرآن میں بھی اس نشانی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ، اللہ تبارک و تعالٰی فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَاللَّهُ بِهِٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوِّءَ الْحِسَابِ (سوره رعد 21:13) اورالله نے جن رشتوں کو قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے رب کاخوف رکھتے ہیں اور برے حساب سے بھی خائف رہتے ہیں۔

اس آیت کریمه میں اولوالباب، صاحب عقل کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں جن میں سے ایک بیہ ہے کہ صاحب عقل اپنے رب کاخوف رکھتے ہیں اور برے حساب سے خاکف رہتے ہیں۔ عاقل شخص آخرت کی سوجھ رکھتاہے اور ایسے کام انجام دیتا ہے جس سے وہ آخرت میں کامیاب ہوجائے۔ عاقل کی اسی علامت کی طرف حدیث میں بھی تذکر آیا ہے: امام موسی کاظم ملی ہشام بن حکم ہے سے مخاطب ہو کرفر ماتے ہیں:

ياهِ شَامُ إِنَّ ٱلْعُقَلاَءَ زَهِدُوا فِي ٱلدُّنْيَا وَرَغِبُوا فِي ٱلْآخِرَةِ لِاَنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّ ٱلدُّنْيَا طَالِبَةٌ وَمَطْلُوبَةٌ وَٱلْآخِرَةَ طَالِبَةٌ وَمَطْلُوبَةٌ فَمَنْ طَلَبَ ٱلْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ ٱلدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مِنْهَا رِذْقَهُ وَمَنْ طَلَبَ ٱلدُّنْيَا طَلَبَتُهُ ٱلْآخِرَةُ فَيَأْتِيهِ ٱلْمَوْتُ فَيُفْسِدُ عَلَيْهِ دُنْيَا هُ وَآخِرَتُه - (4)



اے ہشام عقلاء دنیا سے کنارہ کش اور آخرت کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دنیا الی چیز ہے جس کو طلب کیا جائے تو دنیا بھی طلب کرتی ہے۔ ایسے ہی آخرت بھی طالبہ ہے اور مطلوبہ بھی ہے۔ ایس جس نے آخرت کو طلب کیا تو دنیا اس کی طالب ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنارز ق اس سے پور اگر ہے۔ اور جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت بھی اس کو طلب کرتی ہے اور اس کوموت آتی ہے تو اس کی دنیا و آخرت دونوں کو خراب کرلیا ہوتا ہے۔

قال أَبُوالُحَسَنِ مُوسَى بُنُ جَعْفَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَ مُرْ: يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِل نَظَى إِلَى الدُّنْيَا وَإِلَى أَهْلِهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا لاَ تُنَالُ إِلاَّ بِالْبَشَقَّةِ وَنَظَى إِلَى الْآخِريثَ (٥) تُنَالُ إِلاَّ بِالْبَشَقَّةِ وَطَلَبَ بِالْبَشَقَّةِ اَبْقَاهُمَا الْحَدِيثَ (٥) تُنَالُ إِلاَّ بِالْبَشَقَّةِ وَطَلَبَ بِالْبَشَقَّةِ اَبْقَاهُمَا الْحَدِيثَ (٥) تُنَالُ إِلاَّ بِالْبَشَقَّةِ وَطَلَبَ بِالْبَشَقَّةِ وَنَظَى إِلَى الْآخِريثَ وَقَعَلَم اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْحَدِيثَ الْمُعَلَّمُ اللَّهُ فَلَ اللَّهُ الْ

## سر حكمت سے كام ليتا ہے

عاقل کی نشانیوں میں سے ایک بیہ ہے کہ عاقل کیم ہوتا ہے ،وہ اپنے ہم ممل میں حکمت سے کام لیتا ہے۔وہ حکمت کو باقی چیزوں پر ترجیح دیتا ہے ،اگر اسے باقی چیزیں جیسے مال دنیا کم ملے تو وہ دراضی ہوگالیکن حکمت کی کمی پر وہ کبھی بھی راضی نہیں ہوتا اور اسی حکمت سے اپنے ممل کو مزین کرتا ہے۔جیسا کہ اللہ کی ذات قرآن میں حکمت کو عاقل کی نشانی بتاتے ہوئے فرماتی ہے:

يُؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤُتَ الْحِكْمَةَ فَقَلْ أُوْتِى خَيْرًا كَثِيْرًا ۚ وَمَا يَذَّكَّ كُمُ إِلَّا أُولُوا الْاَلْبَابِ ـ (سوره بقره 2: 269)

وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطافر ما تا ہے اور جسے حکمت دی جائے گویا اسے خیر کثیر دیا گیا ہے اور صاحبان عقل ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ نے حکمت کوخیر کثیر قرار دیا ہے اور اسے عاقل کے لیے فیصحت گر دانا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ عاقل حکمت کو قبول کرتا ہے اور قبول کرنے سے مرادیہ ہے کہ عاقل حکمت کے ساتھ اپنے انگمال انجام دیتا ہے۔ حدیث معصومین بھی میں بھی عاقل کی بیا علامت ذکر ہوئی ہے:

عَنْ يَحْيَى بُنَ عِمْرَانَ عَنْ آبِي عَبْدِالله قَالَ كَانَ آمِيُّدُ الْمُؤْمِنِيُّنَ يَقُولُ بِالْعَقْلِ اسْتَخْرَجَ غَوْرُ الْحِكْمَةِ وَبِالْحِكْمَةِ السَّعَخُرَجَ غَوْرُ الْحِكْمَةِ وَبِالْحِكْمَةِ السَّتَخُرَجَ غَوْرُ الْعَقْلِ (6)



یجی بن عمران سے حدیث ہے کہ امام جعفر صادق ﷺ فرماتے ہیں کہ صرت امیر المومنین علی ﷺ فرماتے ہیں:عقل کے ذریعے ہی حکمت کی گہرائیوں سے نکلا جاسکتا ہے۔ ادر حکمت اور حکمت اور عقل ایک دوسرے کے لئے لازم ہیں۔ امام ﷺ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حکمت اور عقل ایک دوسرے کے لئے لازم ہیں۔

ایک اور مقام پر امام موسی کاظم ﷺ عاقل کی اس نشانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہشام بن علم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

يَا هَشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ رَضِيَ بِالدُّونِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْحِكْمَةِ وَلَمْ يَرْضَ بِالدُّونِ مِنَ الْحِكْمَةِ مَعَ الدُّنْيَا فَلِذَلِكَ رَبِعَتْ تِجَارَتُهُمْ۔(7)

ائے ہشام ،عاقل حکمت کو حاصل کرنے کے بعد قلیل مال دنیا پر بھی راضی ہوجا تاہے جبکہ عاقل دنیا کی کثرت کے باوجو دبھی حکمت کی کمی پر راضی نہیں ہوتااور بیراس کی سود مند تجارت ہے۔

مٰہ کورہ آیات اور احادیث سے واضح طور پرمعلوم ہوتاہے کہ عاقل کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس میں موجو دمصلحت وفوائد اور انجام کی طرف متوجہ ہوتاہے بھرا چھے کاموں کو انجام دیتاہے ،فضول اور بے مقصد امور کرتزک کرتاہے۔

### المرين دار موتاب

عاقل شخص بے دین نہیں ہوتا، وہ دین اسلام پر ایمان رکھنے والا ہوتا ہے، یعنی کسی کافریا مشرک کو عاقل نہیں کہاجا سکتا۔
تواس پر بیسوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بے دین عاقل نہیں ہے تو بے دین افراد میں جو پچھالیی خوبیاں دیکھنے کو لتی ہیں جنہیں
عام انسان انجام نہیں دیتا جبکہ وہ اپنی ذہانت سے غیر معمول کام انجام دیتے ہیں تو وہ کیا ہے؟ تواس کا جواب امام جعفر صادق
علائے کے قول کے ذریعے واضح ہوتا ہے کہ جب راوی نے سوال کیا کہ عقل کیا ہے تو امام اللے نے فرمایا:

مَاعُبِدَ بِهِ ٱلرَّحْمَنُ وَاكْتُسِبَ بِهِ ٱلْجِنَانِ -(8)

جس سے خدائے رحمن کی عبادت ہواور جنت کو حاصل کیا جائے وہ عقل ہے۔

تواس سے معلوم ہوتا ہے کہ بے دین کے پاس جو ذہانت ہوتی ہے وہ قل نہیں ہوتی اور عاقل دین دار ہوتا ہے اور اس پرقر آن کی آیات اور احادیث معصومیں بھی دلالت کرتی ہیں،اللہ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

ٱمَّنْ هُوَقَانِتُّانَآءَ الَّيْلِ سَاجِدَا وَّقَابِمَا يَّحْذَرُ الْأَخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِينَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَ اللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَمُ اللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَلَا لَكُلُمُونَ وَلَا اللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَعَلَمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَلْمُونَ وَاللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَا لَكُنُونَ وَاللَّذِينَ لَكُونَ وَاللَّذِينَ لَا لَهُ لَلْمُ اللَّذِينَ لَلْمُونَ وَاللَّذِينَ لَهُ وَلَا اللَّذَالَالِقُلْمُ اللَّذِينَ لَقَلْمُ لَيَعْلَمُونَ اللَّذِينَ لَيْعُمُونَ أَنْ اللَّذِينَ لَكُلُمُ لَيَسْتَعِلَى اللَّذِينَ لَكُلُمُونَ وَاللَّذِينَ لَلْمُونَ لَا اللَّذِينَ لَلْمُونَ لَا اللَّذِينَ لَكُلُمُ لَا اللَّذِينَ لَكُلُمُونَ لَا اللَّذِينَ لَا لَاللَّذِينَ لَا لَاللَّذِينَ لَلْلِكُونَ لَا اللَّذِينَ لَلْمُ لَا اللَّذِينَ لَلْمُؤْنَ لَا اللَّذِينَ لَلْمُؤْنَ لَا اللَّذِينَ لَلْمُ لَا الللّهُ لَلْمُ اللّهُ لَلْمُؤْنِ اللّهُ لَلْمُ لَلْلِلْمُ لَلْمُ لَا لَاللّهُ لَلْمُ لَلْمُؤْنَ لَا لَاللّهُ لَلْمُ لَا لَا لَاللّهُ لَا لَاللّهُ لَلْمُؤْنَا لَا لِلللللْمِينَالِكُولِ لَا لِللللْمُ لَلللّهُ لَلْمُ لَاللّهُ لَلْمُ لِلللللللّهُ لِلللللللّهُ لِلللللّهُ لِلللللللّهُ لَا لَهُ لَا لَاللّهُ لَلْمُ لَللّهُ لِللللللّهُ لِلْمُ لَلْمُ لَلللللّهُ لِللللللّهُ لِلللللللّهُ لِلللللللّهُ لَ

(مشرک بہترہے) یا وہ مخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدے اور قیام کی حالت میں عبادت کرتاہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگائے رکھتاہے، کہد دیجئے:، کیاجاننے والے اور نہ جاننے والے یکسال ہو سکتے ہیں؟



بِ شک نصیحت توصر ف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ نے دین دار کے اوصاف بیال فرمائے اور پھران اوصاف کو نصیحت قرار دیااور پھر فرمایا کہ نصیحت صاحب عقل قبول کرتے ہیں۔

وَمَا الْحَيْوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا لَعِبٌ وَّلَهُوْ ۚ وَلَلدَّادُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ـ (سورهانعام 6:32) اور دنیا کی زندگی ایک کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں اور اہل تقویٰ کے لیے دار آخر ت ہی بہترین ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

اس آیت میں اللہ نے دار آخرت کو اہل تقوی کے لئے قرار دیااور پھر عقل سے کام لینے کی تلقین دلائی۔ وَالَّذِینَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجُهِ رَبِّهِمُ وَاَقَامُوا الصَّلُوةَ وَانْفَقُوْا مِبَّا رَزَقُنْهِمْ سِبَّا وَّ عَلانِيَةَ وَّ يَدُرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولَيْكَ لِهِمْ عُقْبَى الدَّادِ۔ (سوره رعد 22:13)

اور جولوگ اپنے رب کی خوشنو دی کی خاطر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے انہیں دی ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانہ طور پرخرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں آخرت کاگھرایسے ہی لوگوں کے لیے ہے۔

اس آیت میں عاقل کے اوصاف بیان فرمائے ہیں جو ایک دین دار میں موجود ہوتے ہیں۔ توان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ عاقل دین دار ہونے کو بیان کیا گیا ہے ، جناب اسحاق ہوتا ہے کہ عاقل دین دار ہوتا ہے۔ حدیث معصوم میں بھی جمعی عاقل کے دین دار ہونے کو بیان کیا گیا ہے ، جناب اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق بھی نے فرمایا:

مَنْ كَانَ عَاقِلًا كَانَ لَهُ دِيْنٌ وَمَنْ كَانَ لَهُ دِيْنٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ ـ (9)

جوعقلمند ہے وہ صاحب دین ہے اور جوصاحب دین ہے وہ ہی جنت میں داخل ہو گا۔

# ۵علم کے ساتھ گفتگو کرتاہے

عاقل وہ ہے جس کے بارے میں علم نہ رکھتا ہو وہ اس بارے میں کلام نہیں کرتا، اس میں دخالت نہیں دیتا کیونکہ بغیر علم کے کلام کرنے میں رسوائی ہے اور انسان دوسروں کی نظروں میں حفیر ثابت ہوتا ہے۔ امام جعفر صادت علی نفر ماتے ہیں:
مَنْ خَافَ الْعَاقِبة تَثَبَّتَ عَنِ التَّوَغُّلُ فِيمَا لاَ يَعْلَمُ وَمَنْ هَجَمَ عَلَى اَمْدِ بِغَيْدِ عِلْمٍ جَلَعَ اَنْفَ نَفْسِدِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمُ لَمْ يَعْلَمُ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يُكُمَامُ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يُكُمَامُ فَهُمْ وَمَنْ يُهْفَمُ مَنْ يُهُفَمُ مَنْ اَلْوَمَ وَمَنْ كَانَ كَذَالِكَ كَانَ اَلْوَمَ وَمَنْ كَانَ كَذَالِكَ كَانَ اَلْوَمَ وَمَنْ كُانَ اللّٰ مَنْ اللّٰ وَمِنْ اللّٰهُ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهُ عَلَى اَمْدِ بِعَلَى اَمْدِ فَعَنْ مُنْ مُنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ عَلَى اللّٰهُ عَلَى اللّٰ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ عَلَى اللّٰهُ اللّٰهُ عَلَى اللّٰهُ عَلَى اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلَى اللّٰهُ اللّٰلِكَ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَمَنْ لَمْ عَلَامُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ

جوآخرت کاخوف رکھتا ہے وہ اس میں مشغول نہیں ہو گاجس کے بارے میں جانتانہ ہواور جو بغیر کم کے کسی معاملے میں داخل



ہوجا تاہے وہ رسواہوجا تاہے۔اور جوجانتا نہیں وہ بچھتا نہیں ہے اور جو بچھتا نہیں وہ محفوظ نہیں رہتااور جومحفوظ نہیں رہتاوہ مرم اور عزت دار نہیں رہتااور جوعزت اور اکر امنہیں رکھتاوہ ظالم وغاصب ہو تاہے اور جو ابیاہواس کی دنیا میں ملامت ہوتی ہے اور جس کی دنیا میں ملامت ہوتی ہے وہی آخرت میں پشیمان ہوتا ہے۔

اس حدیث میں ام گئے نے عاقل کی بینشانی بیان کی کہ کیونکہ عاقل آخرت سے ڈرتا ہے اس لئے وہ بغیرعلم کے سی معاملے میں دخل اندازی نہیں کرتاور پھر یہ بھی بیان فر مایا کہ بغیرعلم کے سی معاملے میں دخل اندازی نہیں کرنے کے کیا نقصانات ہیں کہ وہ مخض دنیا اور آخرت دونوں میں رسوا ہوگا۔

### ۲\_مخلصانه مشوره دیتاہے

بہت سے انسان ایسے ہوتے ہیں کہ جب کوئی ان سے کوئی مشورہ طلب کرے تویا تووہ اپنی غرض کے مطابق اسے مشورہ دیتے ہیں یا نادانی کی وجہ سے اچھامشورہ نہیں دے پاتے لیکن عاقل کی پیچان کا ایک معیار یہ ہے کہ اگر کوئی اس سے مشورہ طلب کرے تووہ بغیر کسی ذاتی غرض وغایت کے اچھامشورہ دیتا ہے۔ امام موسی کاظم اللہ ہشام سے اپنی وصیت میں فرماتے ہیں

يَا هِشَامُ إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ عَلَامَةِ الْعَاقِلِ أَنْ يَّكُونَ فِيهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ: يُجِيْبُ إِذَا سُيِلَ، وَيَنْطَقُ إِذَا عَجَزَ الْقَوْمُ عَنِ الْكَلَامِ، وَيُشِيْرُ بِالرَّأْيِ الَّذِى يَكُونُ فِيهِ صَلَاحُ أَهْلِهِ، فَمَنْ لَّمُ يَكُنْ فِيْهِ مِنْ هَذِهِ الْخَصَالِ الثَّلَاثِ شَيْءٌ فَهُو أَحْمَقُ - (11)

اے ہشام! میرالمومنین علی بن ابی طالب ﷺ فرمایا کرتے تھے:عقل مندکی تین نشانیاں ہیں:۔ جب اس سے سوال کیاجائے گا تووہ جو اب دے گا، جب لوگ بولنے سے عاجز ہو جائیں گے تووہ اس وقت بولے گااور وہ ایسامشورہ دے گاجس سے اس کے اہل کی اصلاح ہو جس میں یہ تین وصف نہ پائے جائیں وہ احمق اور نادان ہے۔ اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ عاقل بہترین مشیر ہے۔

# ے عہد الہی کی پاسداری کر تاہے

عاقل عہدالہی کا پاسدار ہوتا ہے، اللہ نے جو کوئی بھی احکام نافذ فرمائے ہیں ان تمام احکام پڑل کرتا ہے۔ اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہو بھی جائے تواللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ اس گناہ کو دوبارہ انجام نہیں دے گااور پھراس عہد کا پاس رکھتا ہے۔ اور جوعہد بزبان فطرت اللہ سے کیا ہے۔ میثاق فطرت وہ میثاق ہے جو دیگر تمام فروع عہد و میثاق کے لیاس رکھتا ہے۔ اور جوعہد بزبان فطرت اللہ سے کیا ہے۔ میثاق فطرت وہ میٹات ہے جو دیگر تمام فروع عہد و میثاق ہے ہدکو لیے اساس کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ وہی عہد ہے جونسل آ دم اللہ سے ابتدائے فطرت میں لیا گیا تھا، (12) عاقل اس عہد کو



بھی پوراکر تاہے۔

الله تبارك وتعالى اپنی لاریب كتاب میں عاقل كی نشانیوں كوبیان كرتے ہوئے فرما تاہے:

الَّذِيْنَ يُوْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْبِيثَاقَ (سوره رعد 20:13)

جواللہ کے عہد کو پوراکرتے ہیں اور پیان کونہیں توڑتے۔

پس عاقل کو پیچاننے کا ایک اہم معیار ہی بھی ہے کہ وہ عہدالهی کی کسی حد تک پاسداری کر تاہے اگر وہ عہدالهی کو بوراکر تاہے تو بہی اس کے عاقل ہونے کی نشانی ہے۔

# ٨\_رازول کی حفاظت کر تاہے

عاقل کی نشانیوں میں سے ایک میہ ہے کہ وہ راز دار ہوتا ہے۔ ایک معاشر ہے کی بہتری کے لئے بیبات بہت ضروری ہے کہ اپنوں کے علاوہ کسی کو اپنار از دار نہ بنایا جائے وگر نہ میغل اس معاشر ہے کی بربادی اور تباہی میں بہترین کار آمد ثابت ہو گا۔ کئی معاشر ہے اسی وجہ سے برباد ہوئے کہ وہ اپنے داز اپنے غیروں کو بتایا کرتے تھے۔ اسلام اس چیز سے ہمیں روکتا ہے اور اس سے رکنے کو عاقل کی علامت قرار دیتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالٰی قرآن مجید میں فرما تا ہے:

یا آیگها الّذِینَ امَنُوْا لا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُوْنِكُمْ لا یَالُوْنَكُمْ خَبَالا فَوُوْا مَا عَنِتُمْ قَدُ بَدَتَ الْبَغْضَاءُ مِنْ افْوَاهِهُمْ وَمَا تُخْفِى صُدُورُهُمْ اَكْبُرُ قَدْ بَیَّنَا لَکُمُ الْایْتِ اِنْ کُنْتُمْ تَغْقِلُوْنَ (سوره آل عمران 18:3) افواههم و مَان والوالینوں کے سواد وسرول کو اپنار از دار نہ بناؤیہ لوگ تمہارے خلاف شریجیلانے میں کوئی کو تاہی نہیں کرتے، جس بات سے تہدیں کوئی تکلیف پنچے وہی انہیں بہت پسند ہے، بھی تو (ان کے دل کے کینه ) بغض کا ظہار ان کے منہ سے بھی ہوتا ہے، لیکن جو (بغض و کینه ) ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ کہیں زیادہ ہے، بتقیق ہم نے آیات کو واضح کر کے تمہارے لیے بیان کیا ہے۔ اگر تم عقل رکھتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہو تاہے کہ اسلام کے دشمن اس تاک میں رہتے ہیں کہ سلمانوں سے ان کے راز معلوم کئے جائیں اور پھراس راز کو سلمانوں کی کمزوری بناکر ان کے خلاف استعمال کیا جائے۔ اور معاشرے کے فرد کا بھی اگر کوئی دشمن ہو تووہ بھی اس تاک میں رہتا ہے۔ تو اللہ اس آیت میں تلقین کرتا ہے کہ اپنوں کے علاوہ دوسروں کو اپنار از دار نہ بناؤاور پھر آیت کے آخر میں بیان فرما تاہے کہ اگرتم عقل رکھتے ہو یعنی کہ جو عقل رکھتا ہے وہی اپنوں کے علاوہ دوسروں کو اپنار از دار نہیں بناتا۔ تو پس عاقل کی نشانی ہے کہ وہ غیروں کو اپنار از دار نہیں بناتا۔



# وموقع محل كےمطابق بات كرتاہے

بعض او قات الیا ہوتا ہے کہ ایک شخص کلام کر رہا ہوتا ہے لیکن مخاطب کو اس کا کلام بھے نہیں آتا اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ متکلم کیا کہنا چاہتا ہے بلکہ کوئی اور مطلب شکلم کی مراد متکلم کیا کہنا چاہتا ہے بلکہ کوئی اور مطلب شکلم کی مراد کے لیتا ہے جس بنا پر تفرقہ بھیلتا ہے ،اختلافات ظاہر ہوتے ہیں۔ کیونکہ شکلم مخاطب کے ظرف کے مطابق کلام نہیں کرتا یعنی جس قدر اس کے بیجھنے کی صلاحیت ہے اس طرح نہیں جس قدر اس کے بیجھنے کی صلاحیت ہے اس طرح نہیں مسمجھاتا لیکن اس کے برعکس عاقل کی نشانی ہے ہے کہ وہ جب بھی کلام کرتا ہے تو مخاطب کے ظرف کے مطابق ہی کلام کرتا ہے حاقل کی بیجیان کو بیان کرتے ہوئے امام جعفر صادق سے فرماتے ہیں:

مَا كُلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ الْعَبِادِ بَكُنْهِ عَقْلِهِ قَطُّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّا مَعَاشِمَ الْاَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُكِلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُوْلِهِمُ (13)

رسول اللہ ﷺ لوگوں سے اپنی عقل کے مطابق بھی کلام نہیں کرتے تھے۔ آپﷺ فرمایا کرتے تھے: ہم گروہ انبیاء کوخد ا کی طرف سے عکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کے عقول کے مطابق ان سے کلام کرو۔

گروہ انبیاء مخلوقات میں سے سبسے زیادہ صاحب قل ہیں، عام فہم انسان ان کی عقل کے مرحلے تک نہیں پہنچ سکتا۔ تواس حدیث میں انبیاءﷺ کی بیصفت بیان کی گئ ہے کہ وہ لوگوں کے ظرف کے مطابق ان سے کلام کیا کرتے تھے۔

# ا۔خدایرتو کل کر تاہے

عاقل کی نشانیوں میں سے ایک بیہ ہے کہ وہ ہر حالت میں چاہے خوشی کی حالت میں ہو، چاہے غم کی حالت میں ہو، چاہے تنگ دست ہو، چاہے کشادہ حال ہو، ہر حال میں، ہر وقت اللہ کو یا در کھتا ہے اور اسی پر تو کل کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالٰی کتاب حکیم میں فرما تا ہے:

يْقُومِ لا اَستَلْكُم عَلَيهِ اَجْرًا لِإِنْ اَجْرِي إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَهَ نِي أَفَلا تَعْقِلُونَ (سوره مود 51:11)

(حضور ﷺ نے فرمایا) اے میری قوم! میں اس کام پرتم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، میر ااجر تواس ذات پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟

الله اس آیت میں حضور ﷺ کے کلام کونقل کر رہاہے کہ جب میں کسی قسم کے مفادسے بالاتر ہوکر اس دعوت کاسلسلہ جاری رکھرہاہوں، پیسب شقتیں بر داشت کر رہاہوں اور تمہارے پر انے رسوم وعقائد کی مخالفت کر کے سب کو اپناد شمن بنالیا ہے تو تمہیں سوچنا چاہیے کہ اگر حق وحقیقت جیسی اطمینان بخش طاقت میرے پیچھے نہ ہوتی تو ان سب مصائب ومشکلات سے بے پر واہ ہوکر اس گر داب میں کیوں کو دتا۔ (14)



اس آیت میں پہلے خدا پر تو کل کی بات کی پھر فرمایا کہ کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟اس سے میعلوم ہو تا ہے کہ صاحب عقل ہی خدا پر تو کل کر تا ہے۔امام جعفر صادق اللہ عقل وجہل کے لشکر کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وَ التَّوَكُّلُ وَضِدَّ اُوْلُونُ صَـ (15)

اور (عقل کے لشکر میں) تو کل ہے جس کی ضد حرص ہے (جو کہ جہل کے لشکر میں ہے)۔

اس حدیث میں بیان کیا جارہاتھا کہ عاقل کی کیا صفات ہیں اور اس کی ضد میں جاہل کی کیا صفات ہیں ان میں سے امام صادق

ہو فرماتے ہیں کہ عاقل کی صفت ہے کہ وہ خدا پر تو کل کرتا ہے اور جاہل کی صفت ہے کہ وہ حرص رکھتا ہے۔ اور حرص

سے مراد: حدسے زیادہ یانا قابل شفی اندرونی جذبہ ہے کہ کسی طرح سے مادی و سائل کو حاصل کیا جاسکے۔ بیغذ انمال ودولت،
ساجی او قات یا اقتدار میں تعلق ہو سکتی ہے۔ (16) تو اس حدیث اور آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عاقل کی نشانی ہے ہے کہ وہ ہمیشہ
اللہ پر تو کل کرتا ہے اور اس سے مدد مانگتا ہے۔ اپنے تمام معاملات کو اللہ پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کے بتائے ہوئے احکام پر
عمل کر کے اپنی دنیا اور اپنی آخر ہے دونوں کو سنوار لیتا ہے۔

### نتيجه



تخھے ہی عذاب دوں گااور تحھے ہی ثواب دوں گا۔

یسعاقل ہی محبوب خدا ہوتا ہے اور امرونہی ، ثواب وعقاب کامر کز بھی عقل ہی ہے۔ تواس لئے عاقل کی نشانیوں کامعلوم ہونااور ان پڑمل پیراہونا ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔

#### خلاصه

دنیامیں کسی بھی انسان کی شخصیت، قابلیت، مہارت اور حقیقت کو پہچانے کے معیارات ہوتے ہیں اور انہیں معیارات کو پیچانے کے معیارات ہوتے ہیں اور انہیں معیارات کو پیش نظرر کھ کر اس کی صلاحیتوں اور مہارتوں کا اندازہ لگا یاجا تاہے تو عاقل بھی اس قاعدہ میں تنی نہیں ہے۔ چو نکہ معاشر کے میں کم و بیش ہر شخص اپنے آپ کو عاقل اور دوسروں کو بے و قوف سمجھ رہا ہو تاہے۔ لہذا ضروری ہے صرف دعوی عقل کرنے والوں اور حقیقت میں عقل رکھنے والوں میں پہچان ہو، توجب تک پہچان کے معیارات نہ ہوں تو فقط حدس کی بنیاد پر نہ کسی کو عاقل کہ سکتے ہیں اور نہ کسی کو بے و قوف کہ سکتے ہیں۔ اور حقیقی معیارات و ہی ذات بتا سکتی ہے جو خالت عقل ہو تو اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ عاقل کہلانے کے لئے کم از کم ان دس معیارات پر پور ااتر ناضروری ہے۔

### حوالهجات

- (1) ابن بابوبه مجمد بن على، من لا يحضر ه الفقيه ، باب النوا در ، قم ، مؤسسة النشر الاسلامي ، 5906 -
- (2) محبتنى، محمه باقر، بحار الانوار، بالبصل العقل وذم الجهل، بيروت، دار إحياء التراث العربي، ج1، 22-
- (3) بحراني، بإشم بن سليمان، البريان في تقسير القرآن، قم، مؤسسة البعثة ، مركز الطباعة والنشر أن 15، ص 376 -
  - (4) كليني، مُحمد بن يعقوب، الكافي، كتاب العقل والحبل، تهران، دار الكتب الاسلاميه، ح12-
- (5) حرعاملي، محمر بن جسن، وسائل الشبعة، ماب وجوب طاعة العقل ومخالفة الخبيل، قم مؤسسة آل البيت ًلاحياءالتراث، 20291-
  - (6) كليني، ثمه بن يعقوب، الكافي، ج1، كتاب العقلُ والجبل، تهران، دار الكتب الاسلاميه، 34-
    - (7) كليني، محمد بن يعقوب، الكافي، تهران، دار الكتب الاسلامية، ج1، ح11-
  - (8) مشهدی،میرزامچه رضا،تفسیر کنزالد قائق و بحرالغرائب، تنبران،مؤسسة الطبع والنشر، ج13 ،ص355 م
- (9) حرعاملي، محمد بن حسن، الفصول المهممه في أصول الائمةً ، باب انه لا يعتبر من العقل الا، قم، مؤسسه معارف اسلامي امام رضاً ، 20-
  - (10) حِرعالَى، محمد بن حسن، وسائلِ الشيعة، باب وجوب التوقف والاحتياط، قم، مؤسسة آل البيتٌ لاحياء التراث، ح33468-
    - (11) كليني، محمد بن يعقوب، الكافي، كتاب العقل والحبل، تهران، دار الكتب الاسلامية، 12-
      - (12) خَجْفِي، شَخْ مُحَن على، الكوثر في تفسير القران، اسلام آباد، بلاغ المبين، ج4، ص286 \_
        - (13) ابن بابویه ، محمد بن علی، أمالی شیخ صد وق، تهران ، کتابیکی ، ج1، ص418 \_
        - (14) خَفِي بمحسّ على الكوثر في تفسير القرآن اسلام آباد: بلاغ المبين، 45، ص 136-
    - (15) كليني، مُحمد بن يعقوب، الكافي، كتأب العقل والجبل، تهران، دار الكتب الاسلامية، 14
      - ttps://ur.wikipedia.org (16)
      - (17) برقي، محمد بن احمد المحاس، باب العقل، مجمع عالمي ابل البيت، 404-



# مقويات عقل قرآن وسنت كى روشن ميں

## مظاهر سین (جامعة الكوثر اسلام آباد)

### چکيده

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالٰی نے بنی نوع انسان کوعقل جیسی نعمت سے نواز کر باقی تمام مخلوقات پرفضیلت دی ہے اور بہ بات بھی واضح ہے کہ اللہ تعالٰی کی سنت بہ رہی ہے کہ وہ اس کا نئات کے نظام کو اسباب و مسببات کے ذریعے چلا تا ہے لہذا اس کالازمہ بہ ہے کہ یقیناً بچھ چیزیں ایسی ہوں گی جن کے منفی آثار عقل انسانی پرمتر تب ہوں گے اس طرح پچھ چیزیں ایسی ہوں گی جن کے مثبت انثرات عقل انسانی پرمتر تب ہوں گے۔ لہذا جب بہ بات یقینی ہے تو بطور عاقل انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ الن دونو وقتم کے اسباب کے بارے میں تحقیق کرے قرآن وحدیث میں غور وفکر کرے اور دیکھیں کہ وہ کوئی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے قل انسانی پر مقی انترات متر تب ہوتے ہیں اور وہ کوئی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے قل انسانی پر مثبت انثرات متر تب ہوتے ہیں اور ان کو جہ سے مثبت انثرات متر تب ہوتے ہیں تا کہ اللہ نے جس مقصد کے لئے انسان کو اس نعت سباب کو از اسے اس مقصد کو کماحقہ حاصل کرسکے۔

كليرى الفاظ: مقويات، عقل، اسباب ومسببات، آثار

#### مقدمه

الله تعالٰی کی بارگاه میں لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سے اپنی رحمت سے مخلوقات کو خلق فر مایا اور ان میں سے بنی نوع انسان پر اپناخاص لطف کرتے ہوئے قتل جیسی نعمت سے نواز کر بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات پر فوقیت دی اور اسی عقل کو معیار تواب وعقل وعقاب قرار دیتے ہوئے اس کولوگوں کی نسبت جحت قرار دیا لیکن اسی کے ساتھ ساتھ الله تعالٰی نے پچھ چیزوں کو عقل کے لئے موجب بھی قرار دیا اہذا اس کے لئے موجب بھی قرار دیا اہذا اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے اس مختصر مقالے میں عقل کی لغوی اور اصطلاحی تحریف بیان کرتے ہوئے ان چیزوں کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے جن کی وجہ سے انسان کی عقل قوی ہوجاتی ہے۔



## عقل كى لغوى تعريف

ابن منظور نے اپنی کتاب لسان العرب میں عقل کے تین معانی بیان کئے ہیں: حبس، منع اور ربط مثلا جب کسی بندے کو قید کر دیا جاتا ہے تو کہا جائے گا کہ اعتقل الرجل۔<sup>(1)</sup>

دوسرامعنی منع کرنے کے ہیں مثلا جب کسی کوبات کرنے سے روک دیا جائے تو کہاجا تا ہے کہ اعتقل نسانہ ۔ اس کوبات کرنے سے روک دیا گیا۔ اس وجہ سے دیت کو بھی عقل کہاجا تا ہے کیونکہ اس دیت کے ذریعے سے مقتول کا گھر فناہونے سے فی جاتا ہے۔ (2)

راغباصفهانی نےمفردات راغب میں عقل کالغوی معنی امساك و استبساك سے کیا ہے۔ (3) یعنی کسی چیز کوروکنایا قبض کرنا۔البتہ ان معانی میں سے بعض معانی میں عقل کااستعال زیادہ ہے دوسر بے بعض معانی کی نسبت۔

## عقل كي اصطلاحي تعريف

عقل کی اصطلاحی تعریف میں علماء کی تعریفات میں اختلاف پایاجا تا ہے غزالی اپنی کتاب میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے وی کھتے ہیں کہ اکثر کانظر مید ہے کہ چونکہ مادیعقل کا یک سے زیادہ معانی ہونے کی وجہ سے قبل کی تعریف میں علماء کے درمیان اختلاف ہوا ہے۔ جیسے کہ کاشف الغطاء نے لکھا ہے کہ عقل اسم ہے جس کا چار معانی پر اطلاق ہوتا ہے۔ لہذا الن چارمعانی میں سے ہرایک کے اعتبار سے قبل کی الگ الگ تعریف ہونی چاہیے۔ ہم یہاں پر دوتین تعاریف کو بیان کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

## حارث محاسبي كي تعريف

غى يزة وضعها الله سبحانه فى اكثر خلقه لم يطلع عليها العباد بعضهم من بعض و لا اطلعوا عليها من انفسهم بروية و لا بحس و لا ذوق و لا طعم انها عرفهم الله اياها بالعقل منه-(4)

عقل ایک جبلت کانام ہے جسے اللہ پاک نے اپنی بیشتر مخلوقات میں رکھاہے، بندوں نے اسے ایک دوسرے سے محسوس نہیں کیا اور نہ ہی عقل، حس، ذائقہ یا ذوق کے ذریعے خود سے درک کیا ہے لیکن اللہ نے اس غریزے کی معرفت کر ائی عقل کے ذریعے سے۔

## ابوالهذيل العلاف كي تعريف

منه علم الاضطرار الذي يفرق الانسان به بين نفسه و بين الحمار و بين السماء و الارض و ما اشبه



ذالك\_(5)عقل نام ہے اس علم كاجس كے ذريعے انسان اپنے اور گدھے ميں اور آسان وزمين كے درميان فرق كرتا ہے۔

# جبائی کی تعریف

انهاسبی عقلالان الانسان یمنع نفسه به عبالایه نع المجنون نفسه د<sup>(6) عق</sup>ل کوعقل اس لیے کہاجاتا ہے کیونکہ انسان اس کے ذریعے اپنے آپ کوان چیزوں سے دورر کھتا ہے جس سے دیوانہ اپنے آپ کونہیں دورنہیں رکھتا۔

# راغب اصفهانی کی تعریف

العقل یقال للقوۃ الہتھیۃ لقبول العلم۔<sup>(7)</sup> عقل اس طاقت کو کہاجا تاہے جوعلم کو قبول کرنے کے لیے لیس ہو۔

## موضوع كىاہميت

عقل الله تعالٰی کی طرف سے بن نوع انسان کے لئے بہت بڑی نعت ہے اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو خاق فرمانے کے بعد خداو ندمتعال فخر کرتے ہوئے اپنے آپ کو احسن الخالفین قرار دیتا ہے۔ اور اسی عقل کو خداو ندمتعال لوگوں کے نواب وعقاب کے لئے معیار قرار دیتا ہے اور اسی عقل کو ایک دوسر سے کی نسبت اور اپنی نسبت ججت قرار دیتا ہے لہذا الن چیزوں کو سامنے رکھتے ہوے دیکھا جائے تو ہمار ہے اس موضوع کی اہمیت کا اندازہ ہوجا تا ہے کہ اگر کوئی چیزاس میں نقص کا موجب بن رہی ہویا کسی چیز کی وجہ سے اس نعمت میں اضافہ ہو رہا ہو تو یقیناً انسان کو اس حوالے سے کوشش کر لین چاہئے کہ وہ ان چیزوں کو ترک کر دے جوموجب نقص ہو اور ان چیزوں کو انجام دے جو اس عقل کے قوی ہونے کا موجب ہولیکن ہے اسی وقت ممکن ہوگا جب انسان کو معلوم ہو کہ کوئی چیز موجب نقص ہے اور کوئی چیز عقل کے قوی ہونے کا موجب ہولیکن ہے اسی وقت ممکن ہوگا جب انسان کو معلوم ہو کہ کوئی چیز موجب نقص ہے اور کوئی چیز عقل کے قوی ہونے کا موجب

# التعليم

تعلیم کے ذریعے انسان کی عقل میں اضافہ ہوتا ہے جبیبا کہ خدار بالعزت نے فرمایا ہے: وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضُّى بُهَالِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَاۤ إِلَّا الْعُلِمُوْنَ۔(سورہ عَنکبوت 43:29) اور ان مثالوں کو ہم تمام انسانوں کے لئے پیش کرتے ہیں کین انہیں وہی سجھتا ہے جو عالم ہو۔ اس آیت مجیدہ میں خداوند متعال نے سجھنے کی نسبت علماء کی طرف دی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ س کے پاس جتناعلم ہو



گاوہی انسان چیزوں کی حقیقت کو سیجھنے کازیادہ حقد ارہے۔اسی طرح امام علی ﷺ کاارشاد گرامی ہے:

ٱلْعَقْلُ غَرِيزَةٌ تَزِيدُ بِالْعِلْمِ وَٱلتَّجَارُبِ (8)

عقل ایک جبلت کانام ہے کلم اور تجربے کے ذریعے اس میں اضافیہ ہوتا ہے۔

اسى طرح ايك اور حديث مين امام على الطيف فرمات بين:

أَعُونُ ٱلْأَشْيَاءِ عَلَى تَزْكِيَةِ ٱلْعَقْلِ ٱلتَّعْلِيمُ (<sup>(9)</sup>

عقل کے تزکیے کے لئے جو چیزسب سے زیادہ معاون ومدد گارہے وہ تعلیم ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں امام کافر مان ہے:

إِنَّكَ مَوْزُونٌ بِعَقْلِكَ فَنَكِّهِ بِالْعِلْمِ (10)

تہمیں تمہاری عقل کے ذریعے تولاجائے گاپس علم کے ذریعے اس کاتز کیہ کرو۔

#### ۲\_دعا

دعاانسان کی زندگی میں ایک جیرت انگیز اثر رکھتی ہے۔ اس میں ہراس شخص کے لئے کوئی شک وشبہ نہیں جوخدا کی ذات پرعقیدہ اور ایمان رکھتا ہو چتی کہ اس دعائے ذریعے تقدیر کو بھی بدلاجا سکتا ہے یہی دعاانسان کی عقل کے قوی ہونے کا بھی موجب بنتی ہے جیسا کہ امام زین العابدین عظیم کی دعاؤں میں ملتا ہے:

اللهم ارزقنى عقلا كاملا وعنهما ثاقبا ولباراجحا وقلبا ذكيا وعلما كثيرا و ادبابارعا و اجعل ذالك كله لى ولا تجعله على برحمتك يا ارحم الراحمين \_(١١)

اےاللہ مجھے عقل کامل، پختہ عزم ، صحیح عقل ، ذہین دل ، کثرت علم اور شاندار اخلاق عطافر ما،اورییب میرے لیے بنادے۔

# ٣\_تجربه

وہ چیزیں جن کی وجہ سے انسان کی عقل قوی ہوجاتی ہے ان میں سے ایک تجربہ بھی ہے۔ اس بات میں کسی کو شک اور شبہ نہیں ہوناچا ہے کہ تجربہ سب سے بڑا استاد ہے جو ل جو ل انسان کا تجربہ بڑھتا جائے گااسی حساب سے اس کی عقل قوی ہوتی چلی جائے گی اسی لئے امام علی اللے نے تجربے کو بھی مقویات عقل میں سے قرار دے دیا ہے۔ جیسا کہ امام علی اللے کے اس فرمان ذیثان سے یہی معلوم ہوتا ہے:

ٱلْعَقْلُ غَمِيزَةٌ تَزِيدُ بِالْعِلْمِ وَٱلتَّجَارُبِ (12)

عقل ایک جبلت ہے مم اور تجزیہ کے ذریعے عقل میں اضافیہ ہوتا ہے۔



ایک اور روایت میں امام الطیف فرماتے ہیں:

نعم العون الادب للتحيزة والتجارب لذي اللب\_(13)

فطرت کا بہترین مد د گاراد باور عقل کا بہترین معاون تجربہ ہے۔

اسى طرح امام سے منسوب ایک اور روایت میں امام عیف فرماتے ہیں:

التجارب لا تنقضی و العاقل منها فی زیادة \_(14) تجر بایختم نهیں ہوتے اور عاقل انہیں کے ذریعے ترقی کرتا ہے۔ امام سین اللہ اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں:

طُولُ اَلتَّ جَادِبِ زِيَادَةٌ فِي الْعَقْلِ ـ (15) طويل تجرب قل كرر هن كاسبب--

#### ٧-علماء كاادب

بعض روایات میں علماء کا دب مقویات عقل میں سے قرار دیا گیا ہے جبکیعض روایات میں بطور اطلاق صرف ادب کی بات کی گئی ہے اور اس میں علماء کی قید نہیں چنانچہ اس حوالے سے امام زین العابدین الحیفر فرماتے ہیں:
وَ آ دَابُ اَنْعُلْمُاءِ نِیَادَةٌ فِی اَنْعَقُلِ وَ کَفُّ اَلْاَذَی مِنْ کَمَالِ اَنْعَقْلِ ۔ (16)
علماء کا ادب قل میں اضافے کا موجب بتما ہے اور نقصان سے اجتماب کے کمالات میں سے ہے۔
رسول اکرم سے مروی ایک روایت میں آپ کھارشاد فرماتے ہیں:
حسن الادب زیند العقل۔ (17) اچھا ادب قل کی زینت ہے۔
اسی بارے میں امام علی کے کی ایک روایت ہے جس میں آپ کے ارشاد فرماتے ہیں:
مر چیز قل کی مختاج اِلَی اَنْعَقُلِ وَ اَلْعَقُلُ کَی خَتَاجُ اِلَی اَلْاَدَبُ اِللّٰ اَلْاَدُنِ اِللّٰ اَللّٰ اَللّٰ اَللّٰ اِللّٰ اِللّٰ اِللّٰ اللّٰ الله اللّٰ الللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ اللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ اللّٰ اللّٰ الللّٰ الللّٰ اللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّ

# ۵ عبرت کی خاطر زمین میں سیر کرنا

جبانسان قرآن اور فرامین معصومین ﷺ پرغور وفکر کرتے ہیں توبیہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اللہ کی زمین میں غور وفکر کرنا بھی انسان کی عقل میں اضافہ کاموجب بنتا ہے جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے: قُلُ سِیْدُوْ ا فِی الْاَدْضِ فَانْظُرُوْ اَکَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشُالَةَ الْاٰخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ـ (سوره عَنَبوت، 20:29) كهه ديجئ كتم لوگ زمين ميں سير كرواور ديكھوكه خدانے كس طرح خلقت كا آغاز كياہے اس كے بعد وہى آخرت ميں ايجاد كريگا بيشك وہى ہرشئے پر قدرت ركھنے والا ہے۔

اسی طرح ایک اور آیت میں خد اوند متعال ارشاد فرمار ہاہے:

وَلَقَانُ تَرَكُنَا مِنْهَآ اليَةَ بَيِّنَةً لِقَوْمِ يَعْقِلُونَ \_ (سوره عَكبوت 25:35)

اور ہم نے اس بستی میں صاحبان عقل کے لئے تھلی ہوئی نشانی باتی رکھی ہے۔

اور بیعقلی بات بھی ہے کہ جب انسان اس کا ئنات میں اللہ کی نشانیوں کو دیکھتا ہے تو اس کے علم میں اضافیہ ہو تا ہے جس کے نتیجے میں عقل انسانی قوی ہوجاتی ہے۔

#### ٢مشوره

امام علی ایسے مروی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبان عقل سے مشورہ کرنا بھی عقل میں اضافہ کاموجب بنتا ہے:

مَنْ شَاوَرَ ذَوِى ٱلْعُقُولِ اِسْتَضَاءَ بِأَنْوَادِ ٱلْعُقُولِ ـ (20)

جولوگوں میں صاحب قل سے مشورہ کرے گاوہ قل کے چراغوں سے روثن ہو گا۔

یقیناجب کسی صاحب قل سے مشورہ کرتے ہیں تواس کے نتیج میں انسان کے اندر یہ صلاحیت آ جاتی ہے کہ ش کام کووہ انجام دیناچاہ رہے ہیں اس کو انجام دیں تواس کا نتیجہ کیا ہوسکتا ہے۔

# ٤ علم وحكمت مين زياده غوركرنا

وه چیزیں جن کی وجہ سے قال قوی ہوجاتی ہے ان میں سے ایک علم میں زیادہ غور کرنا بھی ہے یہ بات بھی بدیہی ہے کہ انسان جب کسی چیز کے بارے میں جتناغور وفکر کرتا ہے اسی حساب سے اس چیز کے بارے میں انسان کوزیادہ علم ہوتا ہے اسی وجہ سے ہرانسان جس شعبے میں زیادہ غور وفکر کرتا ہے وہ اسی شعبے کا ماہر بن جاتا ہے جیسا کہ امام جعفر صادق اللہ کا ارشاد ہے :کُثُرَةُ النَّظَنِ فِي الْعِلْمِ يَفْتَحُ الْعَقْلُ ۔ (21)

علم میں زیادہ غور وفکر کر ناعقل انسانی کو کھول دیتاہے۔

حکمت میں زیادہ غور وفکر بھی انسان کی عقل میں اضافہ کاسب ہے بیر وایت بھی امام جعفر صادق ﷺ سے ہے جس میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:



قال عليه السّلام: ليس لملول صديق، ولا لحسود غنى؛ وكثرة النظر في الحكمة تلقّح العقل-(22)

#### ۸\_حق کی پیروی

وه چیزیں جن کی وجہ سے قل کامل ہوجاتی ہے ان میں سے ایک حق کی اتباع بھی ہے رسول اللہ ﷺ کار شاد گرامی ہے: أُمَّا طَاعَةُ اَننَّاصِحِ فَيَتَشَعَّبُ مِنْهَا الزِّيَادَةُ فِي اَلْعَقْل وَكَمَالُ اَللَّبِّ۔(23)

جہاں تک شیر کی اطاعت کا تعلق ہے تو اس کی شاخ د ماغ کابڑھنااور عقل کا کمال ہے۔

جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ جب امیر شام کے دربار میں بزرگان دین عقل کی باتیں کر رہے تھے تو امام سین اللہ نے ارشاد فرمایا:

لاَ يَكُمُلُ ٱلْعَقُلُ إِلاَّ بِالتِّبَاعِ ٱلْحَقِّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا فِي صُدُورِكُمْ إِلاَّ شَيْءٌ وَاحِدٌ ـ (<sup>24)</sup> عقل اس وقت تك كامل نہيں ہوگی جب تک حق کی پيروی نہيں کروگے۔

# ٩\_حقوق کی ادائیگی

مقویات عقل میں سے ایک بی بھی ہے کہ انسان دوسرے انسان کے حقوق اداکرے، جبیبا کہ امام جعفر صادق ملیکا کی منقول روایت میں فرماتے ہیں:

إِلَى النَّاسِ لاَيُعَدُّ اَلْعَاقِلُ عَاقِلاً حَتَّى يَسْتَكْمِل ثَلاثاً إِعْطَاءَ الْحَقِّ مِنْ نَفْسِهِ عَلَى ـــحَالِ الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَأَنْ يَرْضَى لِلنَّاسِ مَا يَرْضَى لِنَفْسِهِ وَاسْتِعْمَال اَلْجِلُم عِنْ كَالغضب (25)

کسی بھی شخص کواس وقت تک عاقل شار نہیں کیا جائے گا جب تک وہ اپنی طرف سے حقوق کوادا نہیں کرتا، چاہے وہ خوشی کی حالت میں ہو یاغم کی حالت میں ،اور لوگوں کے لیے وہی پیند کر ہے جو اپنے لیے پیند کرتا ہے ،اور غصہ کی حالت میں بر دباری کامظاہرہ کرے۔

امام جعفر صادق ﷺ کی مندر جه بالاحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کے ذریعے عقل میں اضافہ ہوتا ہے ان میں سے ایک میہ سے ایک میہ ہے کہ انسان دوسرے انسانوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو:

#### +احکماءکے ساتھ رہنا

یہ بات واضح ہے کہ انسان کا جس قشم کے لوگوں کے ساتھ اٹھنا ہیٹھنا ہو تاہے اس کی خاصیت لا شعوری طور پر بھی دوسر سے انسان میں سرایت کر جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ امام علی ﷺ کا فرمان ہے:



مجالسة الحكماء حياة العقول وشفاء النفوس\_(26)

تحکماء کے ساتھ رہناعقول کے لئے زندگی ہے اورنفس کے لئے بیہ شفاء ہے۔

#### اا\_الله كي معرفت،اور اطاعت

وہ امور جن کی وجہ سے قل قوی ہوجا تا ہے ان میں سے اللہ کا حسن معرفت، بہترین اطاعت اور حسن بصیرت ہیں اسی بات کو بیان کرتے ہوئے پینمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

قُسِمَ الْعَقْلُ عَلَى ثَلاَثَةِ أَجْزَاءٍ فَمَنْ كَانَتْ فِيدِكَمَلَ عَقْلُهُ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيدِ فَلاَ عَقْلَ لَهُ حُسْنُ الْمَعْرِ فَةِ بِاللَّهِ عَنَّ وَ جَلَّ وَحُسْنُ الطَّاعَةِ لَهُ وَحُسْنُ ٱلْبَصِيرَةِ عَلَى أَمْرِةٍ ـ (27)

الله تعالٰی نے عقل کو تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے جس میں یہ تین چیزیں ہوں اس کی عقل کامل ہے اور جس میں یہ تین چیزیں نہ ہوں وہ عقل سے عاری ہے ان میں سے ایک الله تعالٰی کا حسن معرفت ہے اور دوسرا الله تعالٰی کا حسن اطاعت ہے اور تیسری چیز الله تعالٰی کے امرکی نسبت حسن صبر ہے۔

#### اروہ غذائیں جن کے استعال سے قل بردھتی ہے

روایات کامطالعہ بتا تاہے کہ بہت ساری غذائیں ایسی ہیں جن کے استعمال سے قتل بڑھ سکتی ہے اور بطور نمونہ چندایک پیش خدمت ہے ؛۔

جيبا كه نبي اكرم على الله كووست كرتے ہو فرمايا:

كَانَ فِيمَا أَوْصَى بِهِ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ عَلَيْكَ بِالدُّبَّاءِ فَكُلُهُ فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي اَلدِّمَاغِ وَالْعَقْلِ ـ (28)

رسول خدا علی اللہ کو وصیت کرتے ہوے فرمایا اے علی اللہ تم کد وضرور کھایا کر وکیوں کہ بید دماغ اور عقل کو قوی کرتا ہے۔ کرتا ہے۔

اسى طرح انس كى روايت كے مطابق پنيمبر اكرم ﷺ تيل كاستعال كثرت سے كياكرتے تھے؛

كان رسول الله على يكثر من اكل الدباء فقلت يا رسول الله انك لتحب الدباء فقال االداء يكظ الدماغ و يزيد في العقل\_(29)

رسول خداﷺ كدوزياده كھاتے تھے يس نے كہااے رسول خدا، ﷺ آپكدوپبند كرتے ہيں؟ فرمايا: كدود ماغ كوبڑھا تا ہے اور عقل كو قوى كرتا ہے۔



عليكم بالقرع فانديزيد في العقل ويكبر الدماغ\_(30)

کدو کھانا تمہارے لئے ضروری ہے اس لئے کہ بیقل کوزیادہ کرتا ہے اور دماغ کو بڑھا تا ہے۔

گوشت بھی مقویات عقل میں سے ہے؛ اللَّحْمُ يُنْبِتُ اللَّحْمَ وَيَزِيدُ فِي اَلْعَقْلِ وَمَنْ تَرَكَ أَكْلَهُ أَيَّاماً فَسَدَ عَقْلُهُ \_(31)

گوشت گوشت کو بڑھا تاہے اور عقل میں اضافہ کرتاہے جو شخص چند دنوں تک گوشت نہیں کھا تااس کی عقل خراب ہوجاتی ہے۔

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ إِبْنِ أَبِى عُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمِ قَالَ: اَللَّحْمُ يُنْبِتُ اَللَّحْمَ وَمَنْ تَرَكَهُ أَرْبَعِينَ يَوْماً سَاءَخُلُقُهُ وَ مَنْ سَاءَخُلُقُهُ فَأَذِّنُوا فِي أُذُنِهِ ـ (32)

جو شخص چالیس دن گوشت نہیں کھا تابد اخلاق ہوجا تاہے اور اسکی عقل خراب ہوجاتی ہے اور جو بداخلاق ہوجائے اس کے کان میں آواز سے آذان دی جائے۔

ہی کے بارے میں امام رضائط کی ایک حدیث ملتی ہے جس میں آپ اللے فرماتے ہیں؟

عَلَيْكُمْ بِالسَّفَىٰ جَل فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي ٱلْعَقْل (33) بهي تمهارك ليَضروري به كهاس عِقل برُصَى بهد

دودھ کے بہت سارے فائدے احادیث معصومین ﷺ میں بیان ہوئی ان میں سے ایک قل کا قوی ہوجانا بھی ہے فرمان رسول خداﷺ ہے؛

عليكم باللبان فانه يبسح الحرمن القلب كما يبسح الاصبع العرق عن الجبين ويشد الظهر ويزيد في العقل ويذكى الذهن ويجلو البصر ويذهب النسيال (34)

تمہارے لئے دودھ پیناضروری ہے کیوں کہ دودھ حرارت قلب کواس طرح دور کر تاہے کہ شس طرح انگلی پیشانی سے پسینہ کوصاف کرتی ہے اور کمر کومضبوط عقل کوزیادہ اور ذہن کو تیز کر تاہے آئکھوں کو جلا بخشاہے اور نسیان کو دور کر تاہے۔ رسول خداﷺ نے فرمایا:

أَطْعِبُوا حَبَالاَكُمُ ٱللَّبَانَ فَإِنَّ ٱلصَّبِيِّ إِذَا غُذِّى فِي بَطُنِ أُمِّهِ بِاللَّبَانِ اِشْتَكَّ قَلْبُهُ ءَ زِيدَ فِي عَقْلِهِ - (35) اپنی حاملہ عور توں کو دودھ پلاؤ کیوں کہ شکم مادر میں جب بچپہ کی غذاد ودھ ہوگی تواس کی عقل قوی اور دماغ اضافہ ہوگاجس طرح دودھ انسانی عقل کو قوی کرتاہے۔

اسى طرح سركه هي انساني عقل كو قوى كرتاب جبيها كه امام جعفر صادق الطين فرمات مين:

الخل يشد العقل\_(36) سركمقل كوقوى كرتاب\_

مُح بن على بمدانى ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ عِنْدَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِخُرَاسَانَ ، فَقُرِّمَتْ إِلَيْهِ مَابِدَةٌ عَلَيْهَا خَلُّ وَمِلْحٌ



فَافْتَتَحَ بِالْغَلِّ قَالَ اَلرَّجُلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَمَرْتُهُونَا أَنْ نَفْتَتِحَ بِالْمِلْحِ فَقَالَ هَذَا مِثْلُهُ يَعْنِي اَلْغَلَّ وَأَنَّ اَلْغَلَّ يَالُولُحِ فَقَالَ هَذَا مِثْلُهُ يَعْنِي اَلْغَلَّ وَأَنَّ اَلْغَلَّ يَالُولُونَ وَيَزِيدُ فِي اَلْعَقُلِ (37)

خراسان میں ایک شخص امام رضای کی خدمت میں تھا آپ کے سامنے دستر خوان بچھایا گیا کہ جس پرسر کہ اور نمک تھا امام نے کھانے کا آغاز سر کہ سے کیا اس شخص نے کہا میں آپ پر فعد اہو جاؤں ہمیں آپ نے نمک سے آغاز کرنے کا حکم دیا ہے فرمایا یہ بھی ایساہی ہے سر کہ ذہن کو قوی اور عقل کو بڑھا تاہے۔

اس طرح شہر بھی انسانی عقل کے لئے مقوی ہے، جبیبا کہ امام موسی کاظم الله فرماتے ہیں:

فِي ٱلْعَسَلِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ مَنْ لَعِقَ لَعْقَةَ عَسَلِ عَلَى الرِّيقِ يَقْطَعُ ٱلْبَلْغَمَ وَ يَكْسِمُ اَلصَّفْمَاءَ وَ يَقْمَعُ ٱلْمِرَّةَ اَلسَّوْدَاءَ وَ يَصْفُو اَلْإِهْنَ وَ يُجَوِّدُ ٱلْحِفْظ ـ (38)

شہد ہر مرض کے لئے شفاء ہے جو ناشتہ میں ایک انگلی شہد کند ر کے ساتھ کھائے اس کا بلغم زائل ہو جائے گاصفراء کو زائل کرتا ہے اور سو دامیں تلخی نہیں پیدا ہونے دیتا، ذہن کو صاف و شفاف اور حافظہ کو قوی بناتا ہے۔

علاده ازین انار بھی مقویات عقل میں سے ایک ہے، امام جعفر صادق اللی فرماتے ہیں:

كلوالرمان بعجه فانه يدبغ المعدة ويزيد في الذهن \_(39)

انار کواس کے باریک چھککوں کے ساتھ کھاؤ کہ معد ہ کوصاف اور ذہن کو بڑھا تاہے۔

#### خلاصه

اگرہم ان تمام مطالب کوخلاصے کے طور پر بیان کر ناچاہیں تو ممکن ہے کہ اس طرح سے کہاجائے کہ اللہ تعالٰی کی سنت ہے

کہ وہ اس کا کنات کے نظام کو اسباب اور مسببات کے ذریعے چلا تا ہے۔ اور اس کالازمہ بیہ ہے کہ انسان جس طرح کے اخلاق

سے اپنے آپ کو مزین کرتا ہے تو اس کا کوئی اثر ہو گا انسان جس قسم کی چیزیں کھاتے ہیں یقیناً ان کا بھی کوئی اثر ہو گا انسان جس میں ہو تھی ہو گام کرتا ہے چاہا س کام کا تعلق جس چیز سے بھی ہو قسم کے مشروبات پی لیتے ہیں ان کا بھی کوئی اثر ہو گا۔ یعنی انسان جو بھی کام کرتا ہے چاہا س کام کا تعلق جس چیز سے بھی ہو اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ لہذالا محالہ ان میں سے بچھ چیزوں کا تعلق یقیناً انسان کی عقل کے ساتھ بھی ہو گاجو عقل پر منفی یا شبت اثر رکھتی ہوں گی انہیں چیزوں کو قر آن اور سنت نے ہمیں بتادیا ہے کہ وہ کوئی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے قل انسانی قوی ہو جاتی ہو اور وہ کوئی چیزیں ہیں جن کا منفی اثر متر تب ہوتا ہے اب انسان کی ذمہ داری ہے کہ ان چیزوں کی طرف توجہ کریں ۔ اور ان یکمل کرنے کی کوشش کریں۔



#### حوالهجات

- (1) ابن منظور ، محمد بن مکرم ، لسان العرب ، دارصاد ر ، ط او لی ، ج11، ص 461 \_
- (2) احدين محدين على،المصياح المنير، دارالهجرة، قم إيران، ج، 2، ص 423 \_
- (3) راغب الاصفهاني، حسين بن محمر ، تمجم مفردات الفاظ القرآن، دارالكتب العلميه بيروت، ص232 \_
- (4) ماهية أنعقل ومعناه واختلاف الناس فيه ، حارث بن اسد محاسبي، تحقيق ، حسين القوتلي ، دار الكندي للطباعة والنشر ، ص 201 \_
  - (5) ابوالخسن الاشعرى على بن اساعيل، مقالات الاسلاميين، دار الاحياء التراث العربي, بيروت، ص480\_
    - (6) الضأر
    - (7) الراغب الاصفهاني، مجم مفردات الفاظ القرآن، دارالكتب العلميه، بيروت، ص382-
    - (8) آمدى، عبد الواحد بن محر ،غرر الحكم و در رالكلم ، دار الكتب اسلاميه ، قم ، 1 ،ص 91 -
    - (9) على بن محر، عيون الحكم والمواعظة ، موسسة علمي فرنتگي دارالحديث ساز مان ، ج، ١، مص، 122-
      - (10) آمدی،عبدالواحد بن محمد ،غررالحکم ،دارالکتباسلامیه ،قم، 15،ص 267–
      - (11) شیخ صدوق مجمدین علی من لا یحضر هالفقیه ، دارالاضواء ، بیروت لبنان ، ح1ص 3-
        - (12) آمدى،عبدالواحد بن مجر ،غررالحكم ،دارالكتب اسلاميه ،قم ، 15 ،ص 267-
    - (13) محمد رئشهري، لعقل والحبل في الكتاب والسنة ، دارالحديث للطباعة والنشر بيروت، ص81-
      - (14) الضاً، ص82\_
      - (15) ابن سعید، یحی بن احمد، نزهة الناظر و تنبیه الخاطر ، نجف اشرف عراق ، ج1 ،ص115\_
        - (16) ابن شعبه، حسن بن على، تحف العقول، آل على، ج1، ص 283\_
      - (17) تجرانی،عبدالله بن نورالله،عوالم العلوم،مدرسة الامام مهدى،قم، ج23 ،ص275\_
      - (18) آمدي،عبدالواحد بن مجمد ،غررالحكم و دررالكلم ، دارالكتب اسلاميه ،قم ،ج1،ص 510-
  - (19) على بن محمد ،عيون الحكم المواعظة ،موسية علمي فرهنگي دارالحديث سازمان حياب ونشر ، قم ، ج ، اص 151 -
    - (20) آمدي،عبدالواحد بن محمد ،غررالحكم ودررالكلم ،دارالكت اسلاميه ،قم ،خ1،ص627-
      - (21) علامه مجلسي، بحار الانوار، داراحياءالتراث العربي، بيروت، لبنان، ج1، ص 159-
        - (22) ابن شعبه ،حسن بن على، تحف العقولُ، آل علَىٰ، ج1َ،ص 364-
      - (23) مجلسي، محمد باقر ، بحار الانوار ، دار احياء التراث العربي، ميروت ، ج12، ص 117-
        - (24) الضاً ، ن 75 ، ص 127 ـ
        - (25) ابن شعبه، حسن بن على، تحف العقول، آل على، ج1، ص 315\_
          - (26) الضأ،ص315\_
      - (27) طبرسى على بن حسن، مشكاة الانوار ، مكتبة الفقهيه ، نجف اشرف ، عراق ، 1⁄2 ، ص 224-
    - (28) محمد رئشهري، العقل والجبل في الكتاب والسنة ، دارالحديث للطباعة والنشر بيروت، ص58-
      - (29) ابن بابوييه محمد بن على الخصال الصدوق اسلاميه ، ج1، ص102-
        - (30) الضأ
        - (31) الضأ
        - (32) الضأـ
        - (33) علاء الدين، كنز العمال، ج15، ص455
      - (34) مجمه الرشير كي العقل والحبل في الكتاب والسنة ، دار الحديث للطباعة والنشر بيروت ، ص85 ـ
        - (35) مجلسي، محمد باقر، بحار الانوار، دار احياء التراث العربي، بيروت، 63، ص72-
          - (36) علامه فيض كانثاني،الوافي، مكتبة ،امام المراكمونيين،اضفهان، ج19،ص286 ـ



- (37) طبرسی، حسن بن فضل، مکارم الاخلاق، شریف رضی قم، ج1، ص172۔ (38) حرعالمی، محمد بن حسن ، متدرک الوسائل، موسعة آل البیت لاحیاء التراث، قم، ج16، ص374۔ (39) فیض کاشانی، الوانی، مکتبہ امام امیر المومنین، اصفہان، ج23، ص1313۔



# عقل ميزان قدر وشاخت انسان

#### مهدی علی زمانی (جامعة الکوثر اسلام آباد)

#### چکیده

یہ اللہ تعالی کی ذات ہے کہ سنے پوری کا ئنات کو طلق فرمایا، اور ان تمام موجو دات میں سے انسان کو انٹر نساخلو قات ہونے کا شرف عطافر مایا۔ انسان کو اللہ رب العزت نے تمام مخلوقات میں سے مختلف صفات کا حامل بنایا اور اسے دومتضاد صفات کا مثر فرن عطافر مایا۔ انسان کو اللہ رب العزت نے تمام مخلوقات میں سے مختلف صفات کا حامل بنایا اور جو خواہشات لیجنی عقل اور خواہشات کا مرکب اور مجموعہ قرار دیا ، اور جو عقل کی پیروی کرے گاوہ فرشتوں سے بھی افضل اور جو خواہشات نفسانی کی اتباع کرے گاوہ فرشتوں سے بھی بدتر قرار دی دیا۔ یوں انسان کی شاخت اور قدر وقیمت کامیزان عقل کو قرار دی دیا۔ زیرِ نظر مقالہ میں اسی میزان کو قرآن اور سنت کی رفتی میں ثابت کریمہ اور احادیث مبار کہ کا حتی الامکان مطالعہ کیا گیا۔ قرآن اور سنت کا مطالعہ بتا تا ہے تمام ادیان میں سے اسلام ، اور تمام ندا ہب اسلامی میں تشیع وہ دین و فد ہب ہے جس میں نظر ، تعقل ، تفقہ اور سوچ و بچار کرنے کی بہت تا کیدگی گئی ہے ، اور حضرت نبی اگرم سے اور الہدیت اطہار سے مروی سینکڑوں روایات میں دنیا میں انسان کی قدر وقیمت ، عقل ، آیات اور روایات میں دنیا میں انسان کی قدر وقیمت ، عقل ، آیات اور روایات

#### مقدمه

اللہ تعالٰی نے کا ئنات میں مختلف میں مو اور شکل کی مخلو قانے طبق فرمائیں، لیکن ان تمام میں انسان کو ممتاز اور جداخلق کیا۔
انسان کی انفرادیت اور امتیاز کے پیچھے یوں تو بہت سارے اسباب اورعوا مل ہیں لیکن ان تمام میں سب سے منفر داور اہم سبب عقل ہے۔ عقل اللہ کی طرف سے خاص امتیاز کی تخفہ اور عطا ہے اس کے ذریعے انسان ماور ان الطبیعات کے حقایق کو درک کر سکتا ہے۔ اپنے خالق کی پیچان اور معرفت اس کے ذریعے ممکن ہوتی ہے۔ دنیا میں اللہ کار انج کر دہ نظام اور اس کے اندر موجو داسرار ورموز تک رسائی عقل ہی کی بدولت ہے۔ حواس خمسہ کے ذریعے انسان جو پچھ درک کر تاہے ان کا تجزیہ و تحلیل معالم رقی ہے۔ انسانی معاشرے میں رہنے کے آ داب، طور طریقی، امن و سکون کی ضرورت کا حساس، حقوق و ذمہ داریوں کا تعین و شخص عقل ہی کرتی ہے۔ بہی وجہ ہے کہ اللہ کا تعین و شخص عقل ہی کرتی ہے۔ بہی وجہ ہے کہ اللہ کا تعین و شخص عقل ہی کرتی ہے۔ بہی وجہ ہے کہ اللہ کا تعین و شخص عقل ہی کرتی ہے۔ بہی وجہ ہے کہ اللہ کا تعین و شخص عقل ہی کرتی ہے۔ بہی عقل ہی انسان کی قدر و منزلت، شاخت اور افضایت کا میزان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کا تعین و شخص عقل ہی کرتی ہے۔ بہی عقل ہی انسان کی قدر و منزلت، شاخت اور افضایت کا میزان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کی کرتی ہو کہ انسان کی تعین و شخص کے تعین و شخص کر بھی سال کے تعین و شخص کر بھی ہی کرتی ہے۔ کہ اللہ کرتی ہو کر کر بھی کرتی ہے۔ کہ اللہ کر بھی کر بھی کو کر کر بھی کر بھی کر بھی ہو کہ کر کر بھی کر بھی کر بھی کر بھی کے کہ اللہ کر بھی کر کر بھی کر



نے قر آنِ کریم میں متعد دمقامات پر انسان کواس عظیم عطیة ال کواستعال کرنے کی بہت تا کید کی ہے اور عقل سے کام نہ لینے والوں کی شدید مذمت کی ہے۔

ایک مقام پر فرمایااللہ ان پر رجس چینک دیتا ہے۔اسی لیے بعض سادہ لوح، ظاہر بین اور دین پر تنقید کرنے والوں کالیہ اعتراض وار دنہیں ہوتا، جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہرچیز کی جزئیات، جدید ایجادات و دریا فتوں اور انسان کے تمام مسائل کاحل کھول کر کیوں نہیں بتایا،

اس کاجواب واضح ہے،اس کی مثال ایس ہے جیسے کوئی شخص اپنے ساتھی کو بھاری پیسہ دے اور ،بعد میں دوست شکایت کر ہے کہ آپ نے مجھے فلال چیز نہیں دی تو عاقل لوگ ایسے شخص کو بیو قوف کہیں گے ، کیونکہ بھاری پیسے کے ذریعے بندہ ہروہ چیز لے سکتا ہے جس کی وہ آرزور کھتا ہے۔ یہی صور تِ حال یہاں بھی ہے کہ اللہ نے عقل کی شکل میں وہ صلاحیت دی جس کے ذریعے آسانی سے ان حقائق تک پہنچ سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ بار بار اللہ نے فکر کرنے ،غور کرنے ،عقل استعمال کرنے پرزور دیا ہے۔

ان سب کے باوجو دہر چیز کی جز جز کو بیان کر نالغواور تحصیل حاصل بنتا ہے جو کہ ایک حکیم ذات نہیں کرسکتی علم بیالوحی ان چیزوں کو بیان کر تاہے جن تک انسان کی علمی رسائی ممکن نہیں جیسے اللہ، فرشتے اور آخرت کے احکام یا جن کے واقب اور نتائج تک پہنچنے کے لیے صدیوں کا تجربہ در کار ہوتا ہے جیسے بے پر دگی کے اثرات وغیرہ۔

پس اللہ نے انسان کوعقل دے کر گویا اسے ایک میزان دیا کہ اس کی قدر ومنزلت کو اسی کی بنیاد پر پر کھا جائے گا۔ اس سہارے وہ حقائق کی تہہ اور واقعیات کی بلندیوں تک پہنچ سکے گا۔

#### عقل کی تعریف

گره لگانا، رو کنا۔ (۱) اسی لیے کہاجا تاہے قل اپنے صاحب کوخطاوا شتبابات او خلطی سے بچاتی ہے۔ علماء نے مختلف تعریفات کی ہیں ان سب کاذکر کر نامناسب نہیں کیو نکہ بیہ ہمار اموضوع نہیں ہے اکثر علماء اخلاق کی تعریفات اسی حدیث کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں جس میں امام صادق اللے نے عقل کی تعریف فرمائی ہے اسی حدیث کو ذکر کرنے پر اکتفاکر تاہوں کیونکہ کلام الا مام الکلام ہے۔ وہ حدیث ہیہ ہے:

قُلْتُ لَهُ مَا اَلْعَقُلُ راوى كَهَا هِ مِين نِهِ المِينَامُ اللهِ سِيسوال كَيَا عَقَل كَيَا هِ؟ قَالَ مَا عُبِدَ بِهِ اَلرَّحْمَنُ وَ اُكْتُسِبَ بِهِ الْجِنَانُ - (2) امام اللهِ نِفر مايا: عقل وه ہے جس سے خدا كى عبادت ہواور جنت حاصل كى جائے۔



### اسلام میں قدروشاخت کامیزان عقل ہے

اللہ تعالٰی نے انسانوں، اقوام اور ملتوں کی حیثیت اور قدر و شاخت کامیزان علی کو قرار دیا ہے، قرآن مجید میں سینکڑوں آیات اور رسول اکرم بھوائمہ ہدی بھی کے متعد د فرامین میں علی کو انسان کی شاخت کے طور پر بیان کیا ہے یہی وجہ ہے اسلام میں اوہام پرسی، خرافات اور غیر مطقی معیارات کی کوئی گنجائش نہیں ہے، بلکہ تمام امور زندگی کی بازگشت عقل کی طرف پلٹتی ہے، کیونکہ جب انسانی شرف کامعیار عقل معیار عالی ہے تو انسان اپنے مل اور اس کے عواقب الغرض زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں عقل کے ذریعے فکر کرتا ہے، نیتجناً س کی کوئی حرکت بھی غیر مطقی نہیں ہوتی ہے، بلکہ عقلی فیصلوں کے میں مطابق ہوتی ہیں، کیکن جب انسانی معاشرے میں عقل کو انسان کی قدر و شاخت کامیزان بنانے کی بجائے غیر مطقی چیزوں کو شرف بانسانی کامعیار بنایا جاتا ہے، تو انسانی معاشرے میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہوجا تا ہے۔

آج آگر ہم اپنے اردگر ددیکھیں تو کہیں انسان کی شاخت کا معیار منصب ہے، تو کہیں شہرت، کہیں دولت ہے، تو کہیں طاقت، کہیں اندھی تقلید تو کہیں اوہام کی پیروی، جب یہ چیزیں معاشرے میں انسان کی قدر وشاخت کی میزان بن جائیں تو اس وقت خالق حقیقی کی درست بہچان نہیں ہوتی، ایک دوسرے کی عزت واحرام کا احساس ختم جاتا ہے اور اخلاقی اقدار کی پابندی نہیں ہوتی، عدل وانصاف کی بالادسی کا تصور نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ ہم ایک اپنے خودساختہ اور من گھڑت معیارات پر فخر کر رہا ہوتا ہے جن کی کوئی عقلی و دینی سند و بنیاد نہیں ہوتی۔

اسلام انسان کی قدروشانحت اور تمام امورزندگی کامعیار عقل کو قرار دیتا ہے اور انسانوں کو عقل سے کام لینے کی تاکید کرتا ہے ، یہی اسلام کی حقانیت پر بڑی دلیل ہے۔ اس حقیقت کا ظہار ہمیں قرآن مجید اور روایات میں متعد دمقامات پر دیکھنے کو ماتا ہے۔ اس حوالے سے مفسر قرآن علامہ شخ محس علی نجفی کا میت ہمرہ قابل توجہ ہے: اسلام کی حقانیت پر واضح دلیل یہی ہے کہ اسلام عقل و تدبر کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ کیونکہ ایک چیزاگر مبنی برحق نہ ہو تو اس کا داعی عقل و تدبر کے خلاف ہو تا ہے تا کہ اس کی لول کھل نہ جائے۔ اس کے برعکس جوحق وحقیقت کی دعوت دینے والا ہو وہ چاہتا ہے لوگ عقل سے کام لیس تا کہ اس کی دعوت کی حقانیت ان پر واضح ہوجائے۔ (3)

عقل ایک ایساسر مایہ ہے جس کے پاس میسر مایہ ہوگااس سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں ہوسکتا اسی حقیقت کو امیر المومنین اللےنے نہایت خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں:

لأغِنَى كَالْعَقْلِ عَقْل سے بڑھ كركوئى بنيازى نہيں ہے۔(4)

اسلام میں معیار عقل ہونے کی بابت امام جعفر صادق اللہ کا پیفر مان کافی صریح ہے، آپ فرماتے ہیں:

إِنَّهَا يُدَاقُّ اللَّهُ ٱلْعِبَادَ فِي ٱلْحِسَابِ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ عَلَى قَدْرِمَا أَتَاهُمُ مِنَ ٱلْعُقُولِ فِي الدُّنْيَا۔(5)

دنیامیں جتنی عقل ملی ہے اسی حساب سے اللہ حساب میں دفت کرے گا۔



عقل کومیزان زندگی قرار نه دینے والول کی مختلف تعبیرات استعال کرتے ہوئے قر آن مجید نے سخت مذمت کی ہے۔ان میں سے چند کو ہم بیان کریں گے۔

# المثل جانور ہونا

انسان جب اس عظیم البی عطیقه کو استعال نہیں کرتا ہے تو وہ کو یاشر فِ انسانی سے گرجاتا ہے اور وہ ان مخلوقات میں شامل ہوجاتا ہے جو اس نجت عالیہ یعنی عقل سے محروم ہیں۔ در اصل اللہ تعالٰی کی ذات نے انسان کو جس منفر دصلاحیت سے نواز ا ہے اس کے نتیج میں انسان کی ذمہ داریاں، مقامات، منزلیں اور حیثیت بھی بلند رکھی ہے لیکن انسان جب اس صلاحیت سے ہی غافل رہتا ہے تو یہ طلوبہ کمالات حاصل نہیں کریاتا، نتیجاً وہ دیگر مخلوقات کی صف میں شامل جاتا ہے بلکہ ان سے بھی بدتر ہوجاتا ہے کیونکہ باقی مخلوقات کے لیے ترقی کرنااور مقاماتِ عالیہ کاحاصل کرناان میں اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے ممکن نہیں ہو الیکن انسان اپنے اندر اہلیت ہوتے ہوئے بھی اس صلاحیت سے جاہل اور غافل رہا قر آن مجید نے یوں عقل کو میزان نہ بنانے والوں کی منظر کشی کی ہے:

وَلَقَکُ ذَرَاْنَالِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْرِنْسِ َ لَهُمُ قُلُوبٌ لَّا یَفْقَهُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمُ اَعُیُنَّ لَّا یُبْصِهُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمُ اَفَانُ لَّا یَسْمَعُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ وَالْمِلَ الْعَلَالِيَ هُمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ وَالْمَالِ الْمَالِمُ الْعَلْمُ وَالْمِلُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ وَاللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمُ وَاللّٰمِ اللّٰمَ اللّٰمُ اللِّلْمُ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمُ الل

اور تحقیق ہم نے جن وانس کی ایک کثیر تعداد کو (گویا) جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے ،ان کے پاس دل توہیں مگر وہ ان سے سیجھے نہیں اور ان کی آئکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں ،وہ جانو روں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گز رہے ہیں۔

### ۲۔ بہرے، گونگے اور اندھے ہونے سے تعبیر کی ہے

ہر عضو کا مخصوص کام ہوتا ہے جیسے آ تکھ دیکھنے کا عمل، کان سننے کا عمل اور زبان بولنے کا عمل انجام دیتی ہے گئی جبوہ عضوہ ہوجاتا ہے۔ ایک عضوہ ہ کام ترک کر دیے توجس حقیقت کا عتر اف اور پہچان اس کے ذریعے ہونی تھی اس سے انسان محروم ہوجاتا ہے۔ ایک قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ آ نکھ، کان اور زبان جیسے اعضاصر ف ایک آلے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ واقعی ان سے نتائج اخذ کرنے کا کام عقل کے ذریعے ہوتا ہے اسی لیے جو صرف ان آلات کو استعمال میں لاتے ہیں لیکن عقل کی دہلیز پر ان سے حاصل شدہ کا کام علومات کو فیصلہ دہی کے لیے بیش نہیں کرتے، ان کو سرے سے ہی ایسے لوگوں میں شار کیا جاتا ہے جو سرے سے ہی ان معلومات کو فیصلہ دہی جو سرے نے مثم اُلگ عُدی فَکھُمُ لَا یَعْقِدُون (سورہ بقرہ 171:20)

اور ان کافروں کی حالت بالکل اس شخص کی ہے جو ایسے (جانور) کو پکارے جو بلانے اور پکارنے کے سوا کچھ نہ س سکے میہ



بہرے، گونگے،اندھے ہیں، پس (اسی وجہ سے) پیلوگ عقل سے بھی عاری ہیں۔

# سے غافل کہہ کر پکاراہے

حق وباطل کی پیچان عقل کے ذریعے ہوتی ہے، لیکن ایک بندہ اس میزان سے سرے سے ہی لا تعلق ہوجا تاہے تو گویاوہ حق سے ہی غافل اور اندھے بِن کاشکار ہے۔ اسی حقیقت کے پیشِ نظر قر آن فرما تاہے:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ولَهُمْ اَعْيُنَّ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ اٰذَانَّ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ أُولَيِّكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۚ اُولَٰبِكَ هُمُ الْغُفِلُوْنَ \_(سوره اعراف 7:179)

ان کے پاس دل تو ہیں مگر وہ ان سے سمجھتے نہیں ۔۔۔ یہی لوگ توحق سے غافل ہیں۔

# مرجس وپلیدگی کاشکار قرار دیا گیاہے

انسان کے شرف،عزت اور مقام کو دوام دینے کے لیے مضبوط سہار ااور معیار عقل ہے، جب انسان عقل سے غافل ہوتا ہوتا ہے یاوہ اسے سرے سے ہی نظر انداز کرتاہے توبیم ل انسان کی ناکامی، تباہی اور اللّٰہ کی ناراضگی کا سبب بن جاتا ہے، گویاوہ رجس کی وادی میں غلطال اور غرق جاتا ہے۔ اسی تعبیر کو قرآن نے صراحت سے بیان کیا ہے:

يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ـ (سورهانعام 6:125)

اور جولو معقل سے کام نہیں لیتے اللہ انہیں پلیدی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

قدر وشاخت انسانی عقل کومیزان بنانے میں ہے، عقل کومیزان بنانے والے درجہ ذیل صفات کے حامل ہوتے ہیں:۔

#### ۵۔اندھی تقلید سے گریز

انسان کے شرف وعظمت اور برتری کامیزان عقل ہے، کوئی بھی فردیا توم جتی عقل کی بنیاد پر اپنے فیصلے اور تدبیر کرتی ہے وہ اللہ کے نزدیک لائق تحسین اور مور وِ نظر ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ایسے افراد اور معاشر ہے جو اپنے آبا کی اندھی تقلید کرتے ہیں انھوں نے گویا اپنی حیثیت اور مقام کو پاول تلے روند دیا ہے۔ ایسے افراد اور قوموں کی دنیا اور آخرت دونوں میں ذلت اور رسوائی ہوتی ہے۔ دنیا میں اس لیے کہ ان کے عقائد اور موقف کی بنیاد ،غیر عقلی بنیادوں پر ہونے کی وجہ سے بہت ہی کمزور ہوتی ہیں، نیج بافر ادمعاشرہ کی ترقی میں وہ تحریک پیدا کر سکتے ہیں نہ معاشرہ اپنے مسائل حل کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور آخرت میں اس لیے کہ انھوں نے وہ اہی معیار جو کہ بی تھا کہ ہر فیصلہ عقلی بنیادوں پر کریں، اسے نظر انداز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں ایسی اندھی تقلید کرنے والوں کی شدید مذمت کرتے ہوں انھیں جانوروں کے زمرے میں شامل کیا



ہے اور کہاہے بیاندھے، بہرے اور گو تکے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے؛

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ التَّبِعُوَا مَا آنُوْلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا آنْفَيْنَا عَلَيْدِ ابَآءَنَا ۚ اَوَلَوْ كَانَ ابَآ وُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْعًا وَّلَا يَهُ اللَّهُ عَالُوْنَ شَيْعًا وَّلَا يَهُ اللَّهُ عَالُوْنَ شَيْعًا وَّلَا يَهُ اللَّهُ عَالَوْنَ شَيْعًا وَلَا يَعْقِلُونَ شَيْعًا وَلَا يَعْقِلُونَ شَيْعًا وَلَا يَعْقِلُونَ شَيْعًا وَلَا يَعْقِلُونَ شَيْعًا وَلَا اللهُ عَلَيْهِ اللّهِ عَلَيْهِ مِنْ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهِ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّ

اور جبان سے کہاجا تاہے کہ اللہ کے نازل کر دہاحکام کی پیروی کر و تووہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تواس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آبادا جداد کو پایا ہے ،خواہان کے آبادا جداد نے نہ کچھ عقل سے کام لیا ہواور نہ ہدایت حاصل کی ہو۔

#### ۲ غور وفکر کرنا

انسان کوایک عاقل ہونے کے ناطے چاہیے کہ وہ اپنے اردگر دموجو داشیا کی حقیقت، باہمی ارتباط اور تعلق، پنہاں رازوں اور الہی فطری وطبعی قوانین کے بارے میں فکر کرے اور اخصیں شخیر کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ تمام کا نئات کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اسے تمہارے لیے سخر کیا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو بچھ آسانوں اور جو پچھ زمین میں میں اللہ نے تمہارے لیے سخر کیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی تعتیں کامل کر دی ہیں۔ (سورہ لقمان 31:20)

# عقل کومیزان قرار دینے والوں کو قرآن نے بشارت دی ہے،اس لیے کہ انہوں نے شاخت اِنسانی کو پہچان لیا

انسان جب اپنی زندگی میں عقل کو بنیا داور معیار بناکر سوچتاہے ، کلام کرتا ہے ، فیصلے کرتا ہے نظر یہ قائم کرتا ہے اور زندگی کے اصول بناتا ہے ، یہی وہ مقام ہے کہ جب انسان نے اپنی شرافت، حیثیت اور قدر کو پہچپان لیا۔ اس کے مقابل میں ایسے لوگ جو ہٹ دھرم ، تنگ نظر ، کو تاہ فکر ، بصند رہنے والے اور جامد سوچ والے ہوتے ہیں ، انھوں نے اپنے مقام اور حیثیت کو قطعاً نہیں پہچپانا بلکہ اپنے آپ کو تاریکی ، صلالت اور پستی میں رکھا۔ کیونکہ اللہ نے انسان کو عقل کی صورت میں یہ صلاحیت دے رکھی ہے جس کو استعال میں لاتے ہوئے اسے معاشرے میں زندگی بسر کر ناچا مینے تھی۔ اس لیے کہ عقل ایک روشی ہے جس کو استعال میں لاتے ہوئے اسے معاشرے میں زندگی بسر کر ناچا مینے تھی۔ اس لیے کہ عقل ایک روشی ہے جس کو استعال کرتے ہوئے انسان کو درست راہ اور سمت دکھائی دیتی ہے۔ پی عقل کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی پیند ، تعصب وہٹ دھر می اور خواہشات کو میز ان بناکر زندگی کے امور کو نہ چلائیں۔ صاحبانِ عقل تنگ نظر نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان میں وسعت نظر اور وسعت فکری ہوتی ہے وہ ہر نظر یہ دقت سے سنتے ہیں ان کی دلیلوں اور بنیاد وں پرغور کرتے ہیں اور بالآخر ان میں سے اچھے محکم اور مضبوط عقیدے کو اپنالیت ہیں قرآن بھی ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے اور اسے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد دیتا ہے اور الیے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد دیتا ہے اور الیے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد دیتا ہے اور الیے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد دیتا ہے اور الیے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد دیتا ہے اور الیے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد دیتا ہے اور الیے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد دیتا ہے اور الیے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد کو بشارت دیتے ہوئے فراد کو بسال معالمت قراد دیتا ہے اور الیے افر ادکو بشارت دیتے ہوئے فراد کو بشارت کے دو میں اسے دیا ہے دو میں کو ان کو بشارت کی دو میں کو ان کو بشارت کی کر بند کی کے دو میں کو بیا کی میں کو بیا کو بشارت کے دو بیا کی کر بیا کی کر بیا کر بیا کر بیا کر بی کر بیا کی کر بیا کر دیتا ہے دو بیا کر بیا ک

فَبَشِّمْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَبِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ أُولُوا الَّذِيْنَ هَلْ لهُمُ اللَّهُ وَ اُولَيِكَ هُمُ اُولُوا الْآذِيْنَ هَلْ لهُمُ اللَّهُ وَ اُولَيِكَ هُمُ اُولُوا الْآلُبَابِ (سوره زمر 17:39)



پس آپ میرے ان بندوں کو بشارت دے دیج جو بات کو سنا کرتے ہیں اور اس میں سے بہتر کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی صاحبانِ عقل ہیں۔ فَطُوبَی لِبَنْ عَقَلَ وَعَلِمَ۔ (6) مبارک ہوان کے لیے جو عاقل اور عالم ہیں۔

#### قدر انسانی نصیحت قبول کرنے میں ہے اور عقل کومیزان بنانے والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں

انسان کے اندر مثبت اور منفی دونوں پہلوم وجو دہیں، ایک طرف اس کے اندراچھائی کو قبول کرنے کی خاصیت ہے جبکہ دوسری طرف اس میں ایسے غریز ہے بھی ہیں جو انسان کو ہلاکت اور تباہی کے دھانے تک لے جاتے ہیں، ایسے میں انسان کی کامیا بی اسی میں مضمر ہے کہ اسے اچھائیوں کی طرف تحریک وانبعاث کرتے رہیں لیکن ہرانسان اس کااہل نہیں ہوتا کہ وہ ہدایت کی باتیں قبول کرے بلکھ تقل رکھنے والے ہی اس حقیقت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ نجات، انبیا واوصیا اور اولیا کی نصیحت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ نجات، انبیا واوصیا اور اولیا کی نصیحت ولی پڑکل کرنے میں ہے جیسے قر آن اس حقیقت کو صراحت سے بیان کرتا ہے:

# شرفِ انسانی، خلقتِ الہیداور نظامِ الہی میں غور وفکر کرنے میں ہے اور یہ کارنامہ انجام دینے والے وہی ہوتے ہیں جوزندگی کے جملہ پہلوؤں میں عقل کومیزان بناتے ہیں:

انسان کامقام و شرف اس لحاظ سے بھی ہے کہ اس کے اندر اپنے اردگر داشیا اور ان کے اندر موجو دباریکیوں اور نظام کا نئات کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت موجو دہے، اسی بنا پر اللہ نے انسان سے مطالبہ کیا ہے کہ خلقت ِ الہمیہ اور نظام الہی میں غور و فکر کریں۔ کیونکہ جب انسان تخلیق الہمیہ میں غور کرتا ہے تو اسے اللہ کے وجو د، قدرت، علم اور حکمت کی نشانیاں واضح نظر آنا شروع ہوجاتی ہیں ہیں وہ مقام ہے، جہاں انسان کو اپنے خالق کی معرفت ہوجاتی ہے اور وہ اس کے آگے سجد و ریز ہوجاتا ہے اسی حقیقت کی طرف قرآن میں واضح بیان موجو دہے:

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّهٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَادِ لَاٰ يُتِ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ـ (سوره آل عمران 30:90) بِيشَك آسانوں اور زمين كے پيداكر نے اور رات و دن كے بد لنے ميں صاحبان عقل كے ليے نشانياں موجو دہيں۔

#### قدر ومنزلتِ انسانی دائی جہال کی فکر میں ہے اور دائی جہان کی فکر قل کومیزان قرار دینے والے ہی کرتے ہیں: ہیں:

انسان کی کامیابی وسرفرازی اور قدر ومنزلت اس میں ہے کہ حیاتِ جاود انی کی فکر کریں اور یہ فکر ہرعام وخاص کے لیے

حدیث مبارکه میں یون ارشاد ہوتاہے:

وَمَا الْعَاقِلُ إِلاَّ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ وَعَمِلَ لِللَّا اِللَّهِ إِلَّا مِنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ وَعَمِلَ لِللَّا اِلْآخِرَةِ - (7)

عاقل وہی ہیں جو اللہ کے بارے میں سوچتے ہیں اور آخرت کے لیے ممل کرتے ہیں۔

# انسان کامقام اور شرف،اطاعت ِالهی میں ہے اور الله کی اطاعت وہی کرتے ہیں جنہوں نے عقل کومیزان بنار کھا ہے۔

یہ بات سلم ہے کہ انسان تمام پہلوؤں میں کامل نہیں لیکن اس کے اندریہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ ترقی کر سکے اور اپنے آپ کو کمال تک پہنچا سکے۔ انسان کا کمال تک پہنچنا ایک کامل ذات کی رہنمائی اور اطاعت میں زندگی گزار نے پرموقوف ہے ور نہ اگر وہ اپنی مرضی سے زندگی گزار ہے یا ایسے کی اطاعت کر ہے جوخود محتاج ہدایت ہے تو وہ وادی ہلاکت و تباہی میں غرق ہوجائے گا۔

قرآن نے اسی حقیقت کو کھول کربیان کیا ہے کہ اطاعت وہ پیروی کاحقد ارکون ہے:

کہہ دیجیے کہ اللہ ہدایت کرتاہے تو پھر بتاو کہ جوت کی راہ دکھا تاہے وہ اس بات کازیادہ حقد ارہے کہ اس کی پیروی کی جائے یاوہ جوخو داپنی راہ نہیں پاتا جب تک اس کی رہنمائی نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیاہے تم کیسے فیصلے کر رہے ہو؟ (سورہ یونس 35:10)

پس واضح ہوا کہ اطاعت کامل ذات ہی کی جاتی ہے اور کامل ذات اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں پس اطاعت و فرما نبر داری کے لائق اللہ کی ذات ہے۔ بیہ نکتہ قابل تو جہ ہے کہ کیا ہر کوئی اللہ کی اطاعت کرے گا؟ ہر گزنہیں کیونکہ لوگوں میں سے اکثر خواہشات کی اطاعت اور اندھی تقلید میں زندگی گزارتے ہیں۔

پس صرف صاحبانِ عقل ہی اس حقیقت کو درک کرتے ہیں اور کامیا بی اور سربلندی کار از الله کی اطاعت میں سمجھتے ہیں

،قرآن نے بھی اسی راز کو صراحت سے بیان کیا ہے:

وَ مَا يَذَّكُّمُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ \_ (سوره بقره 269: 269) اورصاحبانِ عقل بى نصيحت قبول كرتي بين \_

. اور بیبات بھی قابل غور ہے کہ اطاعت کا تُعلق صرف مل کی مقد ارسے نہیں بلکہ بیاہم ہے کہ اسے قل کی نمائندگی اور زیر اثر بحالایا جائے جیسے اس حدیث مبار کہ میں ذکر ہواہے:

إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلِ كَثِيرَ الصَّلَا قِ كَثِيرَ الصَّوْمِ فَلَا تُبَاهُوا بِهِ حَتَّى تَنْظُرُوا كَيْفَ عَقْلُهُ -(8)

جبتم کسی کی کثرت نماز اور کثرت روزه دیکھو تو تعجب نه کرویہاں تک که بیر نه دیکھواس کی عقل کیسی ہے۔

. برتری اورشرف حق کی تسکیم وجستجواور اندهی تقلید سے گریز میں ہے اور بید معیار ، عقل کومیزان بنانے والے ہی قائم کر <u>سکتے ہیں</u> :

انسان فطری طور سے تجسس پسند اور حق پرست ہوتا ہے اور بعد میں سیاس کامعاشرہ ہے جو اسے جامد رہنے ،باطل پر اکڑنے اور اندھی تقلید پر اکساتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ معاشرے جو فطری قوانین کی پاسداری کرتے ہیں ،ان کے پاس کامیانی سکون اطمینان پایاجا تا ہے لیکن وہ معاشرے جوحت کی جستجو والی صفت کوختم کر کے اس کی جگہ اندھی تقلید میں لوگوں کو ڈال دیتے ہیں ، وہاں جہالت ، بدامنی ، نفرت اور تنزلی یائی جاتی ہے۔

اگرہم دیکھیں توموجودہ مختلف مذاہب اور مکتبہ فکر میں بھی ہمیں یہی حقیقت کھل کرنظر آتی ہے،ایسے مذاہب جن کی بنیادی فکر وتجسس پر نہیں اور جو فکر و تدبر پر قدغن لگاتے ہیں جیسے عیسائیت، تو پھر بھلا کیسے دانشوروں نے ان سے مقابلہ کیا اور اند ھی تقلید کے چنگل سے اپنے آپ کونجات دلائی ہے۔ یہ فطری طاقت تھی جس نے انہیں کامیابی دی۔

جو بھی فطری طاقت کو دبانے کی فکر کرتاہے وہ ناکام اورخوار ہوجا تاہے خودساختہ معیارات اورغیر منطقی اصولوں سے مقابلہ کرنے والے صاحبان عقل ہی ہوتے ہیں وہ فطری نظام کو باقی رکھناچاہے ہیں۔اسی لیے جن کفار وشر کین نے اپنے دین کی حقانیت میں یہی کہا کہ، کیونکہ ہمارے آباواجدادانھی کی پیروی کرتے آئے ہیں قر آن نے تختی سے ان کی اندھی تقلید کی مذمت کی اور انہیں عقل کو میزان قرار دینے کی تعلیم دی ،ایک جگہ پر فرمایا:

اور جب ان سے کہاجاتا ہے کہ اللہ کے ناز ل کر دہاد کام کی پیروی کر و تووہ جو اب دیتے ہیں کہ ہم تواس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباد اجداد کو پایا ہے ،خواہان کے آباد اجداد نے نہ کچھ قال سے کام لیا ہواور نہ ہدایت حاصل کی ہو۔

انسان کی کامیابی شاخت اخلاقی اصولوں کی پاسداری میں ہے اور اخلاقی معیار وں کے پاسدار عقل میزان بنانے والے ہوتے ہیں:

انسان کی دنیااور آخرت دونوں میں کامیابی اور معاشر تی زندگی میں امن وسکون، اخلاقی اصولوں کو پہچان کر ان کی پاسداری



میں ہے۔اسبات کی تائیڈ میں وزمرہ کے تجر بات سے بی ہے۔ایسے معاشر ہے جہان لوگوں کو اخلاقی ذمہ داریوں کا احساس ہے وہاں لوگ خوثی اور اطمینان ن سے زندگی گزار رہے ہیں، لیکن ایسے معاشر ہے اور گھرانے بھی ہمارے سامنے ہیں۔ جہاں اخلاقی اقد ارمردہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں اضطراب، بے چینی، نفرت الغرض دوسر ہے مسائل پا ہے جاتے ہیں۔ معاشروں میں اخلاقی اقد ارکو نظر انداز کرنے والے وہی ہوتے ہیں جو برائی کے نتائج اور عقوبت کے بارے میں سوچتے نہیں معاشروں میں اخلاقی اقد ارکی اللہ جن کی زندگی کا معیار اپنی ذاتی منفعت، شخصی فائد ہے ہوتے ہیں ان کے حصول کے لیے ان کے سامنے اخلاقی اقد ارکی بلکہ جن کی زندگی کا معیار اپنی ذاتی منفعت، شخصی فائد ہے ہوتے ہیں ان کے حصول کے لیے ان کے سامنے اخلاقی اقد ارکی پاسد ارکی کوئی معنی نہیں رکھتے لیکن ایسے لوگ جو صاحبانِ عقل ہیں آخیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اخلاق کی اہمیت کیا ہے اور اس کے فوائد کیا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے بھی چند اخلاقی اصول کو بیان کرنے کے بعد فر مایا ہے کہ عقل والے ہی اخلاقی اصولوں کا خیال رکھتے ہیں، فر مایا:

ذٰلِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ - (سوره انعام 6:151)

یہ وہ باتیں ہیں جن کی و تہہیں نصیحت فرما تاہے تا کتم عقل سے کام لو۔

جناب ابر اہیم بن عبد الحمید نے حضرت ابو عبد الله امام جعفر صادق الله سنقل کیا ہے کہ آپ اللہ نفر مایا: جس شخص کا اخلاق اجھا ہے وہی لوگوں میں کامل العقل ہے۔ (9)

پس امام ﷺ کے اس فرمان سے بھی پتاچلا کہ جوعقل کومیزان قرار دیتے ہیں، وہ بقیناً اخلاقی اصولوں کے پاسدار ہوتے ہیں اور اخلاقی اصولوں کی پاسداری انسانیت کی شاخت ہے۔

#### قدروشاخت انسانی صرف خالق سے اعمال کی جزاکی امیدر کھنے میں ہے اور عقل کومیزان بنانے والے ہی ایسے ہوتے ہیں:

انسان زندگی میں بہت سارے کام کرتے ہیں لیکن ان اعمال کی حیثیت وقیمت اس میں ہے کہ وہ کس کے لئے کرتا ہے۔ اگر وہ کام و کاج ، محنت و کوشش کسی مادی چیز کی حصول کے لیے ہے تواس کی قیمت اسی کے برابر ہے ،اور اگر اس کے جملہ امور اللہ کے لیے ہیں تواس کی قیمت حساب سے باہر ہوجاتی ہے۔ اس بات کو ہمجھنا ضرور کی ہے کہ آخر وہ کون لوگ ہیں ، جن کااٹھنا بیٹھنا، چلنا پھر نا، سوچ و بچار اللہ کے لیے ہوتی ہے ،ایسے لوگ یقیناً صاحبان عقل ہی ہوتے ہیں کہ تمام ترامور کی بازگشت یقیناً اللہ کی طرف ہے تو ہمیں بھی اپنے تمام امور اسی کے لیے انجام و بینا چاہے اور اجرکی امید بھی اسی سے رکھنا چاہے۔

انسان کی اللہ کے علاوہ دوسروں سے امیدر کھنا ہے و قوفی وسفاہت ہی ہے قر آن کریم نے بھی حضرت ہود اللے کے بیان کوقل کیا ہے جس میں انھوں نے اپنی قوم پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری ہے و قوفی ہے کہما سے کاموں کے صلہ کے



لیے غیراللہ سے امیدیں رکھتے ہو، کیکن میں اپنے تمام کام من جملہ بید دعوت جو میں تہہیں دے رہاہوں، سب کے لیے اپنے خالق سے امید رکھتا ہوں۔ اگر تم بھی عقل سے کام لو تو تمہیں بھی خالق ہی سے مانگنا چاہیے۔ فرمایا:
یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْتَاکُمُ مُ عَلَیْهِ اَجْرًا اِن اَجْرِی اِلَّا عَلَی الَّذِی فَطَی نِی اُ اَفَلَا تَحْقِلُونَ۔ (سورہ ہود 11:15)
میری قوم میں اس کام پرتم سے کوئی اجر نہیں مانگہا، میر ااجر تو اس ذات پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

#### عزت وشرافت انسان کتابِ خدامیں فکر اور اس کی پیر وی میں ہے اور بیرامورِ زندگی میں عقل کومیزان بنانے والوں کاخاصہ ہے:

قرآن میں غور وفکر کر کے اللہ کی نشانیوں کو پیچا نے اور نظام الہی کے مطابق زندگی گزار نے میں ہی انسان کی سر بلندی ہے۔ اس حوالے سے صاحب تفسیر الکوثر کا تبصرہ قابل توجہ ہے۔ اس قرآن میں تمہاری عزت وشرافت ہے۔ اس کتاب نے تمہاری اقوام عالم میں سر بلند کیا جب کہ اقوام عالم میں تمہار اکوئی مقام نہ تھا تمہار اوجود تک محسوس نہ ہوتا تھا۔ نہ تمہاری کوئی تاریخ تھی، نہ کوئی تہذیب و تمدن۔ اگر ذکر ہے تو تمہاری جاہلیت، تمہارے وشی معاشرے، آپس کے قتل و غارت اور بیٹیوں کوزندہ درگور کرنے کا ہے۔ ہم نے ایک کتاب تمہاری طرف نازل کی جس نے نہ صرف تمہیں تہذیب سکھائی بلکتم اس قابل ہوگئے کہ دنیا کو تہذیب و تمدن کا درس دے سکو۔ چنا نچہ دنیا نے تم سے تہذیب سکھی اور انسان کو انسانی قدروں سے آگاہ کہا۔

ولَقَدُ ٱنْزَلْنَاۤ اللَّهُ كُمِّ لِتَبَّا فِيلِهِ ذِكُمُ كُم ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ـ (سوره انبيا 10:21)

بتقیق ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہاری نصیحت ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ بہتمام درس وہی لوگ لے سکتے ہیں جن کی زندگی کی بنیا دعقل پر ہوور نہ جو اپنے امورِ زندگی کامیزان خواہشات ودیگر غیر نطقی چیزوں کو بناتے ہیں ان کا بنیادی ہدف خواہشات میں ہی سرگر دال رہنا ہو تا ہے۔

#### انسان كى عظمت وشاخت، غيراللد كحضور طلب المداد سے كريز ميں ہے اور بيصاحبان عقل كاخاصه ب:

انسان کواللہ نے تمام خلائق میں اعلی رتبہ ومقام دیا ہے اور روے زمین پر اپناجائشین وخلیفہ بنایا ہے، اس حقیقت کااظہار قرآن کریم کی آیت کی صراحت اور انسان کے اندر موجو دصلا حیتوں اور کمالات سے ہوتا ہے۔ اس کے باوجو دغیر اللہ کو آسرا اور نجات دہندہ مجھ کے ان کے سامنے جھکنامقام انسانی کے سراسر خلاف ہے کیونکہ اللہ کبھی نہیں چاہتا انسان اپنے علاوہ غیروں کے در پر جھک کر ذلیل وخوار ہوجائے قرآن میں اللہ فرماتا ہے:



وَ لَقَلَهُ كُمَّ مُنَا اَبِنِیِ اَدَهَ \_ (سورہ اسراء 70:17) اور پختین ہم نے اولاد آ دم کوعزت و تکریم سے نوازا۔ پس اللہ کے علاوہ کسی کے سامنے جھکناانسان کی شان کے منافی ہے۔

# دنیاوی زندگی مین عقل کومیزان نه بنانے پر اصحاب عیر کی آرزو

عقل کومیزان ومعیار بناناکس حد تک اہم ہے اس کا اندازہ انسان کو دنیاوی زندگی میں نہیں ہوتالیکن جب روزِ حشر حساب و
کتاب کادن ہوگا اس دن انسان کو ہوش آجائے گااور عقل کی اہمیت کا اندازہ کرے گا تعلیماتِ اسلامی سے پتا چلتا ہے جن
لوگوں نے دنیا میں عقل کی بجائے خواہشات، وقتی فائد ہے اور خو دیسندی کو معیار بنایا یقیناً وہ پچچتا کیں گے، کیونکہ یہی لوگ
تھے جنہوں نے اللہ کی نشانیوں اور پیغیروں کی تعلیمات کو عقل سے سوچنے کی بجائے ذاتی خواہشات کی بنا پر تکذیب کی تھی
اب قیامت کے دن افسوس کریں گے۔ اس حقیقت کو قرآن میں اللہ نے بیان فرمایا ہے:
وَ قَالُوْا لَوْکُنَّا نَسْمَ عُلَا اُوسِیَ مَا کُنَّا فِیْ آصُه لِیت تو ہم جہنیوں میں نہ ہوتے۔
اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم جہنیوں میں نہ ہوتے۔

#### عظمت وشاخت انسان اس میں ہے کہ اس کے قول وفعل میں مطابقت ہواور بیقل کومیزان بنانے والے ہوتے ہیں:

جوانسان عقل کوزندگی کامعیار اور میزان بناتے ہیں وہ اپنی تمام زندگی کے جملہ امور میں قول وقعل میں مطابقت رکھتے ہیں ،
کیونکہ جو دوسروں کو اچھے کاموں کی دعوت دیتے ہیں ، کیان خو دان پڑمل نہیں کرتے۔ دوسروں کو برائی سے روکتے ہیں ،
لیکن خو دان کے دامن آلود ور ہے ہیں۔ بیروش ، عقل و دانش کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر قول وَمل یا بالفاظ دیگر قانون اور نظمی ہے۔ اگر کسی معاشرے میں قانون اور عمل میں ہم آ ہگی نہ ہو تو معاشرہ نفاذ میں مطابقت نہ ہو تو اس کا حتی نتیجہ فساد اور بذظمی ہے۔ اگر کسی معاشرے میں قانون اور عمل میں ہم آ ہگی نہ ہو تو معاشرہ فساد اور افر اتفری سے دوچار ہوجائے گائی وجہ ہے کہ قران نے قول وقعل میں عدم مطابقت رکھے والوں کی مذمت کی ہے:
مناد اور افر اتفری سے دوچار ہوجائے گائی وجہ ہے کہ قران نے قول وقعل میں عدم مطابقت رکھے والوں کی مذمت کی ہے:
مناد اور افر انسان بائیدِ وَ تُنسَوْنَ انْفُسَکُمُ وَ اَنْتُمُ تَتُلُوْنَ الْکِتٰبَ ۖ اَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ (سورہ بقرہ 24:2)
مناد ورسرے ) لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اورخو د کو بھول جاتے ہو؟ حالا نکرتم کتاب (اللہ) کی تلاوت کرتے ہو ، کیا تم عقل سے کامنہیں لیتے ؟



#### غلاصيه

اللہ نے کا ئنات میں لاتعد ادمخلو قانے خلق کیں لیکن ان تمام میں انسان کوہی غیر معمولی صلاحیتوں سے نواز الور بہت عزت دی۔ اللہ نے انسان کی قدر وشاخت کامیزان عقل کو بنایا اور انسان نے اپنی طرف سے خود ساختہ ،غیر منطقی وغیر فطری جتنے بھی میزان اور معیار بنائے ہیں ان سب کور دکر دیا، کیونکہ عقل کوہی میزان بنا کر انسان اپنے مطلوبہ مقام اور سر بلند یوں تک رسائی حاصل کرسکتا ہے تعلیمات دین کے مطابق انسان کی قدر وشاخت عقل کو میزان بنانے ہیں ہے، اس حوالے سے قرآن کریم نے چند مخصوص صفات کو انسان کی اصلی اور واقعی شاخت کریم اور باقی مناطع دین میں متعد دشواہد موجو دہیں قرآن کریم نے چند مخصوص صفات کو انسان کی اصلی اور واقعی شاخت ومور قرار دیا ہے ، کیکن ان تمام صفات کا حامل ہو نا عقل کو میزان بنانے کے ساتھ شروط کیا ہے ، جن میں چند ایک یہ بیں اطاعت گزاری دیند اری، حیات جاود انی کی فکر ، گر دوپیش اشیا کے تعلق غور کر نااور سبق لینا، کا نات کے رموز کے متعلق غور کر کا اللہ کی قدر ت ، حکمت اور علم کا اند از ولگانا، اخلاقی اصولوں کا پاسد ار ہو نا، قول وقعل میں مطابقت ہو نا، اندھی تقلید کی بجائے حق کو معیار بنانا شامل ہے ۔ اس کے برعکس جو امور زندگی میں خواہ شات کو معیار ومیزان بناتے ہیں گویا انھوں نے شاخت انسانی کو کھو دیا، ان کے برے عواقب اور نتائج کے بارے میں قرآن نے وعید سنائی ہے ، لیں واضح ہوا کہ مقال واقع کمیزان قدر وشاخت انسان کے وقع دیا، ان کے برے عواقب اور نتائج کے بارے میں قرآن نے وعید سنائی ہے ، لیں واضح ہوا کہ مقال واقع کمیزان قدر وشاخت انسان ہے ۔

#### حوالهجات

- (1) جوہری،ابی نصراساعیل بن حماد ،الصحاح اللغة ،مندار الکتبالعلمية بيروت لبنان، ج5،ص 35۔
  - (2) الحويزي،غبرعلي،تفسيرنورالثقلين،ج1،ص76-
  - (أَدُ) خَفِي شَيْخِ مُحْن عَلَى، تَفْسِير الكوثر ، دارلقر آن الكريم ، اسلام آباد ، ج1، ص470-
    - (4) سيدرضي، محمد بن سين، نهج البلاغة ، ج1، ص478\_
      - (5) كليني، يعقوب،الوافي، ج1 صفحه 82 ـ
    - (6) ابوافقح آمدی، قاضی ناصح الدین،غررالحکم،ج1،ص726–
  - (7) مجلسي، باقر، بحار الأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهارييهم السلام، 745, ص280\_
    - (8) كليني، مُحربن يعقوب، الوافي، ج1، ص118\_
    - (9) كليني، محمد بن يعقوب، كافي، زهرها كادمي يا كستان كرا چي، ص55، 14-



# عقل معيار ثواب وعقاب

### محمد ينس ڪيمي (جامعة الكونژ اسلام آباد)

#### چکیده

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے انسان کو سب سے بڑی نعمت جوعطا ہوئی ہے وہ عقل ہے انسان کا دار و مداراس کی عقل پر ہے اور عقل کے بارے میں قرآن میں متعدد آیات ذکر ہوئی ہیں جن سے ہمیں معلوم ہو تا ہے کہ عقل کی اس قدر قدر و قیمت اور اہمیت ہے کہ انسان اور حیوان میں فرق عقل سے ہو تا ہے پی عقل نہ ہو تو اس میں اور حیوان میں کچھ فرق نہیں رہتا انسان اس وقت کا میاب ہوسکتا ہے جب وہ تعقل کرے عقل کے بغیر کا میا بی ممکن نہیں ہے ، کوئی بھی آسانی کتاب یہ اجازت نہیں دیتی کہ اس چیز کا میابی ممکن نہیں ہے ، کوئی بھی آسانی کتاب یہ اجازت نہیں دیتی کہ اس چیز کو تسلیم کرے جسے عقل تسلیم نہیں کرتی اور اس کا م کو انجام دے جسے عقل اچھا نہیں سمجھتی اور اس فعل کو تدبر و ترک کرے جس کو ترک کرنا عقل کے نزد یک صحیح نہیں ہے ۔ اللہ تبارک و تعالی اسی کام سے راضی ہو تا ہے جس کو تدبر و تعقل کے ساتھ بجالا یا گیا ہو اور اس فعل پر جزادیتا ہے جس میں غور و فکر کیا گیا ہو اہذا اس تحقیق میں بی حقیقت پیش کی جائے گئی کہ قرآن اور روایات کی روشنی میں عقل ہی ثواب و عقاب کا معیار ہے ۔

گلید کی الفاظ: عقل ، معیار ثواب ، قرآن ، روایات ۔

#### عقل كى لغوى تعريف

عقل کے لغوی اعتبار سے بہت سارے معانی بیان کیے گئے ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہے:
وہ قوت جوغور وفکر ،استدلال اور تصور و تصدیقات کو ترتیب دے کرنتیجہ نکالتی ہے،اورا چھ برے، خیر وشراور حق وباطل کے
درمیان فرق کرتی ہے عقل کہلاتی ہے۔ (۱) امام ابوالاز ہری تہذیب اللغہ میں شخ ابوالسعید کا قول نقل کرتے ہیں:
اذا اقامہ الی احدی دِ جلیدہ ،کہا یقال: عقل فلانا وعقلہ۔ (2)
اگر کسی کو ایک ٹانگ پر کھڑا کر دیا جائے تو اسے قل کہتے ہے
عقل کے معنی روکنے اور منع کرنے کے ہیں، یہ جماقت کی ضد ہے اور عقل کو عقل اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ صاحب قل کو
ہلاکتوں سے دوچار ہونے سے روکتی ہے۔ (3) صاحب قاموس نے ذو التم پیز میں لکھا ہے کہ ٹھیک ہے قتل کا معنی یا گل بین اور

حماقت کی ضد ہے لیکن اسکامعنی پیر بھی ہے کہ اگر کسی چیز کوروک دیاجائے باندھ دیاجائے تواس کو بھی عقل کہتے ہے ،اوراسی



سعقل البعير اورعقال بهي آيا ہے۔(<sup>4)</sup>

عقال اس رسی کو کہاجا تا ہے جس کے ذریعے سے اونٹ کو باند ھاجا تا ہے تا کہ وہ کہیں نہ جائے ،انسان کے اندرایک قوت ہوتی ہے جو اسے گمراہی کی طرف جانے سے بچاتی ہے جسے قال کہاجا تا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اَلعَقَالٌ عُقَالٌ مِنَ الجَهِلِ-(5)عقل جهالت سي بازر كفتى ہے۔

لہذاہم لغوی لحاظ ہے قتل کا میعنی کر سکتے ہیں کہ ایسی قوت جو جہالت وحماقت کی ضد ہواور انسان اس قوت کے ذریعے حق وباطل کو جد اکر سکے۔

#### عقل كي اصطلاحي تعريف

فخررازی کے مطابق عقل جو تکالیف کامعیار اور ملاک ہے وہ واجبات کے وجو ب پرعلم ہو نااور محالات کے استحالہ ہونے پرعلم ہونا ہے۔ (6) خواجہ نصیرالدین طوسی این کتاب تلخیص المحصل میں فرماتے ہیں: عقل سے مرادا چھی چیزوں کا حسن اور بری چیزوں کی فتح کاعلم ہونا، اور اس پر اضافہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسا غریزہ ہے کہ جس سے معرفت اور شاخت حاصل ہوتی ہیں اور عقل نہ ہو تومعرفت اور شاخت کا در وازہ بند ہوتا ہے۔ (7)

صاحب جامع المقاصد نے ایک اور تعریف یوں کی ہے کہ یہ ایک ایسی قدرت کانام ہے کہ ش کے ذریعے سے انسان پہلے کلیات اور ضروریات کو درک کرسکتا ہے اور پھر اس کے ذریعے سے نظریات کو حاصل کرسکتا ہے۔ (8) اصطلاحی تعریفات سے پہنچہ ذکال سکتے ہیں کہ اصطلاحی تعریفات بھی لغوی تعریفات کی طرح عقل کو ایسی قوت سے تعبیر کرتی ہیں جن سے ملم حاصل کیا جائے جہالت ختم کی جائے اور حق و باطل کو علیحدہ کیا جائے۔

### عقل معيارِ ثواب وعقاب قرآن كي روشي ميں

قرآن مجید میں لفظ عقل کے مترادف الفاظ بہت استعال ہوئے ہیں جو مختلف صور توں میں بیان ہوئے ہیں جن کے ذریعے سے تعقل، تدبر، تفکر اور بصیرت کی اہمیت واضح ہوجاتی ہے خود لفظ عقل قرآن میں مختلف صیغوں میں تقریباً انجاس مرتبہ ذکر ہواہے جیسے:

· اَفَلا تَعْقِلُونَ ،لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ،لِقَوْمِ يَعْقِلُونَ ،فَهُمُ لا يَعْقِلُونَ ، أَكْثُرُهُمُ لا يَعْقِلون

اس ہے ہمیں معلوم ہوجا تاہے کہ اللہ اور اس کے دین میں عقل کی کتنی منزلت ومقام ہے۔

دوسرالفظ جو استعال ہوا ہے وہ ہے نفکر ، جس کا معنی غور وفکر کرنا ، جیسے کہ ؛ کُذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْایٰتِ لَعَلَّكُمُ تَتَفَكَّمُ وُنَ \_ (سورہ بقرہ 266:2)



الله یوں تمہارے لیے نشانیاں کھول کربیان کر تاہے شایدتم غور وفکر کرو۔

تیسرالفظ، تدبرہے، جس کامعنی حقیقت کو تلاش کرنے کیلے اپنی قوتِ فکر کااستعال کرنایہ بھی اسی تفکر وتعقل کے معنی میں ہے۔ جیسے؛

أَفَلا يَتَكَبَّرُونَ الْقُرُانَ ـ (سوره نساء 4:48) كيابيلوگ قرآن مين غورنهين كرتے؟

چوتھالفظ نظرہے قرآنِ پاک میں لفظ نظر غور وفکر اور عقل کو ہروے کارلانے کے لئے استعمال ہواہے جیسے فرمایا گیا: اَفَلَا یَنْظُرُونَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ۔ (سورہ الغاشیہ 17:88) کیا پی لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کئے گئے ہیں

اسے علاوہ پانچوال لفظِ تذکر آیا ہے جس کا معنی نصیحت لینا ہے جیسے کہ قلِیٹل میّا تَذَکَّدُونَ۔ (سورہ اعراف:3) مگرتم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

چھٹالفظِ عبرت ہے کسی چیز کے انجام کو دیکھ کراپئی عقل کی مددسے عبرت حاصل کرناجیسے کہ اللہ نے فرمایا ہے: فَاعْتَدِبِرُوْا نِیاُولِی الْاَبْصَادِ۔ (سورہ حشر 2:59) اے آئکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔

اس کے علاوہ سینکٹر وں الفاظ استعمال ہوئے ہے جن کے ذریعے سے اہمیت عقل بیان ہوئی ہے حقیقت کی جستجو کرنا چھان بین کرنا، کلام الہی میں بار بار حکم ہوا ہے کہ غور وفکر کریں اس کا ئنات کے بارے میں ،انسانوں کے بارے میں ،اس دنیا کے بارے میں ، دن اور رات کے آنے جانے میں ، شجر وجرمیں ، مخلو قات کی خلقت کے بارے میں بلکہ کائنات کے ہرذرہ ذرہ میں غور وفکر کا حکم ہوا ہے اور یہ کام عقل کے علاوہ کسی دوسر کی چیز کے ذریعے غور وفکر کرنے سے نہیں کیا جاسکتا ہے قرآن مجید میں عقلمندلوگوں کے لیے خوش خبری ہے کہ اللہ تعالی ان کو ہدایت دیتا ہے۔ ہشام ابن حکم کا کہنا ہے کہ حضرت موسی کا ظم

يَا هشام إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَشِّ أَهْلَ الْعَقُٰلِ وَ الْفَهُمِ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ فَبَشَّ عِبادِ الَّذِينَ يَسْتَبِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولبِكَ الَّذِينَ هَداهُمُ اللَّهُ وَ أُولبِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبابِ - (9)

اے ہشام یقیناً اللہ تبارک و تعالٰی نے ان فہم والوں کو اپنی کتاب میں خوشنجری دی ہے پھر فرمایا جو (ہر کہنے والے کی) بات کوغور سے سنتے ہیں اور اس میں سے بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں بہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ ہدایت دیتا ہے اوریہی صاحبان عقل ہیں۔

یہ آیت کہ سی حضرت امام موسی کاظم ﷺ نے سورہ زمرے آخری جھے کی تلاوت فرمائی۔ یہاں عبادسے مرادہر بندہ نہیں ہے، بلکصرف صاحبانِ عقل وُنہم مراد ہیں۔ اس آیت میں جو قول، آیا ہے اس سے مراد علامہ مجلس ؓ کے بیان کے مطابق، یہاں قول میں دواختال ہیں: یا صرف یہی قرآن مراد ہے یا اللہ تعالیٰ کی تمام تھیجتیں مراد ہیں۔ اگر قول سے مراد قرآن ہو تواحسن قول میں دواختال ہیں: یا صرف یہی قرآن مراد ہے یا اللہ تعالیٰ کی تمام تھیجتیں مراد ہیں۔ اگر قول سے مراد قرآن مراد ہیں۔



سے مراد محکمات ہیں، عقل محکمات کی پیروی کرتی ہیں۔ جاہل لوگ جب حق بات سنتے ہیں تو اسے خود نہ بہچ نتے ہیں اور نہ بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں بلکہ اپنے آباء واجداد کی ہی پیروی کرتے ہیں۔احسن اور بہترین بات کو نتخب کر نااللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر ناممکن ہے کیونکہ فرمایا گیاہے: یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ ہدایت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہدایت وہی حاصل کر سکتے ہیں جو تعقل سے کام لیتے ہیں جولوگ آئکھیں اور کان بند کر کے کسی مذہب اور کمت فیلر کی پیروی کر لیتے ہیں، حقیقت میں وہ تقلمند نہیں ہیں کیو نکہ تقلمند وہی لوگ ہیں جوغور وفکر کرتے ہیں اور مختلف افکار منتاز کی پیروی کر لیتے ہیں، حقیقت میں وہ تقلمند نہیں ہیں کو قرآن میں اولوا الالباب اور صاحبانِ عقل کہا ہے۔ جب ہدایت صاحبان عقل کو حاصل ہوگی تو وہ نیک اعمال بجالائیں گے جس کے نتیج میں ان کو ثواب ملے گا۔

# تعقل وتفكرنه كرنے كانتيجه

اللَّه تبارك وتعالى نے قرآن میں اہل دوزخ كاذكركرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَقَالُوْالَوْكُنَّا نَسْمَهُ أَوْنَعْقِلُ مَاكُنَّا فِي آصْحَابِ السَّعِيْرِ - (سوره ملك 67:10)

اور کہیں گے کہ اگر ہم ان کی بات سنتے سمجھتے تو آج دوز خیوں میں نہ ہوتے۔

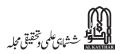
اس آیت مبارکہ میں انبیاء ورسل کی تکذیب کرنے والوں کی اصل وجہ بیان کی گئی ہے کہ جب کافرجہنم میں جائیں گے تو حرت وندامت سے کہیں گے کہ اے کاش ہم نے انبیاء کے پیغامات کوسناہو تاان کی دعوت پرغور وخوض کیا ہوتا، اے کاش ان کی نصیحت کوعقل کی کسوٹی پر پر کھاہوتا، ہر کام سے پہلے اس کے انجام کے بارے میں تعقل وتفکر کیا ہوتا تو آج جہنم میں نہ ہوتے چو نکہ اللہ نے انسان کو اعضاء دیتے ہیں تو اس سے کوئی کام لینا مقصود ہوتا ہے اور اگر وہ ان اعضاء سے کام نہ لے تو روز قیامت جو اب دہ ہوگا، جیسے کے قرآن میں اللہ نے خود ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ السَّبْعَ وَالْبَصَى وَالْفُؤَادَكُلُّ أُولَبِكَ كَانَ عَنْدُ مَسْئُولًا (سوره بني اسرائيل 36:17)

كان آنكھ اور دل ان سب سے باز پرس ہو گی۔

لہذ اللہ نے انسان کوعقل جیسی عظیم نعمت سے نواز اہے یعنی اسے فہم، تفکر ، تدبر کے لیے نواز اگیا ہے لیکن اگر ایسانہ کرے تو وہ گمراہ ہوجائے گا،وہ عذاب کاستحق ہوگا۔

تفسیرالکوثر میں علامہ شیخ محن علی خجفی نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی ہے: کہ نجات کے دور استے ہیں سمعی یاعقلی ، قابل توجہ بات یہ کہ اس آیت میں سمع اور عقل نہیں کہا گیا بلکہ سمع یاعقل کہا گیا ہے ، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان دونوں میں سے سے ایک کو اختیار کرنے سے نجات کار استامل جاتا ہے ان دونوں میں سے سی ایک کو کام میں لایا جائے تو دوسر ااس کے ساتھ ہوتا ہے سمع سے کام لے تو انبیاء کی دعوت سمجھ سکتا ہے اور عقل کو اپنا کام کرنے کام وقع مل جاتا ہے۔ اور اگر عقل سے کام لے



تو دعوت حق من سکتاہے اور انبیاء کی دعوت کو پذیر ائی دینے والی عقل ہی ہوتی ہے۔ (۱۵) اس سے ہم بینتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر انسان عقل سے کام نہ لے توضیح عقید ہے اور کامیابی تک نہیں پہنچ سکتا جس کا نتیجہ گمراہی اور جہنم کا عقاب ہے۔

#### تعقل نه كرنے والے حيوان سے بھي بدتر

وہ لوگ جوعقل استعال نہیں کرتے، کا ئنات میں موجو دخلیق خداوندی کے متعلق عقل استعال نہ کرکے خالق کی معرفت سے محروم رہتے ہیں اور جواس کی قدرت دکیو کر قادرِ مطلق کے وجو دیر استدالال کرنے کے لئے عقل استعال نہیں کرتے ہیں ایسے لوگ انسان کہلانے کے لائق ہی نہیں کیو نکہ انسان تو ہے ہی وہ جو عقل استعال کرے ، سمجھ ہو جھ سے محرومی توجانو روں کی خصلت ہے اس لئے عقل کامادہ موجو دہونے کے باوجو داسے استعال نہ کرنے والے صرف شکل وصورت میں انسان ہیں کی خصلت ہے اس لئے عقل کامادہ موجو دہونے کے باوجو داسے استعال نہ کرنے والے صرف شکل وصورت میں انسان ہیں لیکن حقیقت میں دیکھا جائے توجانو روں سے بھی بدتر ہیں چنانچہ انہیں کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے؛
اُم تَنْ حَسَبُ أَنَّ أَکْ ثَرُهُمْ مَیسَمَعُونَ أَوْ یَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا کَالْاَنْعَامِر " بَالْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیدًا۔ (سورہ فرقان 25 : 44)

کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر کچھ سننے یا بچھنے کے لیے تیار ہیں ؟ (نہیں ) یہ لوگ جانو روں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گراہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لیے سب سے بڑا عذاب ہے ہے کہ انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اسکوحیوان سے بھی برتر قرار دیا جائے اور وہ اس درج تک اس وجہ سے آیا چو نکہ اللہ نے سوچنے بیجھنے کے لیے عقل جیسی جو نعت عظمیٰ اس کو عطافر مائی تھی اس کو استعال نہیں کیا غور وفکر نہیں کیا اور گمراہ ہو گیا لہذا عذاب الہی کا ستحق ہوجا تا ہے جیوان کے لیے تو کوئی عذاب اللہ تعالیٰ نے مقرر نہیں فر مایا ہے جیوانوں کے پاس ایسی عقل نہیں ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ عظیم مقاصد کی طرف عذاب اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطاکر رکھی ہے وہ اپنی سمت کو تبدیل کرسکتا ہے لیکن افسوس صدافسوس کہ وہ اسے غلط راستے پر استعال کرتا ہے جس کے نتیج میں چو پایوں سے بھی زیادہ گئے گررے مقام تک پہنچتا ہے ، حالا نکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ایسی قوت عطاکر رکھی تھی جس کے ذریعے وہ فرشتوں سے بھی افضل ہوسکتا تھا مگر اس نے اسے استعال نہیں کیا اور اگر کہا بھی تو غلط داستے کے لیے۔

### بعقلی ہوس پرستی و گمراہی ہے

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انسان کے اندر مختلف خواہشات موجو دہیں جواس کی زندگی کے لئے ضروری ہیں کیکن اللّٰہ نے ان کے لیے حدمقرر فر مائی ہے لیکن بعض او قات میہ چیزیں حدسے تجاوز کر جاتی ہیں اور عقل کے لیے ایک مطبع خدمتگار عضر کی بجائے اسے قید و بند میں ڈال کر بغاوت ہرکشی اور ہوس پرستی پہراکساتی ہیں جس کے منتیج میں انسان صلالت و گمراہی کے سمند رمیں ڈوب جاتا ہے ، اللہ تبارک و تعالٰی نے ہوس پرستی سے ختی سے منع فرمایا ہے چنانچہ اللہ کافرمان ہے: فَاحْکُمُ ہَیُنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَقَبِ عِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰه۔ (سورہ ص 26:38) لوگوں کے درمیان حق اور انصاف کافیصلہ کر واور خواہ شات کی پیروی مت کر وکیونکہ یہ مہیں راہ خدا سے ہٹائے گی۔ اللہ تعالٰی نے ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِبَّنِ اتَّبَعَ هَوَا لُا بِغَيْرِهُدَى مِنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَر الظَّالِدِينَ۔ (سورہ فصص 50:28) اور اللّٰد کی طرف سے سی ہدایت کے بغیرا پنی خواہشات کی پیروی کرنے والے سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا؟ اللّٰہ ظالموں کو یقیناً ہدایت نہیں کرتا۔

#### ارشادخداوندی ہے:

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهُوَاءَهُمُ لَفَسَكَتِ السَّبَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعُرضُون ـ (سوره مؤمنول 21:23)

اگرخت ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق جیاتا تو آسمان وز مین اور جو پھھ ان میں ہے سب تباہ ہوجاتے ، بلکہ ہم توان کے پاس خو دان کیا پنی نصیحت لائے ہیں اور وہ اپنی نصیحت سے مندموڑتے ہیں۔

اگر انسان عقل کو استعال کرے تو وہ بھی گمراہ نہیں ہوسکتا چو نکہ یہ کیسے مکن ہے کہ عاقل بھی ہواور گمراہ بھی ہو،مولاعلی پانٹلا سے منقول ہے:

ولا عقل مع الهَوى \_(اا) عقل اورخوابشات نفساني الشهي نهيس بوسكتي بير \_

پساگرا یک لمحہ کے لئے بھی ہوس پرشی کرے توانسان تباہ و ہر باد ہوجا تا ہے انسان ہوس پرشی و بغاوت اس وجہ سے کر تا ہے چونکہ تعقل نہیں کرتا، تدبر نہیں کرتاانسان غور وفکر کرے تو نہ گمراہ ہوسکتا ہے اور نہ عذاب الہی میں مبتلا ہوسکتا ہے۔

# عقل معيارِ ثواب وعقاب روايات كي روشي ميں

### تواب اورعذاب سيقل كاتعلق

الله تعالٰی ابن آدم کواس کی عقل کے مطابق اجر وسزادیتاہے چونکہ ثواب وجزا کا تعلق عقل سے ہے اگر انسان تفکر کر ہے توایک لمحہ بھی اطاعت خداوندی سے خارج نہیں ہوسکتا جب زندگی کا ہر لمحہ اطاعت خدااور ضایت خدامیں گزرجائے تواس کو کیسے عقاب دیا جائے گااسی طرح کوئی بندہ زندگی بھر غفلت و بیزاری کے عالم میں زندگی گزار دیتا ہے اور اللہ تعالٰی کی دی ہوئی عقل کواس کے عجائبات ومخلوقات پرغور وفکر کرنے میں استعمال نہیں کرتا تو یقیناً اس کوعذاب سے دوچار ہونا پڑے گا چونکہ نجات کاوسیلہ اس کے اپنے پاس تھاجواس نے استعمال نہیں کیا ہمار نے معصومین ﷺ نے متعد دروایات میں واضح کیا ہے کے عقل استعمال نہ کرنے کی وجہ سے انسان کو دنیا و آخرت دونوں میں ناکامی کاسامنا کرنا پڑتا ہے جیسے کہ درج ذیل احادیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا دارومداراس کی عقل پر ہے۔

رسولُ الله ﷺ لِقَومِ أَثْنُوا عَلَى رَجُلِ: كَيفَ عَقَلُ الرَّجُلِ ؟ قالوا: يا رَسولَ الله ، نُخبِرُكَ عَنِ اجتِهادِ فِي العِبادَةِ وأصنافِ الخَيرِ، وتَسألُنا عَن عَقلِهِ ؟! فقال: إنَّ الاحمَقَ يُصيبُ بِحُمقِهِ أعظَمَ مِن فُجورِ الفاجِرِ، وإنَّا يَرتَفِعُ العِبادُ غَدا في الدَّرَجاتِ ويَنالونَ الزُّلفي مِر رَبِهِم عَلَى قَدْدِ عُقولِهِم - (12)

کی خدمت میں کسی خصور سے دور کا کنات کے کی خدمت میں کسی خص کی تو حضور کے نے فر مایا:اس کی عقل کیسی ہے؟
انہوں نے کہا: یار سول اللہ کے ہم اس کی عبادت میں جدوجہداور طرح کی نیکیوں کے بارے میں خبر دے رہے ہیں اور آپ ہم سے اس کی عقل کے بارے میں پوچھتے ہیں! حضور کے نے فر مایا: احمق کو فاجر کے فجور سے زیادہ گناہ ملتا ہے۔ لوگ کل (بروز قیامت) بالائی درجات کی منزلوں کو مطے کریں گے اور انہیں اپنے رب کا قرب ان کی عقلوں کے مطابق حاصل ہوگا۔

#### قال رسول الله الله

إِنَّمَا يُدرَكُ الخَيرُ كُلُّهُ بِالعَقلِ ولا دِينَ لِمَن لا عَقلَ لَهُ ـ (13)

رسول الله ﷺ نے فرمایا: تمام اُجھائیاں بس عقل ہی سے حاصل ہوتی ہیں اور جس کی عقل نہیں اس کادین نہیں۔

#### قال الإمامُ الحسنُ:

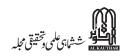
بِالعَقل تُدرَكُ الدَّارانِ جَميعا ، ومَن حُهامَ مِنَ العَقل حُهِمَهُما جَميعا ـ (14)

امام حسن نے فرمایا: دارین کی تمام سعادی عقل ہی سے حاصل ہوتی ہے اور جوعقل سے محروم ہے وہ دارین سے محروم ہے۔ قال الإمامُ الباق اللہ:

لَبّا خَلَقَ اللهُ العَقلَ قالَ لَهُ: أقبِلُ فَأَقبَلَ ثمَّ قالَ لَهُ أُدبِرُ فَأُدبَرَ فقالَ وعِنَّ تى وجَلالى ما خَلَقتُ خَلقا أُحسَنَ مِنك إِيّاكَ آمُرُ وإِيّاكَ أَنهى وإِيّاكَ أَثيبُ وَايّاكَ اعاقِب (15)

الله تعالیٰ نے جبعقل کوخلق فرمایا توفر مایا:ادھر آوہ قریب آئی۔ پھر کہا:ہٹ جاپس وہ ہٹ گئی، پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی شم! تجھ سے زیادہ کسی کوخوبصورت نہیں بنایا۔ میں تجھے ہی امر کروں گااور تجھے ہی نہی کروں گا،اور تجھے ہی ثواب دوں گاتجھے ہی عقاب دوں گا۔

#### قال امام محمد باقراعياني:



مِتَّا أُوحِيَ إِلَى موسى أَنا أُوْاخِذُ عِبادى عَلَى قَدرِما أَعطَيتُهُم مِنَ العَقلِ-(16)

امام محمد باقر ﷺ نے فرمایا کہ:اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ ﷺ کی طرف وحی فرمائی، میں اپنے بندوں کا سی قدر مواخذہ کروں گاجتنی میں نے انہیں عقل عطافر مائی ہے۔

جناب ابوالجارود نے امام ابوجعفر محمد باقر الله سفقل كيا ہے كه آپ نے فرمايا:

إنهايداتٌ الله العباد في الحساب يوم القيامة على قدما آتاهم مَن العقولِ في الدنيا\_(17)

قیامت کے دن ہر شخص کاحساب اس کی عقل کے حساب سے ہوگا، جتنی عقل اُور فہم و فراست زیادہ ہوگی اتناہی حساب زیادہ ہوگا، جتنی عقل کم ہوگی اتناہی حساب کم ہوگا۔

چنانچہ انسان کے ظاہری اعمال، نمازیں زیادہ پڑھنا، روزے رکھنا، مال و دولت کا انفاق کرنا، ذکر کی زیادتی کوہی نہ دیکھا جائے، بلکہ اس کے ظاہری اعمال معیار نہیں بلکہ اس کے کاموں کے باطن اور حقیقت کی طرف بھی دیکھاجائے، کیونکہ انسان کے ظاہری اعمال معیار نہیں بلکہ اس کی عقل کو دیکھاجائے چونکہ اصل تو اب وعقاب کامعیار عقل سے ہے۔ جیسے کہ کوئی نے حضر ت امام جعفر صادق اللہ سے نفل کیا ہے کہ آپ بھی نے فرمایا کہ رسول اللہ بھی نے فرمایا:

اذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَجُل حُسْنُ حَالِ فَانْظُرُوا فِي حُسْنِ عَقْلِدِ فَإِنَّمَا يُجَازَى بِعَقْلِدِ - (18)

کسی آدمی کی اچھی حاًلت (مثلاً اس کے زیادہ نماز روزُوں کی خبر )تمہیں ملے تواس کی عقل کے اچھے ہونے کو دیکھو کیونکہ اپنی عقل جتنی جزایائے گا۔

لہذا کوشش بیر نی چاہیے کہ ہر کام میں نفکر ہو کیونکہ تواب وعقاب کا تعلق عقل سے ہے۔

#### عقل معيارِ تواب وعقاب كيون ہے؟

اصبغ ابن نباته نے حضرت على الله سفل كيا ہے كه آب الله فرمايا:

هَبَطَ جَبْرَبِيلُ عَلَى آدَمَ عَ فَقَالَ يَا آدَمُ إِنِّى أُمِرْتُ أَنُ أُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثِ فَاغْتَرْهَا وَدَعِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ الْحَدِيلِ عَلَى آدَمُ إِنِّى قَدَ اخْتَرَتُ العَقَلَ فَقَالَ جبرئيل آدَمُ اِنِّى قَدَ اخْتَرَتُ العَقْلَ فَقَالَ جبرئيل للحياءِ وَ الدينِ إِنصَوفا و دَعالًا فَقَالا يا جبرئيل إنّا أُمِرِنَا أَن نَكُونَ مَعَ العقلِ حَيثُ كَانَ قَالَ فَشَانَّكُما وَ للحياءِ وَ الدينِ إِنصَوفا و دَعالًا فقالا يا جبرئيل إنّا أُمِرنَا أَن نَكُونَ مَعَ العقلِ حَيثُ كَانَ قَالَ فَشَانَّكُما وَ عَلَا عَمْ الله عَلَى عَنْ الله عَلَى عَيْن جيزول مِن سايك عَلَجَ (19) حضرت جبرئيل آدم الله كي إس آئه اورع ض كيانات آدم المجتمع موات كه آپ وتين جيزول ميس ايك چيز كااختيار دول تو آپ اسے اختيار كرليس اور دوكو چيوڙ ديں - توحضرت آدم الله نفياً على ان عَلَى اواختيار كرليا توجبرئيل عن الله عقل كواختيار كرليا توجبرئيل عن عنها عاور دين سے كہا: تم دونوں واپس جاؤاور عقل كو چيوڙ دو توان دونوں نے كہا: اے جبرئيل، يقيناً جمين عمم موات كه جم

عقل کے ساتھ رہیں جہاں وہ رہے۔ (جبرئیل نے) کہا: لہذا اپنے کام میں مصروف رہو، اور (جبرئیل) واپس چلے گئے۔
اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے تواب وعقاب کو معیار عقل اس لیے بنایا چو نکہ جس کے پاس عقل ہوتی ہے۔ اس کے پاس حیا ہوتی ہے اور جس کے پاس حیا ہوتی ہے وہ بندہ برائیوں کو چھوڑ دیتا ہے چو نکہ عوماانسان نذمت سے ڈرتا ہے لیس جس کے پاس حیا ہوتی ہے اور جس کے پاس حیا ہوتی کو میں خرت ہے جو نکہ وہ شرم وحیا کی وجہ سے اللہ تعالی ورسول اللہ بھی اور لوگوں کی مذمت سے ڈرتا ہے جب عقل کو بر اسمحق ہے تو حیا کی قوت اسفول فیج سے روکتی ہے، اور جس انسان کے پاس عقل ہواس کے پاس دین بھی ہوتا ہے۔ عقل اور دین کے درمیان گہراتعلق ہے، ایسا نہیں ہے کہ عقل دین کے مدمقابل پاس عقل ہواس کے پاس دین بھی ہوتا ہے۔ عقل اور دین کے درمیان گہراتعلق ہے، ایسا نہیں ہے کہ عقل دین کے مدمقابل اور داستے کے تعلق کی طرح ہے، انسان دین پڑئل کرنے کے لئے اس چراغ کا محتاج ہے۔ لہذا دین اور عقل کاباہمی تعلق چراغ اور دراستے کے تعلق کی طرح ہے، جیسے کہ حدیث ہے کہ جناب اسحاتی بن عمار نے حضر سے ابو عبد اللہ امام جعفر صادتی بھی سے کہ آ ہے بھی نے فرمایا:

مَنْ كَانَ عَاقِلاً كَانَ لَهُ دِينٌ وَمَنْ كَانَ لَهُ دِينٌ دَخَلَ الجَنَّة ـ (<sup>(20)</sup>

جوعقلمند ہے وہ صاحب دین ہے اور جو صاحب دین ہے وہ جنت میں جائے گا۔

خداکی نعمتوں میں ایک ظیم نعمت عقل ہے، سب جانتے ہیں کہ عقل علم کا منبع اور اصل ہے، علم کا عقل سے وہی تعلق ہے جو درخت کو پھل سے، سورج کار وثنی سے اور آنکھ کا بینائی سے ہے، عقل دنیاو آخرت کی سعادت کاذر بعد ہے، عقل کی فضیلت واہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ امام صادق اللیہ نے عقل کی اہمیت کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے:

الْعَقُلُ مِنْهُ الْفِطْنَةُ وَالْفَهُمُ وَالْحِفُظُ وَالْعِلْمُ وَبِالْعَقُلِ يَكُمُلُ وَهُوَ دَليلُهُ وَمُبْصِمُ لُا وَمُفَتاحُ اَمْرِةِ - ـ ـ وَمِنْ أَيْنَ يَأْتِيهِ وَإِلَى مَا هُوَصَابِرٌ وَذَلِكَ كُلُّهُ مِنْ تَأْيِيدِ الْعَقُل \_ <sup>(21)</sup>

انسان کی بنیاد اسکی عقل ہے۔ ہوش، فہم، حافظہ علم سبقل کی بناء پر ہے، عقل کے ذریعے سے انسان کامل ہوتا ہے اور عقل انسان کی رہنماہے اور راستہ دکھانے والی ہے اور اس کے کام کی چابی ہے۔۔۔۔انسان کہاں سے آیا ہے اور اسکو کہاں جانا ہے یہ سبعقل کے ذریعہ انسان کو معلوم ہوتا ہے، لہذا انسان اگر عقل کو اپنے ہر کام میں رہنما بنالے تو کبھی بھی گراہ نہیں ہوسکتا۔ جب انسان گراہ نہیں ہوتا تو اللہ اپنی عظیم نعمات سے نواز تا ہے۔لیکن اگر وہ قل کو اپنار ہنمانہ بنائے تو گراہ ہوجا تا ہے اور سخت عذاب کا شکار ہوجا تا ہے۔

### عقل کے مطابق عمل

مجھی لفظ عقل کا استعمال قوت عاقلہ کے مطابق عمل کرنے کے معنی میں ہوتا ہے جیسا کے عقل کی تعریف کے بارے میں رسول خدا ﷺ سے مروی ہے:



العَمَل بِطَاعَةِ اللهِ وَإِنَّ الأعمَالِ بِطَاعَةِ اللهِ هُمُ العُّقَلاء ـ (22)

عقل خداکے احکام کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں یقیناً عاقل وہ لوگ ہیں جوخداکے احکام پر اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ یا حضرت علی ﷺ سے مروی ہے:

العَقلُ أَن تَقولَ ما تَعرِفُ وتَعمَلَ بِما تَنطِقُ بِدِ (23)

عقل یہ ہے کہ س کے بارے میں جانتے ہو وہ کہواور جو کچھ کہتے ہواس پڑمل کرو۔

ان دونوں احادیث سے سیم بھو میں آتا ہے کہ عاقل ہر کام میں خدا کی اطاعت کو مدنظر رکھتا ہے اس کام کو چھوڑ تا ہے جس میں اللہ کی رضایت شامل ہو، عقلمند انسان کے قول و فعل میں کوئی رضایت خداوندی نہ ہواور اس کام کو انجام دیتا ہے جس میں اللہ کی رضایت شامل ہو، عقلمند انسان کے قول و فعل میں کوئی فرق نہیں ہوتاوہ جو کہتا ہے اس پڑل کرتا ہے ، اور اس اطاعت خداوندی کا نام عقل ہے ہمیں اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہماری عقلوں کو کامل کر دے تا کہ زندگی اطاعت اللی میں بسر ہوجائے جیسے کہ امام موسی کاظم الله کا ارشادگر امی ہے:
میں اُدا کہ الغینی بِلا مالی ، ودا حَدَّ القلبِ مِنَ الحَسَدِ ، والسَّلا مَدَّ فی الدِّینِ ، فَلْیَتَفَمَّ عُ إِلَی الله عن و جل فی مَسالَتِهِ بِأَن یُکہل عَقَلَهُ (24)

ار شادامام موسیٰ کاظم ﷺ جو شخص مال کے بغیر تو نگری، حسد سے دل کی راحت اور دین کی سلامتی کا خواہشمند ہے اُسے بڑی عاجزی کے ساتھ خداوند متعال سے بید دعاکر نی جا ہیے کہ وہ اس کی عقل کو کامل کر دے۔

#### عقل رحمٰن کی عبادت اور جنتوں کے حصول کاذر بعہ

كسي خص كاكهناب كه ميس في حضرت امام جعفر صادق اليلاسي عرض كيا-

مَا الْعَقْلُ قَالَ مَا عُبِدَ بِهِ الرَّحْمَنُ وَاكْتُسِبَ بِهِ الْجِنَانُ ـ (25)

عقل کیا ہے؟ آپﷺ نے فرمایا:ایسی چیز ہے جس کے ذریعے رحمٰن کی عبادت کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے جنتوں کو حاصل کیا جاتا ہے۔

اس حدیث میں حضرت امام جعفر صادق الله نعالی کا تعارف کرواتے ہوئے عقل کو دوچیزوں کاذر بعد ہتایا ہے: ایک رحمن کی عبادت اور دوسرا جنتوں کا حصول لهذا جو شخص الله تعالی کی عبادت نہیں کرتاوہ تھمند نہیں ہے، اس لیے کہ وہ اگر عقل کو استعال کرتا تو عقل اسے الله تعالی کی عبادت کا حکم دیتی اسی طرح جو شخص دنیاوی ناجائز خواہشات میں پڑ کر نعمتوں کو نظر انداز کر رہاہے تو وہ تقاند نہیں ہے، اس لیے کہ اگر وہ تقل کو استعال کرتا تو عقل اسے جنت اور نعمتوں کے حصول کی ہدایت کرتی اور گناہوں سے دور رکھتی، نیز امام لیے نے اس حدیث مبار کہ میں عقل اور شیطنت کا بھی واضح فرق بیان فرمایا۔



#### دنيااورآخرت ميس كامل ترين انسان

حضرت امام موسی کاظم اللے نے جناب ہشام ابن حکم سے فرمایا:

يَاهِشَامُ، مَالَكَتُ اللَّهُ أَنْبِيَاءَ لأوَرُسُلَهُ إِلى عِبَادِةِ إِلَّالِيَعْقِلُوا عَنِ اللَّه، فَأَحْسَنُهُمُ الْسَتِجَابَةَ أَحْسَنُهُمْ مَعْرِفَةً، وَ أَعْلَمُهُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ عَقْلًا، وَأَكْمَلُهُمْ عَقْلًا أَرْفَعُهُمْ دَرَجَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ـ (26)

اے ہشام ،اللّٰہ نے اپنے انبیاءاور اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کی طرف مبعوث نہیں کیا مگر اس لیے کہ اللّٰہ کی ذات میں غور وفکر کریں، قبول کرنے کے لحاظ سے ان میں سے سب سے بہتر ہو، اور اللّٰہ کی) معرفت کے لحاظ سے سب سے بہتر ہو، اور اللّٰہ کے امر کاسب سے زیادہ عالم وہ ہے جو عقل کے لحاظ سے سب سے بہتر ہو، اور عقل کے لحاظ سے نیادہ علم اوہ ہے جو دنیا اور آخرت میں درجہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ باند ہو۔

اس دوسرے فقرے سے آخر تک تین چیزوں کے لئے تین معیار بتائے گئے ہیں:۔

1- فَأَحْسَنُهُمُ اسْتِجَابَةً أَحْسَنُهُمْ مَعْدِ فَقَهَ (انبیاء ﷺ کی دعوت کو) سب سے بہتر قبول کرنے والاوہ شخص ہے جوسب سے زیادہ (اللہ تعالیٰ کی) معرفت اور پہچان کا حامل ہو۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء ﷺ کی دعوت کو قبول کرنے کے مختلف درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں سب لوگوں کی معرفت بیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں سب لوگوں کی معرفت بر ابر نہیں ہے ، بلکم عرفت الہی کے درجات ہیں ، لہذا ہر انسان کو چاہیے کہ اپنی معرفت کو بڑھائے تا کہ انبیاء ﷺ کی دعوت کو بہتر طریقہ سے قبول کرے۔

2-و أَعْلَمُهُمْ بِأَمْدِ اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ عَقْلاً عقل مند اور عالم ہونے کے درمیان تعلق پایا جاتا ہے۔ اللہ کے امر کے بارے میں سب سے زیادہ عالم وہ ہے جوعقل کے لحاظ سے احسن ہو۔ لہذا اللہ کے امر کو صرف جاننے سے انسان سب سے زیادہ عالم نہیں بنتا، بلکہ بہتر عقل اور بہتر غور وخوض کرنا، سب سے زیادہ عالم ہونے کا معیار ہے۔ 3- اُکْمَلُهُمْ عَقْلاً أَدْفَعُهُمْ دَرَجَةً فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ السَّانِ لَي سے سب سے زیادہ کامل انسان کون ہے؟ اس کے جواب میں فرمایا کہ عقلی کے اظ سے جس کا درجہ دنیا اور آخرت میں بلند ہو۔

#### خلاصه

الله نے تواب وعقاب کامعیار کثرت عبادت اور کثرت ذکر وصلاۃ کو قرار نہیں دیا ہے بلکہ تواب وعقاب کااصل معیار عقل کو قرار دیا ہے کہ جس کی جتن عقل ہوگی اللہ اسی حساب سے بندوں کو اجر وسزادیتا ہے چونکہ عقل وہ قطیم نعمت پر ور دگار ہے جس کے ذریعے مخلو قاتِ خداوندی اور عجائباتِ خداوندی میں غور وفکر کر کے انسان گمراہی کی تاریکی سے ہدایت کے نور کی طرف سفر کرسکتا ہے جس کے نتیج میں قطیم مقام پر فائز ہوسکتا ہے اور اس کا ٹھکانہ جنت ہوسکتا ہے ، لیکن اگر اللہ کی دی ہوئی



نعت ِ عقل کواس ذات کر د گار کے بارے میں تفکر و تعقل کرنے میں استعمال نہ کرے توانسان زندگی بھرخواہشات نفسانی و گمراہی کی دلدل میں گرار ہے گااس کے لیے نجات ممکن نہیں ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوسکتا ہے ، لہذ االلہ بروز قیامت عقل کے حساب سے ثواب وعقاب دے گاچو نکھ عقل وہ ذریعہ ہے جس کے استعمال سے انسان خدا کا مطیع بن جا تا ہے اور اس کو استعمال نہ کرنے کی وجہ سے نافر مان بن جاتا ہے۔

#### حوالهجات

- (1) قاسمي كيرانوي، مولاناو حيد الزمان ، القاموس الوحيد ، ج2، ص ، 1108 ـ
- (2) زہری، محمد بن احمد ، تہذیب اللغه ، داراحیاء التراث العربی بیروت ، طاول ، ج1 ام 141 [2]
  - (3) ابن منظور ، محمد بن مكرم لسان العرب، ج9 ، ص 326-
    - (4) الفيروزبادي، مجدالدين، بصائر ذوالتمييز، ص75\_
  - (5) ريش۾ کي محمد ،عقل و جھل قرآن کي روشني ميں، ص٦۔
  - (6) ابن الى شيبه ، ابراتيم بن عثان بن الى بكر ، دار الفكر ، 1398 ، هـ
  - (7) ابن ادريس على، كتاب السرائر، بيروت، جامعه مدرسين، قم 1414، هـ.
  - (8) ابن اميرالحاج، محمد بن محمد ،التقريرض وتحجير ، دار الكتب العلميه ، بيروت 1430هـ -
    - (9) كليني، محربن يعقوب، اصول كافي، باب اول، مصباح القرآن، لامور، ح، 12-
  - (10) خجفي محسن على الكوثر في تفسيرالقر آن، دارالقر آن جامعة الكوثر اسلام آباد، ج9-
    - (11) التميمي،عبدالواحيد بن محمد ،غررالحكم، 10541\_
    - (12) علامه مجلسي، محمر باقر، بحار الانوار، جلّد 74، بيروت لبنان، ص، 158 ـ
      - (13) الضاً ، ج1، ص194\_
      - (14) رىشېرى، محمد، ميزان الحكمة، ج3، ص2036\_
  - (15) كليني، مجمر بن يعقوب، اصول كافي، باب اول، مصباح القرآن، لا بهور، 26-
- (16) العاملي، شيخ الحر، وسائل الشيعه، موسية آل بيتٌ لاحياء التراث، قم، طالثاني، 15، ص، 41-
  - (17) كليني، محمد بن يعقوب، اصول كافي، باب اول (مصاح القر أن، لأبور، ح7-
    - (18) الضاً، ج9\_
    - (19) الضأ، 25\_
    - (20) الضأ، ح6\_
    - (21) الضاً، 522\_
    - (22) علامه مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج1، پیروت لبنان، ص، 131۔
      - (23) رى شهرى محمد ، موسعة العقائد الاسلاميد ، ج1، ص ، 26-
  - (24) كليني، محمد بن يعقوب، اصول كاني، باب اول، مصباح القرآن، لا مور، 12-
    - (25) الضاً، ح3\_
    - (26) الضاً، 120\_



# عاقل کی نشانیاں قرآن وحدیث کی روشنی میں

#### محمد بشیرذاکری (جامعة الکونژ اسلام آباد)

#### چکیده

الله تعالی نے انسان کوعقل جیسی عظیم نعمت سے نواز اہے اور اسی عقل کے مطابق ثواب وعقاب قرار دیا ہے ، ہر چیز کی پیچپان اس کی علامت اور نشانیاں ہیں جن کے ذریعے یہ بہچپان اس کی علامت اور نشانیاں ہیں جن کے ذریعے یہ ہم پیچپان سکتے ہیں کہ کون عاقل اور کون غیر عاقل ہے ، اس مقالہ میں قرآن اور احادیث کی روشنی میں عاقل کی نشانیوں کو بیان کیا گیا ہے۔

كليدى الفاظ: عاقل، نشانيان، عظيم نعت، قرآن، حديث.

#### مقدمه

الله تعالیٰ نے اس وسیع وعریض کا ئنات کوخلق فرمایا جس کی وسعت کاکسی کو اندازہ نہیں، موجو دہ ترقی یافتہ دور میں جدید سامان سے تحقیقات کر کے ہزاروں کہکشال کشف ہوئے ہیں لیکن اور کتنے ہیں معلوم نہیں، ہزاروں اقسام کے حیوانات پانی میں پائے جاتے ہیں جبکہ ان کے حوالے سے مکمل معلومات حاصل نہیں ہوئیں۔ ہزاروں قسم کے حیوانات خشکی پر رہتے ہیں ان کا بھی ابھی تک انسانوں کو مکمل اندازہ نہیں ہوا ہے ان تمام چیزوں کوخلق فرمانے کے بعد اللہ تعالی نے فخر نہیں فرمانے کے ابعد کس انداز میں فخر فرما تا ہے:

فَتَابُرَكَ اللَّهُ اَحْسَنُ الْخُلِقِیْنَ۔(سورہ مومنون 14:23) پس بابر کت ہے وہ اللہ جوسب سے بہترین خالق ہے۔ آخروہ کیا چیزتھی جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نخر فرما تاہے؟ باقی کمالات انسان اپنی جگہ پر لیکن اس انسان کو جوچیز عطافر مائی گئی ہے، جس کی وجہ سے اس انسان کو دوسری تمام مخلوقات سے افضل و بہتر قرار دیا گیا ہے تو وہ ہے قل جس کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے خلق فرمایا تھا چنانچہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:

... أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهِ الْعَقْلُ \_ (1) عقل وه اولین مخلوق ہے جس کو الله تعالی نے خلق فرمایا ہے۔ اس عقل کاانسان کو مالک بنایا ہے جس کی وجہ سے انسان کو دوسری مخلوقات پر فضیلت ملی ہے۔ اس عقل کی فضیلت میں سینکٹروں آیات اور روایات یائی جاتی ہیں ہم یہاں ان میں سے ایک دو کی طرف اشارہ کرتے ہیں:



إِنَّا ٱنْزَلْنَاهُ قُرُاءْنَا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (سوره يوسف1:2) ہم نے قر آن كوعر بى ميں نازل كيا تا كَيْمِ عَقَل سے كام لو۔ يعنى قر آن كا تمجھنا عقل پرموقوف ہے۔ اس طرح يه آيت وَ قَالُوا لَوْكُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ أَصْحٰبِ السَّعِيْدِ ۔ (سوره ملک67:10) اور وه كہيں گے: اگر ہم سنتے يا عقل سے كام ليتے تو ہم جہنيوں ميں نہ ہوتے۔

این عقل کی پیروی کرنے میں ہی نجات ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت ساری آیتوں میں عقل کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اسی طرح ہم احادیث میں دیکھتے ہیں توخد اکی محبوب ترین مخلوق عقل کو قرار دیا گیاہے جیسے امام باقر ملی سے سے سندروایت نقل ہوئی ہے امام فرماتے ہیں:

جب خدانے عقل کو پیدا کیا تواسے قوت گویائی دے کرفر مایا: آگے آؤوہ آگے آئی۔ پھر کہا پیچھے ہٹوہ پیچھے ہٹی۔ پھر فر مایا: اپنی عزت وجلال کی شیم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی۔ میں تجھ کو صرف اس مخص میں کامل کروں گاجس کو میں دوست رکھتا ہوں میں تیرے پختہ ہونے پر امرونہی کرتا ہوں اور ثواب دیتا ہوں۔

اس حدیث میں بتایا گیاہے کہ مدار تکلیف بشری عقل ہے جب تک عقل پختہ نہ ہو۔ احکام الہید کا تعلق انسان سے نہیں ہوتا۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عقل ہے کیونکہ وہ ذریعہ معرفت باری تعالٰی ہے۔ اور یہی عقل وجہ فضیلت ہے تمام مخلوق پر۔

پس اس عقل کاانسان کو مالک بنایا ہے۔ اور اس انسان کو جس کے پاس عقل ہے اللہ تعالیٰ اس سے مختلف تعبیرات سے مخاطب ہوا ہے۔ اور ابنی نشانیاں ،ادکامات سب کچھ عاقل کے لیے بیان کئے ہیں تا کتم سمجھ سکو تمہارے لیے نشانیاں ہیں جیسے: إِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمَا وَ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلاَ فِ النَّیْلِ وَ النَّهَا لِلَاٰ یَتِ لِالْوَلِیٰ الْاَلْبَابِ۔ (سورہ آل عمران، 1903) ہیں نا کہ مسانوں اور زمین کے پیداکر نے اور رات اور دن کے بد لنے میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں۔ اس طرح احادیث میں بھی عاقل کی بہت ساری فضیاتیں بیان ہوئی ہیں جیسے امام صادق میلین فرماتے ہیں:

مَنْ كَانَ عَاقِلًا كَانَ لَهُ دِينٌ وَمَنْ كَانَ لَهُ دِينٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ ـ (3)

جوصاحب عقل ہواس کے لیے دین ہے اور جس کادین ہو وہ داخل جنت ہو گا۔

یعنی عاقل ہی دیندار ہوتا ہے خلاصہ عاقل کی کیا کیا نشانیاں ہیں جنہیں جان کروہ انسان جو لاشعور ہے وہ بھی عاقل بن سکتا ہے ان شاء اللہ ان نشانیوں کو قرآن اور احادیث کی روشنی میں واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے میں عاقل کو سمجھنے کے لیے پہلے خود عقل کی تعریف کرتے ہیں اور پھر ہم عاقل کی نشانیوں کو بیان کرتے ہیں۔



#### --اغراض ومقاصد

ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت اور نشانی ہوتی ہے جس سے اس کی پہچان ہوتی ہے اسی طرح عاقل شخص کی بھی کچھ علامات اور نشانیاں ہیں جن سے اس کو پہچاناجا تا ہے اس مقالے کامقصد قرآن اور احادیث کی روشنی میں عاقل کی نشانیوں کو واضح کرنا ہے۔

## تخقيقى سوالات

عقل کے کہتے ہے؟ عاقل سے مراد کون لوگ ہیں؟ عاقل کی نشانیاں کیا کیا ہیں؟

#### عاقل کی تعریف

عاقل: لغت میں عقلند، دانشمند، سمجھدار۔ (4) احادیث معصومین کی روشنی میں عاقل اس انسان کو کہتے ہے کہ جو افعال کو انجام دینے سے قبل سوچ و بچار کرتا ہے پھر اقدام کرتا ہے امیر کا کنات علی ابن ابی طالب المیک فرماتے ہیں:
لیسانُ الْعَاقِلِ وَرَاءَ قَلْبِهِ۔ (5) عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہے۔
سیدرضی کہتے ہیں: کہ یہ جملہ عجیب وغریب و پا کیزم عنی کا حامل ہے مقصد ہے ہے کم عقمندا س وقت زبان کھولتا ہے جب دل میں سوچ بچار اورغور وفکر سے نتیجہ اخذ کر لیتا ہے۔
اسی طرح امیر المؤمنین کے ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:
مُوالَّذِی کَیْفَعُ الشَّیْءَ مَوَاضِعَهُ۔ (6) عقل مند وہ ہے جوہر چیز کو اس کے موقع و محل پر رکھے۔
ہیت برکھ سکتا ہے جب پہلے سوچ بچار کریں۔

#### عاقل کی نشانیاں

عاقل کی درج ذیل نشانیان ہیں:۔

# ا۔عاقل ہر چیز کواللہ کی نشانی کے طور پر دیکھتاہے

انسان کوخدانے آئکھوں کی نعمت سے نواز اہے جن کے ذریعے وہ کائنات میں موجو دہر نظر آنے والی چیز کو دیکھ سکتا

ہے اور وہ یہ تخیص دے سکتا ہے کہ فلال چیزا س رنگ کی ہے، اس شکل کی ہے اور اس پر اکتفاکر تا ہے لیکن عاقل شخص ان تمام چیزوں کے خلات کو دیکھتا ہے بھر اس سے ان تمام چیزوں کو بنانے والی جزوں کے خلات کو دیکھتا ہے بھر اس سے ان تمام چیزوں کو بنانے والی ذات کو یاد کر تا ہے کہ اس کی قدرت اور شاہ کار کس درجہ عظیم ہے کیونکہ یہ عاقل ہی ہے جس سے خدا مخاطب ہے کہ ان تمام چیزوں میں اے صاحبان عقل تمہارے لیے تمہارے پر ور دگار کی نشانیاں ہیں جیسے ارشاد پر ور دگار ہورہا ہے:

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّهٰ وَ وَ الْاَدُنُونِ وَ الْحَٰتِلافِ النَّیلِ وَ النَّهَا لِوَلاٰ اِنْ وَلِی الْاَلْبَابِ وَ اسْدَانِ اللهِ بیں۔

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّهٰ وَ وَ الْاَدُنُونِ وَ الْحَٰتِلافِ اللّٰ فَي ہر دیکے بد لئے میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں۔

اس آیت سے ہم یہ بھی تجھ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دیکھنے والے سے نہیں کہا کہ تمہارے لیے نشانیاں ہیں کیونکہ آتکھیں تو انسان کے علاوہ دوسر سے جوانات کے پاس بھی ہیں بلکہ انسان سے زیادہ تیز آتکھیں حیوانات کے پاس ہے جیسے شہور ہے کہ باز کو اتی بلندی پہوجو دور نظر آتا ہے اس کے کہ باز کو اتی بلندی سے وجو دور نظر آتا ہے اس کے باد وجود خدانے ان میں موجود کھی نظر آتی ہے اس طرح فی کو بہاڑی بلندی پہوجو دور کے حال میں سے صرف صاحبان عقل کے لیے فرمایا تو اس کا مطلب ہے کھر ف عاقل بی ہر چیز کو اللہ کی نشانی کے طور پر دیکھتا ہے۔

# ۲\_عاقل زیادہ غور وفکر کر تاہے

الله تعالی فرما تاہے:

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّهٰوْتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ لَ (سوره آل عمران، 1913) اورآسانوں اور زمین کی خلقت میں غور وفکر کرتے ہیں، (اور کہتے ہیں:) ہمارے رب! بیب کچھ تونے بے حکمت نہیں بنایا، تیری ذات (ہرعبث سے) یاک ہے۔

جیسا کہ ہم نے ذکر کیاعاقل ہر چیز کو صرف ظاہراً نہیں دیکھتا بلکہ اس کے بارے میں غور وفکر کرتا ہے۔ عاقل شخص یا اسا وصفات خداوندی کے بارے میں غور وفکر کرتا ہے یا کا کنات کے بارے میں کہ یہ بلند و بالا آسان یہ وسیع وعریض زمین یہ ساری چیزیں کس نے بنائیں؟ کیا حکمت ہے؟ یا پھران احکامات و قوانین کے بارے میں غور کر رتا ہے جنہیں خداوند متعال نے رسول خدا ﷺ پر نازل فرمایا ہے یا اپنے وجو د کے بارے میں غور وفکر کرتا ہے کہ خدا نے مجھے کتی عظیم نعمات سے نواز ا ہے۔ اس تفکر کی فضیات سے نواز ا ہے۔ اس تفکر کی فضیات سے قراد کے حوالے سے سینکٹروں آیات وروایات پائی جاتی ہیں اور یہ ساری فضیاتیں عاقل شخص کو حاصل ہیں۔ ہم ان میں سے محض ایک دو کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

امام صادق الطيف فرماتي بين:

تَفَكُّمُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ - (7) يكساعت فكركرنا يكسال كى عبادت سے بهتر ہے۔

اسی طرح رسول الله ﷺ فرماتے ہیں: ایک ساعت کا فکرستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ پس بیساری فضیلتیں عاقل شخص کو ہی حاصل ہوتی ہیں کیونکہ وہ ہی نظر کرتا ہے جبیبا کہ امام موسی کاظم ﷺ ہشام بن حکم سے فرماتے ہیں:

ياهِشَامُ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دَلِيلاً وَدَلِيلَ ٱلْعَقْلِ ٱلتَّفَكُّرُ۔(8)

اے ہشام:ہر چیز کی کوئی دلیل ہوتی ہے قتل کی دلیل تفکر و تدبر ہے۔

لہذاعاقل ہمیشہ تفکر و تدبر کرتا ہے اور اسی لیے غور وفکر کرنے کو اتنااہم قرار دیا گیا ہے کیونکہ اسی کے ذریعے عاقل شخص کو نجات و کامیابی ملتی ہے ہم اس کی واضح مثال کر بلا کے واقعے میں حربن یزید ریاحی کی لے سکتے ہیں جو کہ فوج یزید کا کمانڈر تھالیکن راہ جی اور راہ باطل ، راہ خد ااور راہ شیطان کے بارے میں تھوڑ اساغور وفکر کیا جس کی بناء پر راہ حق کار اہی بنا جس کی شہادت پر امام سین ملیک نے فر مایا تھا:

بَخْ بَخْ يَاحُمُّ أَنْتَ حُرُّكُمَا سُبِّيتَ فِي اَلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (<sup>9)</sup>

مبارک ہومبارک ہواہے حرتم حر (آزاد) ہو دنیاوآخرت دونوں میں جیسا کتمہارانام رکھاہے۔

اس ہے ہمیں شکریزیدی میں سے عاقل کون تھا یہ بھی معلوم ہو تاہے۔خلاصہ:عاقل زیادہ سے زیادہ غور وفکر کر تاہے۔

# سے عاقل ہر حالت میں ذکر خد اکر تاہے

صاحبان عقل کی ایک نشانی خدایوں فرماتا ہے:

الَّذِينَ يَذَٰكُرُونَ اللَّهَ قِيلِمًا وَّقُعُودًا وَّعَلَى جُنُوبِهِمْ - (سوره آل عمران، 191:3)

جواځه بیشے اور اپنی کروٹوں پر لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں.

جب عاقل شخص اپنے اطراف میں سے ہر طرف ،ہر چیز میں اسی طرح اپنے وجو دمیں اپنے خالق کی نشانیاں دیکھتا ہے تو اس کے ایمان ویقین میں مزید اضافہ ہوتا ہے تیجہ اس کے قلب وضمیر پر ذکر خدا حاوی ہوجا تاہے اور زبان پر بھی ذکر جاری ہوتا ہے۔ تفسیر الکوثر میں اس آیت کے ذیل میں شیخ محس علی نجفی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:ہر حال میں ان کے ذہمی و شعور میں یا دخد ا حاوی رہتی ہے۔ ان میں تین حالتوں کاذکر ہے ، جن سے انسان خالی نہیں ہوتا۔

الف: قياتا: چل رباهو ياويسي بي كهراهو يا كام كاج كر رباهو\_

ب: قُعُودًا: بیچهٔ ابوا بو ، جس کام مین شغول ہو ، کوئی معاملہ کر رہا ہو ، اللہ کو نہ بھولے یعنی حکم خدا کے خلاف قدم نہ اٹھائے۔ ن قَعْلَی جُنُوبِهِم: اگر لیٹا ہوا ہو تو کر وٹوں پر بھی یا دخد اکر ہے۔ کروٹ بدلتے ہوئے یار حن ، یار جیم کہہ دے (10) پس عاقل جس حالت میں ہوان تین حالتوں میں سے وہ بھی چاہے خوشی میں ہویا نمی میں اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہتا۔ مگر افسوس



کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل کے لوگوں میں سے اکثریت شادی بیاہ اور دوسری خوشیوں کے مواقع پر نہ صرف یا دخدا سے غافل رہتی ہے بلکہ ایسے ایسے کام کرتی ہے جوخد اکی ناراضگی اور عذاب کاموجب بنتے ہیں توان سب کا پیمل عقل سے کام نہ لینے کی وجہ سے ہے ور نہ عاقل شخص بیہ کام کبھی نہیں کرتا۔

# ۵- ہمیشہ عذاب جہنم سے پناہ ما نگار ہتاہے

عاقل کی نشانیاں ذکر کرتے ہوئے رب کریم اس آیت کے آخر اور دوسر کی آیت میں فرما تاہے عاقل بید دعاکرتے ہیں:
رَبَّنَا مَا خَلَقُتُ هٰذَا بَاطِلا ﷺ سُبُحٰنَكَ فَقِنَا عَذَا بَ النَّادِ ـ (سورہ آل عمران، 1913)

میسب کچھ تو نے بے حکمت نہیں بنایا، تیر کی ذات (ہر عبث سے) پاک ہے، پس ہمیں عذا بجہنم سے بچالے۔
رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُكُوٰ لِ النَّا اَ فَقَدُ اَ نَحْنَ يُتَكُوٰ وَ مَا لِلظَّلِدِيْنَ مِنْ اَنْصَادِ ـ (سورہ آل عمران، 1913)

اے ہمارے رب! تو نے جسے جہنم میں ڈالااسے یقینارسواکیا پھر ظالموں کا کوئی مد دگار بھی نہ ہوگا۔
مفسر قرآن شخ محس علی جنی تفیر الکوثر میں ان دوآیتوں کے ذیل میں لکھتے ہیں:صاحبان عقل اللہ کی بارگاہ میں یہی دعاکر تے ہیں:

فَقِنَاعَذَا اِنَّارِ اِنَّكَ مَنْ تُدُخِلِ النَّارَ فَقَدُ اَخْرَيْتَهُ (سوره آل عمران، 1913) پس ہمیں عذا جہنم سے بچالے، جس کو تو نے آتش جہنم میں ڈال دیا اسے رسواکر دیا۔ قیامت کے دن آتش میں جسمانی عذا ب سے، اللہ کے حضور اور لوگوں کے درمیان رسوائی زیادہ کر بناک عذا بہوگا۔ جو ظالمین کی صف میں ہوگاس کی مد دیا سفارش کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ البتہ جولوگ سفارش اور شفاعت کے اہل ہیں، ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ملے گی۔ (۱۱) لہذا عاقل عذا ب آخرت خصوصاً عذا بہنم کے بارے میں خدا سے پناہ ما نگیار ہتا ہے۔

# ۲ نعتوں پرشکر اور مشکلات پرصبر کرتاہے

امام موسیٰ کاظم ﷺ ہشام بن تھم سے فرماتے ہیں: هِ شَامُ إِنَّ الْعَاقِلِ الَّذِی لاَیشْغَلُ الْحَلَالُ شُکْمَ کُولا یَغْلِبُ الْحَمَّامُ صَبُرَکُا۔
اے ہشام حلال روزی کی می عاقل کے شکر کو کم نہیں کرتی اور نہ ہی رزق حرام اس کے صبر پر غالب آتا ہے۔ لینی حرام کی چیک دمک دیکھ کروہ صبر کادامن ہاتھ سے چھوڑ کرحرام کو لے ایسانہیں ہوتا۔ لہذاعاقل کی نشانیوں میں سے ایک بیہ ہے کہ وہ نعمت الہی چاہے کہی بھی تھم کی ہوخدا کا شکر اداکر تاہے اور مشکلات پر صبر کرتا ہے۔



## ے حق کو جلدی قبول کر تاہے

عاقل کی ایک نشانی پیہ ہے کہ وہ انچھی با توں کو سنتا اور انہیں قبول بھی کرتا ہے جیسے قرآن میں اللہ تعالی کاارشاد ہے: الَّذِيْنَ يَسْتَبِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ ٱحْسَنَهُ أُولِّبِكَ الَّذِيْنَ هَلْ سَهُمُ اللَّهُ وَ ٱولِّبِكَ هُمُ ٱولُوا الْأَلْبَابِ (سورەزم 18:39)

جوبات کوسناکر تے ہیں اور اس میں سے بہتر کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی صاحبان عقل ہیں۔

انسانی زندگی میں پیرا بیک اہم مسکلہ ہے کہ وہ کس کی با توں کو ہانے اور کن با توں کو ہانے ، جبکہ زیادہ ترلوگ حق ہے منحر ف ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ لوگ عقل سے کامنہیں لیتے ہے ،اسی لئے آئمہ ﷺ کو اسلام پہنچانے میں کافی مشکلات کاسامناکر ناپڑا ، کسی کو بےعقلوں کو سمجھانے کے لئے گھر باراٹانا پڑا تو کسی کوجائیداد ، کسی کو ملک بدر ہو ناپڑا تو کسی کو کچھ اور کیونکہ سامعین بے عقل تھے، بے عقل لوگ حق کو قبول نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو بہت دیر سے کرتے ہیں، کیکن صاحب عقل جلد بى آداب كوقبول كرتے بين اور اسلامى تعليمات كوقبول كرتے بين چنانچه امير المومنين الله فرماتے بين: فان العاقل يَتَّعِظُ بالادب \_((13) يس عقامند باتور سه مان جاتي بير \_

### ٨\_ بميشه علم وحكمت سيسير نهيس موتا

علم وحکمت وہی حاصل کرتا ہے جوعقل وشعور رکھتا ہے کیونکہ مولاعلی اللہ کے فرمان کے مطابق علم ہی عقل کا چراغ ہے،علم ہی عقل کاعنوان وعلامت ہے۔ (14) لہذاعاقل ہمیشہ حصول علم کے لیے کوشال رہتا ہے جیسے رسول اللّٰہ ﷺ فرماتے ہیں: العاقل \_\_\_ لاَ يَسْأَمُ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ طُولَ عُمُرِي (15) (عاقل) سارى زند كَي علم كى تلاش مير كبهي نهيس تفكتا ـ اسى طرح امام كاظم الله فرماتے ہيں: العاقل\_\_\_لاَيَشْبَعُ مِنَ ٱلْعِلْمِ\_(16) (عاقل) علم حاصل كرنے سے بھى سيرنہيں ہوتا۔

### ۹\_شیطانی وسوسول کی پیروی نہیں کرتا

شیطان کا کام ہی بنی آ دم کے دل میں وسوسہ ڈالناہے چونکہ اس نے خداکی بارگاہ میں اس کام کو کرنے کی قسم کھائی ہے: فَبعِزَّتِكَ لأغُويَنَّهُمُ أَجْمَعِينَ - (سوره ص82:38) مجھے تیری عزت کی شم!میں ان سب کو بہکاوں گا۔ لہذاوہ وسوسہ توپیداکرے گالیکن صاحبان عقل اس کے بہکاوے میں نہیں آتے اور اس کی پیر وی نہیں کرتے جیسے امام صاد ق الله سي عبد الله بن سنان روايت كرتے ہيں: ذَكُمْتُ لِآبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلاً مُبْتَلِّى بِالْوُضُوءِ وَالصَّلاَةِ وَقُلُتُ: هُوَرَجُلٌ عَاقِلٌ فَقَالَ أَبُوعَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمَ: وَكَيْفَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ؟ فَقَالَ: سَلْهُ هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ: وَكَيْفَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ؟ فَقَالَ: سَلْهُ هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ السَّيْطَانِ وَ (17) يَأْتِيهِ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ فَإِنَّهُ يَقُولُ لَكَ: مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَ(17)

میں نے امام صادق میں کی خدمت میں عرض کیا اے فر زند، رسول ایک شخص ہے جو اپنے وضواور نماز میں اکثر شک وشبہ کاشکار ہوجا تاہے۔ امام کی نے فر مایا اس کی عقل کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا وہ تقامند ہے۔ آپ نے فر مایا وہ کیساعا قل ہے کہ جو شیطان کی اطاعت کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: مولاوہ شیطان کی کیسے اطاعت کرتا ہے؟ آپ کیلئے نے فر مایا: اس سے سوال کروکہ شک وشبہ اسے کس کی طرف سے لاحق ہوتا ہے۔ وہ جو اب دے گا شیطان کی طرف سے لاحق ہوتا ہے تو پھر وہ مل میں شیطان کی اطاعت کرتا ہے۔

لہذاعاقل کی ایک نشانی ہیہ ہے کہ وہ وسوسہ شیطانی کی پیر وی نہیں کر تا۔

#### ا۔عاقل سبسےبااخلاق ہوتاہے

وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِينَهِ۔ (سورہ قلم 4:68)اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔ شیخ محسن علی نجفی تفسیر الکوثر میں اس آیت کی ذیل میں لکھتے ہیں: اچھا اخلاق، اعلیٰ نفسیات کامالک ہونے کی علامت ہے اور فکر وعقل میں اعلیٰ تو از ن رکھنے والا ہی اعلیٰ نفسیات کامالک ہوتا ہے خلق عظیم کامالک ہونے کامطلب یہ ہے کہ وہ عقاعظیم کامالک ہے۔ اس طرح مخلوق اول، عقل ہویا نور محمد عظیم، بات ایک ہی ہے۔ آپ سے سے روایت ہے: إِنَّهَا بُعْتِتُ لِاُتَہِمَ مَكَادِمَ الْاَ خُلاق۔ (18) میں اخلاق حمیدہ کی تحمیل کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔

اسی طرح تفسیر نمونه میں اس آیت کی ذیل میں آیت اللہ مکارم شیرازی یوں فرماتے ہیں: پینجمبر (ﷺ) میں اس خاتی عظیم کا ہونا آنحضرت (ﷺ) کی عقل و درایت اور دشمنوں کی طرف سے دی گئی نسبتوں کی نفی پر ایک واضح دلیل ہے۔ (۱۹) ان دونوں تفاسیر کا نتیجہ بیہ نکاتا ہے کہ پینجمبر اکرم ﷺ سے زیاد و بااخلاق کوئی نہیں اور آپ کاسب سے بااخلاق ہونا آپ کی کمال عقل کی نشانی ہے یعنی جتنی عقل کامل ہوگی انسان اتناہی بااخلاق ہوگا تو اس کا مطلب بیہ ہوا کہ عاقل ہی سب سے بااخلاق ہوتا ہے ،اسی مطلب کی طرف اشارہ ہے امام جعفر صادق ﷺ کا پیفر مان:

أَكْمَلُ اَنَّنَاسِ عَقْلاً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً و<sup>(20)ج</sup>س تَخْص كااخلاق احِهاب وبى لو گول ميں كامل العقل ہے۔

## اا۔ اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرتا

ا پنی خواہشات کی پیروی کرنے والاشخص کبھی بھی دوسروں کے لیے نہیں سوچتااور نہ ہی اسے احکامات خدایاد آتے ہیں



بلکہ وہ اپنے نفس کاغلام بن کے رہتا ہے لیکن عاقل ایسا نہیں کرتاوہ اپنی خواہشات کو دباتا ہے اور حکم خدا کی پیروی کرتا ہے لہذا اگر کہیں کوئی اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے نظر آئے تووہ عاقل نہیں جیسے مولاعلی ایک اس کے نام خط میں لکھتے ہیں:

آيُّهَا الْبَعْدُودُ! كَانَ عِنْدَنَا مِنْ ذَوِى الْاَلْبَابِ كَيْفَ تُسِيْغُ شَهَابَا وَّطَعَامًا، وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّكَ تَاكُلُ حَهَامًا وَ تَشْهَبُ عَلَمُ اللَّهُ عَلَمُ اللَّالَ مَا أَكُلُ حَهَامًا وَ تَشْهَبُ عَمَامًا وَ الْأَلْبَابِ كَيْفَ تُسْلِيغُ شَهَابًا وَّطَعَامًا، وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّكَ تَاكُلُ حَهَامًا وَ تَشْهَبُ عَلَمُ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْكُ لَكُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْ عَلَامًا وَاللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَي

اے وہ مخص جسے ہم ہوش مندوں میں شار کرتے تھے، کیونکر وہ کھانااور بینا تمہیں خوشگوار معلوم ہوتاہے جس کے متعلق جانتے ہو کہ حرام کھارہے ہو اور حرام پی رہے ہو۔

اس حدیث سے میفهوم نکاتا ہے کہ عاقل کی ایک نشانی اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرناہے۔

# الفصے کی حالت میں اپنے فس پر قابور ہتاہے

غصہ نہ آنا یہ کوئی کمال نہیں ہے لیکن اس کو قابو کر نااور اس کو جہاں استعمال کر ناہو وہاں استعمال میں لائیں سے کمال ہے جھوٹی جھوٹی چیزوں پر جلدی غصہ آنا پھر اس کاہر جگہ اظہار کر نامیہ نصر ف بیو توفی ہے بلکہ خود اس انسان کے لیے زندگی اجیر ن بنانے کاسب بنتا ہے اس کے علاوہ اپنے گھر والوں اور اپنے خاند ان والوں کے ہاں نفرت کاباعث بنتا ہے۔ عاقل شخص اپنے غصے کو قابو کرتا ہے جیسے مولا علی الشخور ماتے ہیں:

ٱلْعَاقِلُ مَنْ يَمُلِكُ نَفْسَهُ إِذَا غَضِبَ وَإِذَا رَغِبَ وَإِذَا رَفِبَ - (22)

عاقل وہ ہے جوغصہ آنے،رغبت کرنے اورخوف کھانے کی حالت میں اینے نفس کامالک رہتا ہے۔

#### سلاح جوث ببي بولتا

دنیامیں سب سے برااس شخص کوشار کیا جاتا ہے جوجھوٹا ہو، اس پر کوئی اعتبار نہیں کرتا اس سے کوئی معاملہ کرنا پسند نہیں کرتا ہاں سے کوئی تعلقات رکھنا نہیں چاہتا ہی کہ لوگ اس سے باتیں کرنا بھی پسند نہیں کرتا جھوٹ بولئے کی وجہ سے ، جھوٹا شخص ہرونت خدار سول اور عام لوگوں کے ہاں بھی قابل مذمت ہوتا ہے۔ لیکن جوعقل و شعور رکھتا ہے وہ جھوٹ نہیں بولتا ہے جیسا کہ امام موسی کاظم ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ الْعَاقِلَ لاَ یَکُذِبُ وَ اِنْ کَانَ فیدِ هَوَا کُهُ (23) عاقل خوا ہم شفس کے باوجو دہھی جھوٹ نہیں بولتا۔
پس جھوٹ نہ بولنا بھی عاقل کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔



#### اسب سے زیادہ باحیا ہوتاہے

دنیامیں سب سے پست انسان اس کوشار کیا جاتا ہے جوشرم وحیانہ رکھتا ہو، بےشرم آدمی سے کوئی بھی غلط کام سرز دہوسکتا ہے۔ دوسروں کی ناموس تو اپنی جگنو داپنے محارم کو بھی اپنی شہوانی خواہشات کی ٹھنڈ ک کے لیے استعمال کرسکتا ہے، دنیامیس آج کل اس طرح کا کام ہورہا ہے نہ صرف یہ بلکہ اس طرح کی فحاشی دوسروں سے تھوڑی بہت رقم کے موض استعمال کے لیے فروخت کر رہے ہیں یہ ہم سلمانوں کی بات کر رہے ہیں جبکہ غیر سلم کی توبات ہی الگ ہے۔ رہیب کیوں ہورہا ہے؟ شرم وحیا ختم ہونے کی وجہ سے ورنہ جس کے پاس شرم وحیا ہو وہ نہ صرف اپنی خواتین کے لیے بلکہ دوسروں کی ناموس کے لیے بھی باعث امن اور حفاظت بنتا ہے، اور یہی صاحبان عقل ہیں جیسے مولا علی اللی فرماتے ہیں:

العُقَلُ النَّاسَ اَحْيَاهُمُ لِ (24)

لوگوں میں سے زیادہ عقمند وہ ہے جوزیادہ باحیا ہے۔

لہذاعاقل کی ایک نشانی سبسے زیادہ باحیا ہوناہے۔

# ۵۔تواضع کر تاہے تکبر نہیں کر تا

کچھلوگوں کوسب نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں،ان سے ملناجانا، تعلقات رکھنا، کوئی لین دین کرنے کو پسند نہیں کرتا محض ان لوگوں کے تکبر کی وجہ سے جبکہ اس کے مقابل میں کچھلوگوں سے ہر کوئی ملنا،ان کے ساتھ رہنا،ان سے معاملہ کرنے کو پیند کرتا ہے محض ان لوگوں کی تواضع کی وجہ سے سوائے خدا کے کسی کے لیے بڑائی نہیں ہے اور خدا کے ہاں وہی عزت والا ہے جومتی ہو، تو پھر دوسروں سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کے کیا معنی ؟ عاقل شخص اپنے آپ کو دوسروں سے حقیر سمجھتا ہے اور دوسروں سے تیبر نہیں کرتا ہیں۔ دوسروں سے تواضع کرتا ہے تکبر نہیں کرتا ہی میں ایک آیت اور چند احادیث پیش کرتے ہیں:

وَلا تُصَعِّرُ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلا تَهُشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُنَّ مُخْتَالِ فَخُوْدِ۔ (سورہ لقمان18:31)اور لوگوں سے (غروروتکبرسے)رخ نہ پھیراکر واور زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر و،اللّٰہ کسی اترانے والے خود پبند کو یقیناً دوست نہیں رکھتا۔

تفسیرالکوثر میں اس آیت کے ذیل میں یوں لکھا ہے تکبر ونخوت اور زمین پر اکڑ کر چلنانفسیاتی بیاری کی علامت ہے جس شخص گ شخصیت میں خلاہووہ اسے تکبر کے ذریعے پر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اسى طرح بيرآيت الَّا إلْبِلِيْسَ أَلْسَتَكُبَرَوَ كَانَ مِنَ الْكُفِي يُنَ لَهِ (سوره ص 74:38)

سوائے اہلیس کے جو اکڑ بیٹھااور کافروں میں سے ہوگیا۔

ان آیات سے مینہوم نکلتا ہے اللہ تعالٰی تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کر تالہذا جوصاحب عقل ہووہ ایسا کوئی کامنہیں کر تاجو

خداکی ناراضگی کاموجب بنے۔احادیث کی روسے دیکھیں تو یوں آتا ہے:

كَمَالُ الْعَقُل فِي ثَلاث: اَلتَّوَاضُعُ بِلَّهِ، وَحُسْنُ الْيَقِيْنِ، وَالصُّبْتُ إِلَّا مِن خَيْرٍ - (25)

حضرت امام علی ﷺ :عقل کا کمال تین چیزوں میں ہے 1۔اللّٰہ کیلئے تواضع کر نا2۔حسنِ یقین 3۔اچھائی کے علاوہ کچھ نہ بولنا۔

شُرُّ آفاتِ العقلِ الكِبُرُ - (26) حضرت امام على اللهِ عقل كى بدرين آفت تكبر -

ما دَخَلَ قَلبَ امْرِي شَيءٌ مِنَ الكِبرِ إِلاَّ نَقَصَ مِن عَقلِه - (27)

حضرت امام باقر الله : تكبركس شخص كه ول ميں بيد انہيں ہوسكتا مگريدكہ تناسب سے اسكى عقل كھٹ جاتى ہے۔

عُجْبُ الْمَرْءِ بِنَفْسِد أَحَدُ حُسَّادِ عَقْلِه - (28)حضرت امام على الله انسان كانود بيندى مين مبتلا بوجانا خود اپني عقل سے

حسدكرنا ب-إعجابُ المرع بنَفسِه دَليلٌ عَلى ضَعفِ عَقلِه -(29)

حضرت امام علی ﷺ :انسان کی خو د پیندی اس کی عقل کی کمزوری کی دلیل ہے۔

مثیجہ:عاقل کی نشانیوں میں سے ایک تواضع کرناہے اور تکبرنہ کرناہے۔

### ۱۷\_د وسرول کی غیبت نہیں کر تا

غیبت یعنی دوسروں کے سامنے کسی کی غیرموجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ یہ غیبت گناہانِ کبیرہ میں سے ایک ہے قرآن میں اس کومردہ بھائی کا گوشت کھانے کے ساتھ تشبیہ دے کرفتیج ترین عمل قرار دیا گیا ہے جیسے؛ اَیُحِبُّ اَحَدُ کُمُ اَنْ یَّا کُلُ لَحْمَ اَخِیْدِهِ مَیْنَتا۔ (سورہ ججرات 49:19)

کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پیند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟

اسی طرح پنجبراکرم ﷺ بھی اس علی قباحت کے بارے میں فرماتے ہیں:

ٱلْغِيبَةَ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ - (30)غيب زنا سيبرتر -

اميرالمومنين الله فرماتي بين:

الْعَاقِلُ مَنْ صَانَ لِسَانَدُ عَنِ الْغِيبَةِ ـ (31)عاقل وه ہے جواپنی زبان کوغیبت سے محفوظ رکھتا ہے۔

لہذاعاقل اس سے اجتناب کر تاہے۔



#### غلاصيه

وہ عاقل شخص جس کواللہ تعالی نے عقل جیسی عظیم نعت عطاکی ہے وہ اس کے ذریعے دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوسکتا ہے قرآن اور احادیث کی رفتن میں خلاصة اس کی پیر چند علامات اور نشانیاں ہیں جن کوہم نے ذکر کیا جیسے عاقل ہر چیز کواللہ کی نشانی کے طور پر دیکھتا ہے۔ عاقل زیادہ غور وفکر کرتا ہے، عاقل ہر حالت میں ذکر خد اکرتا ہے، ہمیشہ عذا ہے جہم سے پناہ مانگتا رہتا ہے، نعمتوں پرشکر اور مشکلات پر صبر کرتا، حق کو جلدی قبول کرتا ہے، تھی علم وحکمت سے سیر نہیں ہوتا، شیطانی وسوسوں کی پیروی نہیں کرتا، عاقل سب سے بااخلاق ہوتا ہے، اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرتا، غصے کی حالت میں اپنے نفس پرقابو رکھتا ہے، جھوٹ نہیں بولتا، باجیا ہوتا ہے، تواضع کرتا ہے تکہر نہیں کرتا، دوسروں کی غیبت نہیں کرتا۔

#### حوالهجات

- (1) مجلسي، محمد باقر، بحار الانوار، ج1،ص97 ط بيروت.
- (2) كليني، محربن يعقوب، مترجم، سيرمنير، الكافي، مصباح القرآن 15، ص 25\_
  - (3) الضأ، ص28\_
  - (4) مجم المعاني، عربي ار دولغت، موبائل ايپ۔
  - (5) سيدرضي، محمد بن سين نهج البلاغة ، حكمت 40\_
    - (6) الضاً، حكمت 235\_
  - (7) بحرانی، سیدهاشم، البریان فی تفسیرالقر آن، ج، شبیدهاشم، البریان فی تفسیرالقر آن، ج، شبیدهاشم، البریان فی تفسیرالقر
    - (8) خميني،روح الله، چهل، ثاقب يبلي كيشنز لا هور، حديث 256\_
- (9) كليني، محمد بن يعقوب، مترجم، سيدمنير، الكافي، بابعقل وجهل، مصباح القرآن، ج1، ص42-
  - (10) صدوق، محمد بن على بن بابويه الأمالي للصدوق كتابي ، تهران ، 15 ص150-
    - (11) نجفي محسن على الكوثر في تفسيرالقر آن ، بلاغ القر آن ، ج22، ص224-
      - (12) محبلسي، محمد باقر، بحار الانوار، طبيروت، ج1، ص138\_
        - (13) سيدرضي، محربن سين، نيج البلاغه، مكتوب31-
- (14) شيخ الاسلام، حسين، مترجم نثار احمد زين يوري بغر رالحكم ، ص195، ج2، حديث 830 /536
- (15) صدوق، محمد بن على بن بابويه، على الشرائع عن بابعلة الطبائع والشهوات والمحبات، ج1،ص 115-
  - (16) حرعاملي، محمد بن سين، تفصيل وسائل الشيعة إلى تحصيل مسائل الشريعة ، ج15 م 187 -
    - (17) ابن صباغ ، الفصول المهمة في أصول الأئمة تملة الوسائل، 15، ص122-
      - (18) نجفي محسن على، الكوثر في تفسير القرآن، بلاغ القرآن، ج9، ص261\_
      - 19) شیرازی، ناصرمکارم، مترجم سیرصفدر شین، تفسیر نمونه موبائل ایپ-
  - (19) عالمي، محمد بن سين حر، تفصيل وسائل الشيعة إلى تخصيل مسائل الشريعة ، 150، ص150-
    - (20) سيدرضي، محمد بن سين، نج البلاغه، مكتوب نمبر 41\_
    - (21) شيخ الاسلام، حسين، مترجم نثار احد زين يوري،غررالحكم، ص170 \_
    - (22) كليني، مجد بن يعقوب، مترجم، سيدمنير، أكافي، مصباح القرآن، 15، ص47-
      - (23) شیخالاسلام، حسین، مترجم نثاراحمدزین پوری،غررالحکم، ص171\_



- (24) نجفي، محسن على ، الكوثر في تفسير القرآن، ج6، ص392 \_
- (25) مجلسی، مجمد باقر ، بحار الانوار، طبیروت، ۱۵۰ ص13۱۔ (26) شیخ الاسلام، حسین، مترجم نثار احمدزین پوری، غرر الحکم، 1۵ ص141۔ (27) مجلسی، مجمد باقر ، بحار الانوار، طبیروت، ج75، ص186۔ (28) سیدرضی، مجمد بنج سین، نج البلاغہ، حکمت 212۔
- (20) كليني، محمد بن ليقوب، مترجم، سيدمنير، الكافى، مصباح القر آن، ج1، ص27-(30) ملافيض كاشاني، محمد بن مرتضلي، تفسير الصافي ج5، ص54-

  - (31) شيخ الاسلام، حسين، مترجَم نثارا حدزَين يوري،غررالحكم، ص169\_

